شام
تا
ملتان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

134930

شام تا ملتان

چوہدری محمد ادریس

ایڈووکیٹ

ملنے کا پتہ

چوہدری سلطان محمود، 11۔ فردوس پارک۔ سنت نگر لاہور۔1

فون نمبر 7244668

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پرنٹر: قاری سیف اللہ اکرم

مکی مدنی پرنٹرز B-40' اردو بازار

لاہور

کمپوزر کا نام: زاہد علی

اسلم کمپیوٹر کمپوزنگ سینٹر'

سیکنڈ فلور' زینب مارکیٹ' نیو انار کلی

لاہور

ناشر: چوہدری سلطان محمود

11۔ فردوس پارک سنت نگر لاہور

تاریخ اشاعت: اگست 1998ء

قیمت: 60 روپے صرف خرچہ بلا منافع

ملنے کا پتہ: چوہدری سلطان محمود

11۔ فردوس پارک۔ سنت نگر لاہور۔ I

فون نمبر: 7244668

Marfat.com

مصنف

چوہدری محمدؐ ادریس ایڈووکیٹ سپریم کورٹ

(1) گریجویشن: 1953 پنجاب یونیورسٹی

(2) ایل ایل بی: 1955 یونیورسٹی لاء کالج لاہور

(3) آغاز وکالت: 1955

(4) ایڈووکیٹ ہائی کورٹ: 1957

(5) ایڈووکیٹ سپریم کورٹ: 1996

(6) ممبر میونسپل کمیٹی جھنگ: 1961 تا 1966

(7) ممبر مغربی پاکستان اسمبلی: 1965 تا 1969

(8) ممبر پنجاب بار کونسل 1989 تا 1994

(9) چیئرمین ڈسٹرک زکواہ عشر کمیٹی جھنگ 1980 تا 1986

(10) صدر: ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن جھنگ 1976, 1978, 1981, 1994, 1994, 1995,

(11) مصنف:

1- کوڈ آف لینڈلاز' بزبان انگریزی

2- لا آف پری ایمپشن (قانون شفع) بزبان انگریزی

3- فیملی کورٹس ایکٹ 1964: بزبان انگریزی

4- قانون زکوۃ بزبان اردو

12- پتہ: چوہدری محمدؐ ادریس ایڈووکیٹ جھنگ صدر

رہائش: دگجی روڈ' جھنگ صدر

ٹیلیفون: 613751-5341 کوڈ 0471

Marfat.com

فہرست مضامین

(1)	حسب و نسب	37
(2)	عربوں کی سندھ میں آمد	42
(3)	محمد بن قاسم کا حملہ اور فتح سندھ	49
(4)	راعین	55
(5)	ملتانی اور سرسہ وال ارائیں.	67
(6)	سکھوں کا دور حکومت اور انگریز کی آمد	68
(7)	محل وقوع اور بود و باش	71
(8)	پاکستان میں آباد کاری	76
(9)	تحصیل انبالہ کے مواضعات	77
(10)	تحصیل جگادھری کے مواضعات	141
(11)	تحصیل نرائن گڑھ کے مواضعات	181
(12)	ریاست کلیسہ کے مواضعات	203
(13)	تحصیل تھانیسر کے مواضعات	221
(14)	مفصل پتہ جات	249
(15)	انجمن فلاح اراعیان	253
(16)	انجمن اراعیان پاکستان	255

Marfat.com

تحصیل انبالہ

(1) انبالہ شہر 77

(2) اللہ پور 79

(3) برارہ 82

(4) پنجیل 82

(5) بیکون پور 82

(6) بنجل پور 82

(7) پھلیل ماجرا 83

(8) پاونٹی 85

(9) تندوالی 86

(10) چڑیالہ 89

(11) چڑیالی 94

(12) حمید پور 94

(13) حسن پورہ 95

(14) خان احمد پور 96

(15) دھوئی 98

(16) دھویا 99

(17) دینار پور 100

(18) دھنورا' دھنوری' دمیا ماجرا 102

(19) ڈھکولہ 102

(20) ڈولیانہ 102

(21) ڈلیانی 104

Marfat.com

(22)	راجو کھیڑی	105
(23)	رام پور، بجن ماجری	106
(24)	سردہیڑی	110
(25)	سرس گڑھ	111
(26)	سملیڑی	112
(27)	سیون ماجرا	112
(28)	کھارو کھیڑا	115
(29)	کانسے پور	118
(30)	کمباسی	118
(31)	ملانہ	120
(32)	میٹھا پور	130
(33)	ملک چوکی	132
(34)	مہتاب گڑھ	133
(35)	منکا منکی	136
(36)	ناہرا	138
(37)	نیک ناوان	140

جگادھری

(1)	ادھم گڑھ	142
(2)	بھگوان پور	142
(3)	بھیل چھپر	143
(4)	-	
(5)	پنجوری	145

Marfat.com

(6)	ٹپریان	149
(7)	پھیرو والا	145
(8)	جاگدولی	151
(9)	چولی	153
(10)	حسن پورہ	154
(11)	دھنورا	154
(12)	ڈومیلی	154
(13)	شاہری	154
(14)	سلطان پور	158
(15)	شاہ پور	159
(16)	فتح پور	160
(17)	فرید پور	162
(18)	کھیڑا	164
(19)	گورایئی	165
(20)	کھیڑا خورد	164
(21)	مراد پور	166
(22)	مصطفیٰ آباد	167
(23)	مندھار	171
(24)	ملک ماجرا	175
(25)	نامدار پور	176
(26)	مغلپورہ	177
(27)	نگلہ جاگیر	177
(28)	نگلہ خالصہ	180

تحصیل نارائن گڑھ

(1) ارائیاں والا 182
(2) امبلی 183
(3) بیل والا 184
(4) بیر کھیڑی 185
(5) بکالہ 186
(6) پہاڑی پور 187
(7) حویلی 187
(8) خان پور لبانہ 191
(9) رسول پور 193
(10) رام پور ارائیاں 195
(11) شیر پور 196
(12) صادق پور 196
(13) فادل پور 197
(14) ماجری سید پور 197
(15) ملک 199
(16) نگر پورہ 199
(17) کرالی 200
(18) گنیش پور 201

ریاست کلسیہ

(1) ارائیاں والا 203

Marfat.com

(2)	ادھم گڑھ	204
(3)	بلاولی	205
(4)	بھیڑ تھل	209
(5)	دھنورہ	210
(6)	ٹبی ارائیاں	211
(7)	تاروواﻻ	212
(8)	لاہڑ پور	212
(9)	محمود پورہ	213
(10)	کپوری	215
(11)	مالی پور	217
(12)	کاڑوالی	217
(13)	سلیم پور	220
(14)	سلیم پور کوہی	218

تحصیل تھانیسر

(1)	اٹاوا	222
(2)	بسنت پورہ	222
(3)	بابین	223
(4)	بھوگ پور	225
(5)	پاڈلو	225
(6)	داب کھیڑی	2256
(7)	داملی	228
(8)	رتن گڑھ	232

Marfat.com

(9) دھرم گڑھ 239

(10) سکندرہ 242

(11) ماجری 245

(12) کھیڑی تابع حسن 245

(13) گھنیش پور 248

(14) شاہ آباد 248

(15) شاہ پور 248

قرض

اس کتاب کی اشاعت کا منصوبہ 72-1971ء میں بنایا گیا تھا۔ میرے رفقاء کار اور احباب نے مجھے یہ فریضہ تفویض کیا تھا کہ اس کتاب کی تصنیف کروں لیکن بعض انتہائی واجب الاحترام اور متحرک ساتھیوں کی بے وقت وفات نے مجھے بددل کیا۔ میری سیاسی سرگرمیاں اور بعدازاں مختلف بیماریاں تاخیر کا باعث ہوئیں۔ تاہم میرا ضمیر بار بار مجھے احساس دلاتا تھا کہ اس کتاب کی تکمیل میرے اوپر برادری کا قرض ہے جس نے مجھے اس کتاب کو مکمل کرنے کی ہمت دلائی اور عدیم الفرصتی کے باوجود دس ماہ کی مسلسل جدوجہد کے نتیجہ میں یہ کتاب اشاعت کے مختلف مراحل سے گزر کر آپ کے ہاتھ میں ہے اور میں اللہ تعالی کا شکرگزار ہوں کہ اس نے مجھے یہ قرض چکانے کی توفیق عطا فرمائی۔

اعتبار:

میں نے اور میرے رفقاء کار نے انتہائی کوشش کی ہے کہ اس میں مصدقہ اور مستند حقائق درج کئے جائیں۔ لکھنے سے پہلے حاصل شدہ مواد کی نہ صرف چھان بین کی گئی بلکہ مختلف ذرائع سے حاصل کردہ کوائف کا تنقیدی اور تقابلی جائزہ بھی لیا گیا جس کی وجہ سے مجھے یقین ہے کہ اس کے مندرجات اور مختلف مواضعات اور خاندانوں کا تذکرہ ہرلحاظ سے مستند اور قابل اعتبار ہے۔ تاہم فروگذاشت کا امکان ہے جس کے لئے معذرت خواہ ہوں۔

اعتذار:

میں نے اور میرے عزیز ساتھیوں نے انسانی امکان کی حد تک کوشش کی ہے کہ اس کتاب میں برادری کے ہر گاؤں ہر خاندانوں و اشخاص کا تذکرہ کیا جائے۔ تاہم مجھے تسلیم کرنے میں کوئی باک نہیں کہ بعض احباب کے عدم تعاون اور عدم دلچسپی کی وجہ سے بعض معزز افراد اور خاندان اس میں شامل ہونے سے رہ گئے ہیں۔ جس کے لئے میں معذرت خواہ ہوں۔ اگر زندگی نے وفا کی تو میں خود ورنہ میرا کوئی ساتھی یا برادری کا کوئی درد دل

Marfat.com

رکھنے والا نوجوان اس کتاب کے دوسرے ایڈیشن میں اضافہ یا ترمیم کرکے اس کو مکمل کر دے گا۔ بعض نام مختصر تحریر ہوئے ہیں۔ مثلاً اعجاز' بشیر' خلیل بعض ناموں کے ساتھ میں نے اپنی دانست کے مطابق محمد' احمد اور علی وغیرہ کا اضافہ کیا ہے یہ بھی ممکن ہے کہ بعض نام غلط تحریر ہو گئے ہوں۔ برادری کے معززین سے استدعا ہے کہ وہ ان غلطیوں کی نشاندہی کرکے درستگی فرمائیں تاکہ دوسرا ایڈیشن اس قسم کی غلطیوں سے مبرا ہو۔ میں نے تحریکی القاب چوہدری میاں وغیرہ کا استعمال بعض وجوہات کی بناء پر نہ کیا ہے بعض جگہ خاندان کے سربراہ کے نام کے ساتھ حاجی یا میاں کا استعمال کرکے باقی افراد کنبہ کے ساتھ اس لفظ کو نہیں لکھا اس طرح بعض خاندانوں کے سربراہوں کے ناموں کے ساتھ "جناب" کا تعظیمی لفظ لکھا گیا ہے اور باقی معززین کے ناموں کے ساتھ "جناب" کا تعظیمی لفظ استعمال نہیں کیا۔ جس کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ ہر شخص کے نام کے ساتھ میاں یا جناب کے القاب کے تواتر سے نہ صرف کتاب کی عبارت بوجھل ہو جاتی بلکہ اس کی ضخامت میں بھی اضافہ ہو جاتا اور اخراجات میں اضافہ ناگزیر ہو جاتا۔ میں ان تمام احباب سے معافی کا خواستگار ہوں جن کے اسماء گرامی نے ساتھ یہ تعظیمی الفاظ نہیں لکھے گئے۔

اعتراف:

میرے لئے اس کتاب کی تکمیل ناممکن تھی اگر برادری کے معززین میرے ساتھ تعاون نہ کرتے میں ان تمام دوستوں کا شکر گزار ہوں جنہوں نے اس فرض کی ادائیگی میں مجھ سے تعاون کیا تاہم چوہدری سلطان محمود ڈپٹی ڈائریکٹر ریٹائرڈ لاہور' چوہدری نواب الدین لاہور' چوہدری لیاقت علی فرو کہ میاں اعجاز حسین' جودھے وال سیالکوٹ' عاشق علی گجراتی اور چوہدری محمد صدیق خصوصی طور پر میرے شکریہ کے مستحق ہیں جنہوں نے اپنی عدیم الفرصتی کے باوجود ہر مرحلہ پر مجھے اپنے تعاون سے نوازا۔

چوہدری محمد ادریس

31-07-1998

Marfat.com

اشارات

1۔ کتاب کے متن میں صرف گاؤں، چک یا محلہ کا نام تحریر کیا گیا ہے۔ جس سے یہ تشنگی محسوس ہوتی ہے کہ متذکرہ شخص کا پتہ کیا ہے ایک شہر، چک یا گاؤں کے نام کو بار بار تحریر کرنے سے نہ صرف اس میں بوریت ہوتی بلکہ اس کی ضخامت میں بھی اضافہ ہوتا اور قاری کو بھی اکاہٹ ہوتی اس کمی کو دور کرنے کے لئے کتاب کے آخر میں پتہ جات کی مفصل تفصیل حروف تہجی کے لحاظ سے درج کردی گئی ہے۔ مثلاً متن میں چک نمبر48 لکھا گیا ہے جو معزز قاری یہ دیکھنا چاہے کہ یہ چک کہاں ہے وہ پتہ کی فہرست میں چک نمبر48 کے سامنے تحریر کیا ہوا مکمل پتہ حاصل کرلے گا۔ جن شہروں کے محلے لکھے گئے ہیں ان کے بھی مفصل پتہ جات تحریر کردیئے گئے ہیں۔

2۔ اس کتاب کو حروف تہجی کے لحاظ سے ترتیب دیا گیا ہے۔ "الف" چونکہ پہلا حرف ہے اس لئے تحصیل و ضلع انبالہ کا ذکر پہلے کیا گیا ہے اور ضلع کرنال کی تحصیل کا ذکر بعد میں آیا ہے اس طرح ہر تحصیل کے مواضعات کے حالات بلا امتیاز اہمیت حروف تہجی کی ترتیب سے لکھے گئے ہیں اور اس اصول کی سختی سے پابندی کی گئی ہ۔ بطور مصنف میری یہ فطری خواہش تھی کہ میرا اور میرے گاؤں کا ذکر پہلے آئے لیکن تحصیل تھانیسر کے اہم دیہات داب کھیڑی، دالمی اور رتن گڑھ کے کوائف سب سے آخر میں تحریر کئے گئے تاکہ کسی قسم کی بے اصولی نہ ہو۔

3۔ تعظیمی القاب اور بعض خاندانوں کے ساتھ تحریر کئے گئے تعریفی کلمات بلا کسی تعصب تحریر کئے گئے ہیں۔ میرے لئے برادری کا ہر شخص محترم اور ہر خاندان معزز ہے جس خاندان کے سربراہ کے نام کے ساتھ تعظیمی الفاظ لکھے گئے ہیں وہ سب کے ساتھ پڑھے جائیں۔ شہداء کی عظیم قربانی کے احترام میں

ان کے تمام پسماندگان کے لئے تحریمی القاب چوہدری یا جناب تحریر کیا گیا ہے۔

4- برادری اور اس برادری سے مراد ارائیں ملتانی ہیں جو انبالہ و کرنال میں آباد تھے۔۔

5- انجمن سے مراد انجمن فلاح ارا عیان سابقہ انبالہ ڈویژن لاہور ہے۔

مایہ ناز شخصیات

خدا داد قابلیت و ذہانت کے ساتھ محنت و عزیمت شامل ہو جائے تو مادی وسائل کی کمی منزل کے حصول میں رکاوٹ نہیں بن سکتی۔ بلکہ ایسے صاحبان عزم و استقلال زندگی کے سفر کی دوڑ میں راستہ کی تمام رکاوٹوں کو عبور کر کے اپنی دنیا خود پیدا کرنے میں کامیاب ہو کر ایسا منارہ نور بن جاتے ہیں جو دوسروں کے لئے مشعل راہ ہو۔ ذیل میں اس برادری کی ایسی مایہ ناز ہستیوں کے اسمائے گرامی ہیں جن کے نقش پا اس برادری کے نوجوانوں کے لئے نشان منزل ہیں۔ ان میں سے ہر شخص کی داستان جدوجہد ایک علیحدہ کتاب کی متقضی ہے اگر زندگی نے وفا کی تو یہ فرض پورا کرنے کوشش کرونگا۔ بصورت دیگر اس برادری کے صاحبان قلم سے میری استدعا ہے کہ وہ ان چمکتے دمکتے ستاروں کی داستان حیات رقم کریں تاکہ برادری کے نوجوانوں کے آسمان کو چھونے کے عزم کو جذبہ محرکہ میسر ہو کیونکہ ستاروں سے آگے جہاں اور بھی ہیں۔

نام والد کا نام سابقہ گاؤں پتہ امتیازی خصوصیات

1۔ چوہدری جہانگیر علی (مرحوم)' چوہدری علیم الدین' کھیڑی تابع حسن' سرگودھا: میٹرک کے بعد فوج میں ملازمت

ہجرت کے بعد ڈاکخانہ میں کلرک: 1953ء میں بی اے' 1954ء میں بی ٹی (بی ایڈ) بطور مدرس ملازمت: 1958ء میں ایل ایل بی اور وکالت: 1970ء میں ایم این اے اور بعد میں وزیر۔

2۔ چوہدری بدر الدین (مرحوم): صوبیدار کفایت اللہ' دالی' ریتالہ خورد' ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس

3۔ چوہدری عبداللطیف (مرحوم)' چوہدری گلاب' دھرم گڑھ' کراچی' ڈائریکٹر اسٹیٹ بنک پاکستان

4۔ میاں محمد یوسف (مرحوم)' میاں احسان علی' تندوالی' لاہور' برادری کے پہلے وکیل

Marfat.com

5- چوہدری محمد ادریس' چوہدری علم الدین' رتن گڑھ' جھنگ صدر' 1949ء میں میٹرک ضلع میں اول پوزیشن' مدرس' 1953ء میں بی اے' 1955ء میں ایل ایل بی اور وکالت' 1961 ممبر میونسپل کمیٹی' 1965ء تا 1969ء ممبر مغربی پاکستان اسمبلی' ممبر پنجاب بار کونسل' چیئرمین ڈسٹرکٹ زکواۃ و عشر کمیٹی' صدر ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن جھنگ' پانچ مرتبہ' قانون کی کتب کے مصنف

6- چوہدری ضیاء الدین' کفایت اللہ' دالمی' ریناله خورده' ایم پی اے

7- بیرسٹر شہزاد جہانگیر' چوہدری عبدالحمید' داب کھیڑی' کینٹ لاہور' برادری کے پہلے بیرسٹر اور اٹارنی جنرل

8- میجر جنرل (ر) محمد رفیع' چوہدری محمد شفیع' کھیڑا' راولپنڈی' برادری کے پہلے جنرل

9- ڈاکٹر محمد حنیف' چوہدری محمد ذاکر' حویلی' کراچی' برادری کے پہلے پی ایچ ڈی

10- ڈاکٹر محمود رضا' چوہدری حکم الدین' نگلہ جاگیر' کوئٹہ' پرنسپل بولان میڈیکل کالج

11- میاں عارف حسین' میاں حامد حسین' ملانہ' کوئٹہ' پہلے سی ایس پی

12- ڈاکٹر طاہرہ شفیق' میاں محمد اشرف' تندوالی' لاہور' پہلی خاتون پی ایچ ڈی گریڈ 19 کی سائنٹفک آفیسر

13- چوہدری بشارت علی' چوہدری محمد شفیع' ملانہ' لاہور' پہلے چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ

14- چوہدری محمود احمد' چوہدری محمد صدیق' دھنورہ' وزیر آباد' پہلے ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج

15- مسز شاہین قربان' چوہدری محمد ادریس' رتن گڑھ' سرگودھا' ایم اے انگلش' پروفیسر انگریزی

16- چوہدری منظور علی' چوہدری کمال الدین' ڈمیلی' گوجرانوالہ' ایم ایس سی' پرنسپل گورنمنٹ کالج

17- چوہدری سلطان اعظم' چوہدری سلطان محمود' چڈیالہ' لاہور' پرنسپل گورنمنٹ ٹریننگ کالج لاہور

18۔ ڈاکٹر احمد ذکی رضا' چوہدری محمد شفیع' راجو کھیڑی' امریکہ' ایم ایس سی' پی ایچ ڈی
[illegible] امریکن یونیورسٹی میں پروفیسر۔ نیو تھیوریز کا موجد

19۔ چوہدری منیر احمد انور' چوہدری بشیر احمد' سلیم پور' اعوان ٹاؤن لاہور' ایڈیشنل ڈسٹرکٹ
اینڈ سیشن جج

20۔ مسز [illegible] طاہر' چوہدری علی شیر' نامدار پور' گلشن راوی لاہور' ایم ایس سی
شماریات سٹیٹ بنک پاکستان میں آفیسر

Marfat.com

شہداءپاکستان

اس علاقہ میں تشکیل پاکستان کے دو دن بعد ہندوؤں اور سکھوں نے مسلمانوں پر منظم مسلح حملے شروع کردیئے تھے۔ ان حملوں میں ان کو سکھ ریاستوں کے فوجیوں کی اعانت حاصل تھی۔ ان حملوں میں اس برادری کے کافی مردوزن شہید ہوئے۔ ان شہداء پاکستان کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ تاہم یہ تعداد حتمی نہ ہے۔

بھیڑتھل:11 مردوزن

پھیروالا:34 مردوزن

چڈیالہ:3 مرد

داب کھیڑی:2 مرد

دھرم گڑھ / رتن گڑھ:4 مرد

سلطان پور:10 مردوزن

شاہری:3 مردوزن

صادق پور:1 مرد

فتح پور:15 مردوزن

کھارو کھیڑا:4 مرد

کپوری خورد:21 مردوزن

کھیڑی تابع حسب.

کاٹروالا

۳

بیرون ملک خدمات

دیگر پاکستانیوں کی طرح اس برادی کے مرد و زن دنیا کے اکثر ممالک میں خدمات سرانجام دے رہے ہیں جس کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ یہ اعداد و شمار حتمی نہ ہیں۔

امریکہ و کینیڈا: 143

انگلینڈ اور یورپ: 137

آسٹریلیا اور جاپان: 7

مشرق وسطی: 155

کتاب کے متن میں مفصل پتہ جات اور خدمات کی تفصیل درج نہ ہو سکی ہے اور نہ ہی ان افراد کے پسران کے نام اور کام کی تفاصیل حاصل ہو سکی ہیں۔ اگر ایسا ہو جاتا تو اس کتاب کی افادیت میں یقیناً اضافہ ہوتا۔

Marfat.com

قابلِ فخر اشخاص

ماضی قریب میں اس برادری کے بہت کم افراد ایڈووکیٹ' انجینئر' ڈاکٹر اور سول و فوجی افسران تھے۔ صرف چند افراد انتہائی نچلے درجہ کے ملازم تھے تاہم دانشوروں کی خاموش تحریک' تحریصات و محرکات کی بدولت اب اس برادری کے معززین مختلف شعبوں میں انتہائی قابل فخر خدمات سرانجام دے رہے۔ برادری کے نوجوانوں کے جذبہ ترقی کو متحرک کرنے کے لئے ہم ذیل میں ایسے افراد کی فہرست درج کر رہے ہیں جو قابل تعریف ہیں تاہم ترقی کی دوڑ میں ہم ابھی بہت پیچھے ہیں یہ صورت حال مزید تیز گامی کی مقتضی ہے۔ اس فہرست میں کئی قابل فخر اشخاص کے اسمائے گرامی درج نہ ہو سکے ہیں کیونکہ ان کے مکمل کوائف حاصل کرنے میں ہم ناکام رہے۔ اور بعض افراد نے مراسلہ جات کا جواب دینا گوارہ نہ کیا۔ اس طرح یہ فہرست حتمی نہ ہے۔ اس کی ترتیب بھی حروف تہجی کی نسبت سے ہے۔ اس میں اسمائے گرامی بھی حروف تہجی کی ترتیب سے درج کئے گئے ہیں ماسوائے فوجی افسران کی فہرست جو کہ عہدہ جات کے لحاظ سے ترتیب دی گئی ہے۔ یہ فہرست اس برادری کے باہمت اور ذہین نوجوانوں سے مقتضی ہے کہ:

دریار عشق میں اپنا مقام پیدا کر
نیا زمانہ نئے صبح و شام پیدا کر

Marfat.com

ایڈووکیٹس

1- چوہدری ارشد علی' نواب علی' فتح پور' نیو سٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا

2- چوہدری اشرف علی' واجد علی' تندوالی' کپور تھلہ ہاؤس' کوارٹرز لاہور

3- چوہدری حیدر علی' محمد ادریس' رتن گڑھ' دھجی روڈ جھنگ صدر

4- چوہدری خالد اشیر' محمد ادریس' کے۔ بلاک سبزہ زار لاہور

5- چوہدری خالد محمود' نور محمد' دھنورہ' سنت نگر لاہور

6- چوہدری رفیع اللہ' برکت علی' کھاردکھیڑا' چک نمبر 78 سرگودھا

7- میاں شفیق احمد' عتیق احمد' رسول پور' سٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا

8- چوہدری شبیر احمد' نور احمد' مندھار' 4۔ مزنگ روڈ لاہور

9- چوہدری شبیر احمد' نواب خان' کرالی' چنیوٹ

10- چوہدری علی شیر' نتھو' نادار پور' سرگودھا

11- چوہدری محمد ادریس' ولی محمد' سلطان پور' صداقت پارک سانده خورد

12- چوہدری محمد اقبال' نور احمد' مندھار' 4 مزنگ روڈ لاہور

13- چوہدری محمد اقبال' بشیر احمد' ڈلیانہ' صداقت پارک سانده خورد

14- چوہدری اکرام الحق' نصیر الدین' دھرم گڑھ' جوہر ٹاؤن لاہور

15- میاں محمد سلطان' قمر الدین' دھرم گڑھ' کمبو کالونی سرگودھا

16- میاں محمد عرفان انور' قمر الدین' دھرم گڑھ' اقبال کالونی سرگودھا

17- چوہدری محمد طاہر' محمد یامین' ماجری سید پور' E-60' گلشن راوی لاہور

18- چوہدری محمد یامین' کریم بخش' ماجری سید پور' E-60' گلشن راوی لاہور

19- چوہدری محمد مسعود اختر' جہانگیر علی' کھیڑی تابع حسن' سی بلاک' سٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا

134930

20- چوہدری مبارک علی' اللہ بخش' مراد پور' بلاک نمبر 25' سرگودھا

Marfat.com

21۔ چوہدری ناصر علی' دوست محمد' ملانہ' سیالکوٹ

22۔ چوہدری نثار احمد شاہین' کلو خان' کرالی' سرگودھا

23۔ چوہدری واجد علی' محمد شریف' شاہ پور' گوجرانوالہ

آرمڈ فورسز

برگیڈیئر شبیر احمد ' دنیار پور قادر آباد

1۔ سکوارڈن لیڈر خادم حسین ' محمد شفیق ' مندھار ' کوئٹہ
2۔ سکوارڈن محمد سعید اختر ' کپتان محمد رشید ' کھارو کھیڑا ' ملتان
3۔ سکوارڈن لیڈر ناصر وقار ' ناظم علی وقار ' ملانہ ' کراچی
4۔ کرنل نسیم احمد ' جہانگیر علی ' کھیڑی تابع حسن ' سرگودھا
5۔ کرنل محمد شمیم ' محمد رفیق ' گھنیش پور ' غازی وال
6۔ کرنل قدرت اللہ ' رحمت اللہ ' دھرم گڑھ ' ریتالہ خورد
7۔ کرنل محمد اختر ' عظیم الدین ' اٹاوا ' نیوسٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا
8۔ کرنل محمد علی ' فرزند علی ' چھلیل ماجرا ' گلبرگ لاہور
9۔ کرنل شمس القمر ' علی گوہر ' فرید پور ' عربی بستی ' ملتان
10۔ کرنل محمد جاوید ' علیم اللہ ' دالمی ' گلبرگ لاہور
11۔ کرنل شفقت علی ' واجد علی ' تندوالی ' اسلام آباد
12۔ کرنل شرافت علی ' واجد علی ' تندوالی ' اسلام آباد
13۔ کرنل محمود اختر ' محمد صدیق ' تندوالی راولپنڈی
14۔ لیفٹیننٹ کمانڈر محمد اسلم ' ذاکر علی ' سلطان پور ' چک نمبر 243
15۔ میجر سلطان عابد ' سلطان حامد ' چڈیالہ ' لاہور
16۔ میجر طاہر امیر ' امیرالدین ' مہتاب گڑھ ' فروکہ / سرگودھا
17۔ میجر محمد اکرم رضا ' محمد شفیع ' جاگدولی ' فروکہ
18۔ میجر محمد اقبال ' محمد یونس ' ڈیملی ' دریا خان / ملتان
19۔ کیپٹن ذوالقرنین ' عبدالوہاب عزیز ' مصطفیٰ آباد ' شاہ رکن عالم کالونی ملتان
20۔ کیپٹن سلطان محمود ' عبدالحمید ' کپوری ' ساندہ خورد ' لاہور

Marfat.com

21۔ کیپٹن بدر نظیر' بدر الدین' داملی' گلبرگ لاہور

22۔ لیفٹیننٹ محمد حنیف' ولی محمد' مندھار' کراچی

23۔ لیفٹیننٹ محمد شکیل' جمیل احمد کنول' ماجری' جیسک' سرگودھا

Marfat.com

انجینئرز

1۔ انجینئر احمد شفیق ' احمد شبیر ' مصطفیٰ آباد ' لاہور ' انجینئر سوئی گیس

2۔ انجینئر بشیر احمد ' نذیر احمد ' سکندرہ ' سانده ' لاہور ' ایکسن انہار

3۔ انجینئر خالد پرویز ' دوست محمد ' ملانہ ' سیالکوٹ ' ایس ڈی او واپڈا

4۔ انجینئر خالد عمر ' محمد اسحاق ' رسول پور ' لاہور علامہ اقبال ٹاؤن

5۔ انجینئر ریاست علی ' رشید احمد ' محمود پور ' داروغہ والا ' ایس ڈی او ٹیلیفون

6۔ انجینئر سعید الدین ' نوازش علی ' فرید پور ' لاہور ' ایکسین واپڈا

7۔ انجینئر سلیم سمیر ' اصغر علی ' مہتاب گڑھ ' لاہور ' ٹیکسٹائل انجینئر

8۔ انجینئر شاہد محمود ' امجد علی ' اللہ پور ' سرگودھا ' کمیکل انجینئر

9۔ انجینئر عبد الخالق ' محمد یعقوب ' نگلہ جاگیر ' جھنگ صدر ' ایس ڈی او انہار

10۔ انجینئر عبد الستار ' نذیر حسین ' حویلی ' ساہیوال ' پی ٹی وی انجینئر

11۔ انجینئر عبد الغفور شاہد ' محمد شریف ' بیر کھیڑی ' شاہ کمنڈر ' کیمیکل انجینئر

12۔ انجینئر عاشق علی ' اصغر علی ' کماسی ' فیصل آباد ' ایکسین پبلک ہیلتھ

13۔ انجینئر فیاض الحسن ' نیاز احمد ' راجو کھیڑی ' اسلام آباد ' ایکسین

14۔ انجینئر محمد اکرم ' ولی محمد ' مندھار ' راولپنڈی ' ڈویژنل انجینئر ٹیلیفون

15۔ انجینئر محمد اعجاز ' محمد شریف ' تندوالی ' کوئٹہ ' اسسٹنٹ انجینئر

16۔ انجینئر محمد اشرف ' عظیم الدین ' انشاوا ' سرگودھا ' کمپیوٹر انجینئر

17۔ انجینئر محمد اقبال ' ثناء اللہ ' دالی ' رینالہ خورد ' ایم ایس سی انجینئر

18۔ انجینئر محمد رفیق محمد حنیف ' رام پور ارائیاں ' راولپنڈی ایم ایس سی انجینئر

19۔ انجینئر محمد انوار ' قادر نواز ' دھرم گڑھ ' لندن / رینالہ ' ریڈیو انجینئر

20۔ انجینئر محمد ایوب ' منظور علی ' ڈمیلی ' گوجرانوالہ ' کیمیکل انجینئر

21۔ انجینئر محمد امین ' محمد حنیف ' رام پور ارائیاں ' مسلم ٹاؤن راولپنڈی

22- انجینئر محمد حنیف' محمد شریف' تندوالی' کوئٹہ ایس ڈی او واپڈا

23- انجینئر محمد خالق' نور محمد' دھنورہ' لاہور' کیمیکل انجینئر

24- انجینئر محمد رضا' حکم دین' نگلہ جاگیر' کوئٹہ' چیف انجینئر

25- انجینئر محمد علی' واجد علی' تندوالی' واہ' کیمیکل انجینئر

26- انجینئر محمد علی' ریاست علی' ادھوئی' وحدت روڈ' اٹامک انجینئر

27- انجینئر محمد شاہد' محمد اسحاق' رسول پور' سعودی عرب

28- انجینئر محمد یعقوب' محمد رفیق' گھنیش پور' واہ' اسسٹنٹ انجینئر

29- انجینئر محمود الحسن' منظور علی' ڈمیلی' گوجرانوالہ' ایم ایس سی انجینئر

30- انجینئر مسعود صلاح الدین' صلاح الدین' دالی' جوہر ٹاؤن' ایکسین واپڈا

31- انجینئر ناصر علی' امجد علی' اللہ پور' سرگودھا' الیکٹرک انجینئر

32- انجینئر نور محمد' محمد صدیق' دھنورہ' سنت نگر' ڈویژنل انجینئر ٹیلیفون

Marfat.com

بنک آفیسرز

1۔ جناب امتیاز حسین' اعجاز حسین' ملانہ' مینجر' حبیب بنک شیخوپورہ

2۔ جناب امین الدین' احسان محمد' صادق پور' افیسر سٹیٹ بنک' اچھرہ لاہور

3۔ جناب بشارت علی' رحمت اللہ' کھیڑی تابع حن' ڈپٹی ڈائریکٹر' زرعی ترقیاتی بنک' سرگودھا

4۔ جناب خالد رفیع' محمد رفیع' اللہ پور' اکاؤنٹ آفیسر' سٹیٹ بنک' اسلام آباد

5۔ جناب خلیل الرحمان' سلطان احمد' دھرم گڑھ' بنک آفیسر' جوہر ٹاؤن لاہور

6۔ جناب خورشید عزیز' محمد یوسف' تندوالی' اسسٹنٹ ڈائریکٹر زرعی بنک' فاروق آباد

7۔ جناب رفاقت حسین' الفت حسین' ملانہ' بنک مینجر یو بی ایل' آصف بلاک علامہ اقبال

8۔ جناب علی گوہر' شوکت علی' انبالہ شہر' نیشنل سیونگ آفیسر' سرگودھا

9۔ جناب عبدالحمید' عظیم الدین' کوری خورد' اے وی پی یونائیٹڈ بنک' سانده خورد

10۔ جناب عبدالقدیر' عبدالحمید' داب کھیڑی' اے وی پی حبیب بنک' سٹلائٹ ٹاؤن

11۔ جناب عمردین' قمردین' شاہری' آفیسر سٹیٹ بنک' فیصل آباد

12۔ جناب صغیر احمد' بشیر احمد' چڈیالہ' آفیسر نیشنل بنک' سرگودھا چک نمبر127

13۔ جناب محمد اعجاز' محمد صدیق' بلاولی' آفیسر زرعی ترقیاتی بنک' دیو سماج سنت نگر

14۔ جناب محمد اعجاز اختر' شیر محمد' سیون ماجرا' اسسٹنٹ ڈائریکٹر زرعی بنک چک نمبر78

15۔ جناب محمد امین' محمد ادریس' مندھار' بنک آفیسر' سیالکوٹ

Marfat.com

16- جناب محمد رشید' عتیق اللہ' دالی' بنک مینجر' یو بی ایل' سرگودھا
17- جناب محمد رمضان' محمد شفیع' راجو کھڑی' اے وی پی' چوبرجی پارک لاہور
18- جناب محمد سعید' محمد یاسین' دھرم گڑھ' ڈپٹی ڈائریکٹر زرعی بنک
19- جناب محمد سلیم اختر' محمد اقبال' مصطفیٰ آباد' بنک آفیسر' علی پور چٹھہ
20- جناب محمد یونس علی' محمد حنیف' سلیم پور کوہی' بنک آفیسر' چارٹرڈ بنک لاہور
21- جناب محمد ناصر' عبد اللطیف' رام پور' بنک آفیسر علی چٹھہ
22- جناب مظاہر علی' پروست علی' شاہری' بنک مینجر حبیب بنک سرگودھا
23- جناب ناظر علی' محمد اکبر' حویلی' بنک مینجر' چک نمبر48 سرگودھا

Marfat.com

ڈاکٹرز

1۔ ڈاکٹر اصغر علی، عبدالمجید، خن پورہ، سانده خورد

2۔ ڈاکٹر اکبر علی، محمد شفیع، حمید پور، پھالیہ

3۔ ڈاکٹر بشیر احمد، نذیر حسین، بلاولی، ریتالہ خورد

4۔ ڈاکٹر جمال عبدالناصر، ناظم علی، چنڈیالہ، لاہور

5۔ ڈاکٹر جمشید علی، عبدالعزیز، ملانہ، قادر آباد

6۔ ڈاکٹر خورشید علی، عبدالعزیز، ملانہ، قادر آباد

7۔ ڈاکٹر خالد اختر، صغیر احمد، ملانہ، بلاک نمبر12 سرگودھا

8۔ ڈاکٹر طارق محمود، بشارت علی، کھیڑی تابع حسن، زید ہسپتال لاہور

9۔ ڈاکٹر سہیل حنیف، محمد حنیف، حویلی، کراچی

10۔ ڈاکٹر عامر حسن، محمد شفیق، مندھار، کوئٹہ

11۔ ڈاکٹر عبدالمجید، عبدالغفور، ملانہ، قادر آباد

12۔ ڈاکٹر عبدالجبار، فرزند علی، چڈیالہ، علی پور چٹھہ

13۔ ڈاکٹر عبدالستار، محمد حنیف، میٹھاپور، لاہور / جھنگ

14۔ ڈاکٹر عبدالغفار، نذیر حسین، حویلی، ساہیوال

15۔ ڈاکٹر عبدالواحد، عبداللطیف، چڈیالہ، چک نمبر127 / سرگودھا

16۔ ڈاکٹر طاہر محمود، محمد شریف، مہتاب گڑھ، سنت نگر لاہور

17۔ ڈاکٹر فضل منان، سلطان احمد، دھرم گڑھ، جوہر ٹاؤن

18۔ ڈاکٹر فرحان حنیف، محمد حنیف، حویلی، کراچی

19۔ ڈاکٹر فیروز شاہ افروز، محمد رفیق، مصطفیٰ آباد، لیہ

20۔ ڈاکٹر صغیر احمد، بشیر احمد، بلاولی، کراچی جناح ہسپتال

21۔ ڈاکٹر عاشق علی، ولی محمد، بابین، میانوالی

Marfat.com

22- ڈاکٹر لیاقت علی نعیم' محمد صدیق' بکالہ' چک نمبر48 سرگودھا
23- ڈاکٹر قمر محمود' امجد علی' اللہ پور' سرگودھا
24- ڈاکٹر محمد ارشد' شیر محمد' ناہرہ' ٹاؤن شپ
25- ڈاکٹر محمد الیاس' ہاشم علی' مندھار' راولپنڈی
26- ڈاکٹر محمد آصف' عاشق علی' بابین' میانوالی
27- ڈاکٹر محمد ریاض' محمد شریف' تندوالی' کوئٹہ
28- ڈاکٹر محمد شفیق' جلال الدین' بابین' فروکہ
29- ڈاکٹر محمد طارق' عاشق علی' بابین' میانوالی
30- ڈاکٹر محمد طارق' نیک محمد' ٹاہری' گوجرانوالہ
31- ڈاکٹر محمد طارق' بشارت علی' سرگودھا
32- ڈاکٹر محمد عالم' ولی محمد' مندھار' کراچی
33- ڈاکٹر محمد عظیم اختر' محمد اقبال' مصطفیٰ آباد علی پور چٹھہ
34- ڈاکٹر محمد قربان' قمرالدین' دھرم گڑھ' اقبال کالونی سرگودھا
35- ڈاکٹر محمد منیر شامی' صغیر احمد' بلاک نمبر12 سرگودھا
36- ڈاکٹر محمد نعیم' جہانگیر علی' کھیڑی تابع حسن' اسلام آباد
37- ڈاکٹر محمد یعقوب' نیاز احمد' راجو کھیڑی
38- ڈاکٹر محمد یوسف' دین محمد' مانی پور' گوجرانوالہ ڈی ایچ کیو
39- ڈاکٹر محمد اصلاح الدین' صلاح الدین' دالمی' ایم اوا و کاڑہ
40- ڈاکٹر محی الدین' عظمت علی' مصطفیٰ آباد' نوان شہر' ملتان
41- ڈاکٹر مسعود اختر' محمد اسحاق' رسول پور' علامہ اقبال ٹاؤن لاہور
42- ڈاکٹر مسعود جاوید' عبداللطیف' دھرم گڑھ' کراچی
43- ڈاکٹر ڈاکٹر مزمل حنیف' محمد حنیف' حویلی' کراچی
44- ڈاکٹر مظاہر علی' مظفر علی' ملانہ' کوئٹہ

45- ڈاکٹر منصب علی' محمد صدیق' ملانہ' سوبھا سنگھ ریٹائرڈ ڈی ایچ او

46- ڈاکٹر ناصر علی' شوکت علی' رتن گڑھ' کوٹ ادو' آئی سرجن

47- ڈاکٹر نثار احمد قادری' اللہ دیا' سلیم پور' ٹاؤن شپ لاہور

48- ڈاکٹر ندیم حنیف' محمد حنیف' حویلی' کراچی

49- ڈاکٹر نوید حنیف' محمد حنیف' حویلی' کراچی

50- ڈاکٹر محمد ایوب زاہد' کرامت علی' کھیڑی تابع حسن' واسو

51- ڈاکٹر واحد سلطان' سلطان حامد' چڈیالہ' لاہور

تعلیم

1- مسٹر اختر علی' فرزند علی' ناہرہ' پروفیسر پنجاب یونیورسٹی
2- مسٹر بشیر احمد' نذیر حسین' فتح پور' سیکرٹری سیکنڈری ایجوکیشن بورڈ گوجرانوالہ
3- مسٹر تاج الدین تاج' محمد شفیع' خن پورہ' سینئر ہیڈ ماسٹر' فاروق آباد
4- مسٹر جمیل احمد' فرزند علی' ملانہ' ایم اے' پی ایچ ڈی' کوئٹہ
5- مسٹر حبیب الرحمان' سلطان احمد' دھرم گڑھ' پروفیسر' علامہ اقبال ٹاؤن
6- مسٹر شاہد حمید' حمید علی' ناہرا' ایم اے پنجاب یونیورسٹی
7- مسٹر شوکت علی' محمد صدیق' بکالہ' لیکچرار' چک نمبر 48 سرگودھا
8- مسٹر عاشق علی' ولی محمد' سلطان پور' ہیڈ ماسٹر' چک نمبر 463 جھنگ
9- مسٹر عبدالرحمان' اللہ دین' تندوالی' پروفیسر' ملتان
10- مسٹر عبدالروف' ریاست علی' حویلی' ایم ایس سی لیکچرار' اسلام آباد
11- مسٹر علی حسن' دالی' ہیڈ آف ڈیپارٹمنٹ' ٹیکنیکل انسٹیوٹ ساہیوال
12- مسٹر غضنفر عباس' ممتاز علی' ملانہ' لیکچرار' جودھے والی
13- مسٹر کمال الدین' منظور علی' بھیل چھیر' ایم اے بی ایڈ' کراچی
14- مسٹر محمد اسلم تہور علی' بابیں' اسسٹنٹ ڈائریکٹر' لاہور
15- مسٹر محمد ایوب' محمد شریف' مہتاب گڑھ' انڈر سیکرٹری' لاہور
16- مسٹر محمد الیاس سراج دین' فرید پور' بی اے بی ایڈ' ہیڈ ماسٹر' جاڑا ڈیرا
17- مسٹر محمد رضا' مبارک علی' مراد پور' سینئر انسٹریکٹر' سرگودھا
18- مسٹر حافظ محمد سعید' بشیر احمد' بکالہ' لیکچرر' چک نمبر 48 سرگودھا
19- مسٹر محمد عثمان' فیض محمد' گنیش پور' بی اے بی ایڈ ہیڈ ماسٹر' سرانوالی
20- مسٹر محمد ندیم اختر' محمد حنیف' مصطفیٰ آباد' پروفیسر گورنمنٹ کالج لاہور
21- مسٹر محمد نعیم اختر' محمد حنیف' مصطفیٰ آباد' پروفیسر اسلامیہ کالج سول لائن لاہور

Marfat.com

22- مسٹر محمد نعمان' قمرالدین' دھرم گڑھ' ایس ایس ٹی گریڈ 18' سرگودھا

23- مسٹر محمد یونس' محمد ادریس' مندھار' اسسٹنٹ ڈائریکٹر' سرگودھا

24- مسٹر محسن علی' مظفر علی' لیکچرر' سرگودھا

25- مسٹر مظاہر حسین' لیاقت علی' ادھم گڑھ' ہیڈ ماسٹر گریڈ 19' سانده خورد

26- مسٹر نور احمد' محمد صدیق' بکالہ' ہیڈ ماسٹر سلانوالی

27- مسٹر ناظم علی' محمد علی' دینار پور' ایم ایس سی (فل) فاروق آباد

28- مسٹر ناظم علی' عبدالرشید' چڑیالہ' ہیڈ ماسٹر خزانہ گیٹ ہائی سکول

29- مسٹر ہمایوں رضا' عبدالصمد' داب کھیڑی' پی ایچ ڈی' پروفیسر

30- مسٹر ظہور احمد' محمد شفیع' سلیم پور' پروفیسر گورنمنٹ کالج قصور

31- مسٹر محمد عثمان' فیض محمد' گھنیش پور' بی اے بی ایڈ' سرانوالی

32- مسٹر سلطان محمد شاہد' سلطان حامد' چڑیالہ' ایم اے بی ایڈ ٹی ڈی' لاہور

Marfat.com

گورنمنٹ آفسران

1- جناب اعجاز حسین' مبارک حسین' ملانہ' جودھے والی کلاں' ڈپٹی ڈائریکٹر لیبر
2- جناب برکت علی' اللہ دیا' مراد پور' اورنگ زیب بلاک نیو گارڈن ٹاؤن' لاہور۔ ڈائریکٹر واپڈا۔
3- جناب خلیل احمد' واجد علی' شیرپور' کوئٹہ' سیکس افسر محکمہ صحت' بلوچستان
4- جناب ذاکر علی' علی نواز' دھرم گڑھ' اسلام آباد' جوائنٹ سیکرٹری
5- جناب سلطان محمود' نجیب الدین' چڑیالہ' سنت نگر لاہور' ڈپٹی ڈائریکٹر تعلیم
6- جناب سجاد حسین' مبارک حسین' ملانہ' جودھے والی کلاں' سپرنٹنڈنٹ ملٹری اکاؤنٹس
7- جناب علی حسن' ولی محمد' خان احمد پور' میانوالی' ڈویژنل فوریسٹ افسر
8- جناب عبدالحمید' قطب دین' کراچی' پوسٹ ماسٹر
9- جناب علاؤالدین' عظمت علی' مصطفیٰ آباد' ملتان' اسسٹنٹ کمشنر انکم ٹیکس'
10- جناب ضیغم علی' ممتاز علی' ملانہ' جودھے والی' ڈی ایف او
11- جناب جناب محمد اسلم' محسن علی' مندھار' بدوکی چیمہ' اسٹیشن ماسٹر
12- جناب محمد اختر' بشیر احمد' ڈولیانہ' صداقت پارک سانده خورد' اسسٹنٹ کمشنر کسٹم
13- جناب محمد اسلام' ولی محمد' اللہ پور' جی بلاک' گلشن راوی' گریڈ 18 افسر ہائی کورٹ
14- جناب محمد خلیل' علم الدین' مندھار' جناح بلاک اعوان ٹاؤن' واپڈا افیسر
15- جناب محمد شمیم' جہانگیر علی' کھیڑی تابع حسن' سٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا' اسسٹنٹ کمشنر' فیصل آباد
16- جناب محمد شکیل' ہاشم علی' مندھار' کوئٹہ' ڈپٹی سیکرٹری

17- جناب محمد صدیق' کریم الدین' دھنورہ' وزیر آباد' اسسٹنٹ رجسٹرار امداد باہمی

18- جناب محمد نعیم' محمد الیاس' رتن گڑھ' ملتان' بی اے ایم کام' ملٹری اکاؤنٹس ملتان

19- جناب محمد یونس شاکر' محمد صدیق' کرالی' لاہور' سوڈی وال کوارٹر ملتان روڈ' ڈپٹی سٹیشن مینجر' ریلوے اسٹیشن لاہور

20- جناب محمد اسلم' محمد یوسف' سلیم پور' مسلم ٹاؤن راولپنڈی' گریڈ 18 کا افسر

21- جناب محمد اسلم ناز' محمد شریف' مندھار' اسٹیشن ماسٹر

22- جناب ناصر جاوید' شیر محمد' بھیل چھیر' اسلام آباد' سیڈ ریسرچ افیسر

23- جناب محمد رفیق' محمد ذاکر' حویلی' سرگودھا' اسٹیشن ماسٹر (ریٹائرڈ)

24- جناب سلطان حامد' نجیب الدین' جڈیالہ' لاہور نیشنل سیونگز آفیسر (ریٹائرڈ)

25- جناب محبوب علی' قمر الدین' ڈلیانہ' لاہور ریسرچ آفیسر ہاؤسنگ و پلاننگ ڈیپارٹمنٹ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(1) حسب و نسب

نسب کسی آدمی کی اصل اور نژاد کو کہتے ہیں۔ نسب کے لحاظ سے تمام انسان ایک ہی اصل سے ہیں۔ تمام بنی نوع انسان ایک ہی درخت کی ڈالیاں ہیں کیونکہ ان کا باپ آدمؑ اور ماں حوا ہے لہٰذا نسب کے لحاظ سے ایک شخص کو دوسرے پر کسی قسم کی فوقیت و برتری حاصل نہیں ہے اور اس پر فخر بیجا ہے۔ حقیقتاً پیدائش اور نسب کے لحاظ سے تمام انسان یکساں ہیں خواہ ان کی پیدائش ریگستان عرب میں ہوئی ہو یا ایران میں۔ پاکستان میں یا ہندوستان ہیں۔ اسی طرح تمام مسلمان خواہ وہ عرب سے آئے ہوں یا ایران سے یا مقامی باشندوں نے مذہب اسلام قبول کیا ہو یکساں ہیں اور اس لحاظ سے ایک فرد یا خاندان کو دوسرے پر کسی قسم کی کوئی فوقیت ہرگز حاصل نہ ہے بلکہ نسلی و نسبی فخر محض ایک ڈھونگ ہے پس پاکستان میں ایران و عرب سے آئے ہوئے سید یا قریشی' منگولیا کے مغل' افغانستان کے پٹھان اور مقامی طور پر مشرف باسلام ہونے والے جاٹ' راجپوت و دیگر اقوام بحیثیت مسلمان برابر ہیں اور ایک دوسرے کے بھائی + حضرت رحمت العالمین ﷺ نے اپنے خطبہ حجتہ الوداع میں فرمایا ہے۔ لوگو میری بات غور سے سنو اور خوب سمجھ لو۔ جان لو کہ ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے------ تمہارا رب ایک ہے۔ تمہارا باپ ایک ہے تم----- آدم کی اولاد ہو اور آدم کی حقیقت اس کے سوا کیا ہے کہ وہ مٹی سے بنائے گئے تھے۔ اب فضیلت و برتری کے تمام دعوی----- میرے پاؤں تلے روندے جاچکے ہیں۔ تم میں سے قابل عزت اور بڑا وہی ہے جو زیادہ متقی اور پرہیزگار ہے خبردار کسی عربی کو عجمی پر اور کسی عجمی کو عربی پر کوئی فضیلت حاصل نہیں۔

البتہ کوئی بھی فرد خواہ وہ کسی قوم' قبیلہ' رنگ و نسل کا ہو حسب کے لحاظ سے بزرگی برتری اور عظمت و فوقیت حاصل کرسکتا ہے + اب نسب کی بجائے حسب معیار فضیلت و برتری ہے۔

Marfat.com

حسب اس بزرگی اور شرف کا نام ہے جو ایک شخص اپنی علمی فضیلت' دانشمندی و عقلمندی' بلندی اخلاق اور دیانتداری یا اس قسم کی دیگر صفات حسنہ کی بدولت اپنے لئے یا اپنے خاندان کے لئے حاصل کر لیتا ہے اور جو پشتہا پشت تک اس خاندان میں باقی رہتی ہے۔ اس کے لئے کسی قسم کی ذات پات کی قید نہیں ہے اور نہ ہی یہ کسی خاص قوم' قبیلہ یا فرد کی میراث ہے بلکہ ہر قوم و قبیلہ کا ادنیٰ سے ادنیٰ فرد بھی اپنے اوصاف حمیدہ اور کارہائے پسندیدہ کے سبب ایسی فوقیت' برتری اپنے اور اپنے خاندان کے لئے حاصل کر سکتا ہے کیونکہ صلہ عمل کا اصول خاندانی' ملکی' نسلی اور نسبی قید و بند سے آزاد ہے جو جیسا عمل کرتا ہے اس کو ویسا ہی صلہ بھی ضرور ملتا ہے یہ کبھی نہیں ہوتا کہ ایک شخص اچھے اور نیک کام کرے اور اس کو اس کا صلہ نہ ملے۔ نہ ہی یہ ممکن ہے کہ اچھے کام تو زید کرے اور اس کا بدلہ بکر کو مل جائے۔ اچھے و برے اعمال کا اچھا یا برا بدلہ اس شخص کو ملتا ہے جو ان کا عامل ہو۔ قانون قدرت ہے کہ جو جیسا بوئے گا ویسا ہی کاٹے گا اور جس جنس کا بیج بویا جائے گا وہی جنس پیدا ہو گی۔ ایک ارائیں بھی اپنی اچھی صفات کی بدولت وہی شرف حاصل کر سکتا ہے جیسی ایک سید یا پٹھان یا لوہار' جاٹ یا راجپوت۔

کسی ادنیٰ سے ادنیٰ کام کرنے سے یا کسی خاص قبیلہ' ذات یا خاندان میں پیدا ہونے سے اوصاف حمیدہ' استعداد کاملہ اور صفات پاکیزہ کے دروازے اس شخص پر بند نہیں ہو جاتے اور نہ ہی لوہار و ترکھان یا دھوبی و کاشت کاری کا پیشہ اختیار کرنے سے اس کی کسر شان ہوتی ہے۔ بزرگان دین' صالحین' صدیقین اور انبیاء کرام نے سب ہی قسم کے کام کئے ہیں اور انہوں نے کبھی کسی جائز پیشہ اور محنت مزدوری کو حقیر و ذلیل نہیں سمجھا۔ کئی چھوٹے چھوٹے کام کرنے والے بزرگان کامل ہوئے ہیں اور ہوتے رہیں گے۔ بے شک ظاہری حیثیت میں یہ دنیا چھوٹے بڑے آدمیوں سے بھری پڑی ہے اور اختلاف مراتب ہمیشہ رہا ہے بلکہ دنیا کے نظام کے لئے حفظ مراتب ضروری ہے لیکن اس کا مطلب یہ ہرگز نہیں کہ ایک شخص کسی مخصوص خاندان میں پرورش پا کر دوسروں کو حقیر و ذلیل خیال کرے یا ایک خاندان و قبیلہ اپنے کسی ایک شخص کی بزرگی و برتری کی بدولت دوسروں کو حقارت و

نفرت کی نگاہ سے دیکھے اور خود اپنے لئے ہمیشہ کے واسطے شرافت و فوقیت کی اجارہ داری حاصل کرلے۔ سید کا بیٹا اسی طرح آدم زاد ہے جس طرح لوہار و ترکھان کا + ایک ارائیں کی لڑکی اسی طرح عفت ماب ہے جس طرح کسی شیخ یا پٹھان کی + ایسی ایک نہیں ہزارہا مثالیں موجود ہیں کہ معمولی گھرانوں کے بچے اپنی خداداد قابلیت' ذہانت اور محنت کی بدولت عظیم شخصیت کے مالک بنے اور وہ افراد یا قومیں جو اپنے آپ کو بڑا خیال کرتی تھیں ان کو تعظیمی سجدہ کرنے پر مجبور ہوئیں + سلطان محمود غزنوی ایک معمولی باپ کا بیٹا تھا۔ محمد شہاب الدین غوری ایک زر خرید غلام تھا۔ نادر شاہ ایکمعمولی گڈریا (چرواہا) تھا جس کے سامنے شاہان مغلیہ جن کو اپنے اعلیٰ نسب اور خاندان پر فخر تھا سجدہ ریز ہوئے۔ جب نادر شاہ کے بیٹے نصراللہ کی نسب محمد شاہ کی بیٹی سے ہونا قرار پائی تو خاندانی عظمتوں کا ذکر آیا اور نادر شاہ سے اس کا شجرہ نسب پوچھا گیا تو اس نے کہا "نصراللہ بن نادر شاہ بن شمشیر بن شمشیر' ہم چنین ہفت چہ بل ہفتاد پشت شمار کیند" یعنی نصراللہ بن نادر شاہ بن شمشیر بن شمشیر اس طرح سات پشتوں کا تو ذکر ہی کیا ستر پشتوں تک شمار کرو۔ غرض یہی گڈریا چنگیز خان کی نواسی' تیمور کی پوتی' بابر و اکبر اعظم کے نسب سے تعلق رکھنے والے محمد شاہ کی لاڈی کو بیاہ کر لے گیا + تاریخ کے سینکڑوں ابواب اس قسم کے واقعات سے بھرے پڑے ہیں۔

پس انسان کی قدر و منزلت اچھے جوہر سے ہے نہ کہ نسب سے۔ ذاتی قابلیت اور شخصی سیرت کے بغیر اکیلا نسب بے کار ہے۔ انسان کو چاہیے کہ وہ اپنے اندر اس طرح اوصاف حمیدہ اور استعداد کاملہ پیدا کرے جو اس کے لئے باعث قدر و منزلت اور فخر و عظمت ہو + شیخ سعدی کا قول ہے۔ "اے پسر در قیامت پرسند کہ سیرت چیست' نہ پرسند کہ پدرت کیست"۔ یعنی قیامت کے دن اعمال پوچھے جائیں گے یہ نہ پوچھا جائے گا کہ تو کس کا بیٹا ہے"۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا ارشاد ہے۔ "شرف الانسان بالعلم والادب ولا بالمال و نسب"۔ یعنی انسان کی بزرگی علم و ادب سے نہ کہ مال اور نسب سے + حضرت سید الانبیاء نے اپنی چہیتی دختر نیک اختر حضرت سید فاطمۃ الزہرہ سے فرمایا تھا کہ

Marfat.com

اے فاطمہ نیک عمل کر۔ نجات اعمال سے ہوگی یہ شیخی نہ کرنا کہ میں پیغمبر کی بیٹی ہوں۔ رب ذوالجلال نے سورہ نشاء کی پہلی اور سورہ الحجرات کی تیرہویں آیت میں نسلی تفاخر اور قبائلی غرور پر زبردست ضرب لگائی ہے+ ارشاد باری تعالی ہے۔ امن هو قانت اناء الیل ساجد و قائم یحذر الاخرة ویرجو رحمته ربه ط ' قل هل یستوی الذین یعلمون والذین لا یعلمون"۔ "یعنی کیا وہ شخص جو پوری نیاز مندی اور فروتنی کے ساتھ شب کے اوقات میں' اپنے رب کے آگے سجدہ میں اور کبھی قیام میں ہے۔ وہ قیامت سے ڈرتا ہے اور اپنے رب کی رحمت کا امیدوار ہے اور وہ شخص جو اپنے غرور میں مست ہے نہ اس کو آخرت کا کوئی اندیشہ ہے اور نہ ہی اللہ کی رحمت کی کوئی پرواہ وہ دونوں یکساں ہو جائیں گے۔ پوچھو کیا اہل علم و بصیرت اور علم و بصیرت سے عاری یکساں ہو جائیں گے یاددہانی تو اہل عقل ہی حاصل کرتے ہیں۔39.9"

"یایها الناس انا خلقنکم من ذکر وانثٰی وجعلنکم شعوبا وقبائل التعارفو' ان اکرمکم عند الله اتقکم ط ان اللّٰه علیم خبیر"۔ یعنی "اے لوگو ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور شناخت کے لئے تم میں ذاتیں اور قبیلے بنائے تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچانو۔ حقیقتاً تم میں سے اللہ کے نزدیک بزرگ برتر وہ ہے جو زیادہ پرہیزگار ہے۔ بے شک اللہ علیم و خبیر ہے۔49.13"

اس عام خطاب سے اس نسلی و خاندانی تفاخر اور قبائلی غرور کا بیک قلم خاتمہ کردیا گیا ہے جو اس سورہ میں اس آیت سے قبل بیان کردہ برائیوں کا سبب بنتا ہے۔ فرمایا کہ اے لوگو اس حقیقت کو اچھی طرح ذہن نشین کو لو کہ ہم نے سب کو ایک ہی مرد اور عورت سے پیدا کیا ہے۔ یعنی بنی نوع انسان کا آغاز حضرت آدمؑ اور حوا سے ہوا ہے اس وجہ سے باعتبار پیدائش کسی کو کسی پر کوئی تفوق اور شرف حاصل نہیں ہے۔ خاندانوں کی تقسیم محض تعارف اور شناخت کے لئے ہے۔ کسی خاص خاندان یا قبیلہ کو اللہ تعالی نے یہ امتیاز نہ بخشا ہے کہ جو اس میں پیدا ہو وہ اللہ کے ہاں معزز بن جائے اور دوسروں کے مقابلہ میں خود کو اشرف و اعلی سمجھنے لگے۔ جس طرح اللہ تعالی نے لوگوں کی شکلوں' ان کے رنگوں اور قد

و قامت میں فرق رکھا اسی طرح خاندانوں اور قبیلوں کی حد بندیاں قائم کر دیں تاکہ لوگ ایک دوسرے کو شناخت کر سکیں اس سے زیادہ ان حد بندیوں کی کوئی اہمیت نہ ہے اللہ کے ہاں عزت کی بنیاد تقویٰ ہے اس کے نزدیک سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو اس سے سب سے زیادہ ڈرنے والا ہے۔

جس طرح حضرت آدمؑ تمام نسل انسانی کے باپ ہیں اسی طرح حوا تمام نسل انسانی کی ماں ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو آدمؑ ہی کی جنس سے بنایا ہے اس لئے عورت کوئی ذلیل و حقیر مخلوق نہ ہے بلکہ وہ بھی شرف انسانیت میں برابر کی شریک ہے۔ اس کو فروتر سمجھ کر نہ تو اس کو اس کے حقوق سے محروم کیا جاسکتا ہے اور نہ ہی کمزور خیال کر کے اس کو ظلم و ستم کا نشانہ بنایا جاسکتا ہے۔

پس ذاتیں، گوتیں اور قبیلے محض ایک دوسرے کی شناخت اور پہچان کے لئے ہیں اور شرف، بزرگی کا معیار تقوی ہے۔ نیکی و پرہیزگاری یا تقویٰ کسی کی میراث نہیں اور نہ ہی کسی خاص نسب کے لئے مخصوص ہے بلکہ ذاتی عمل سے ہر شخص اس کو حاصل کر سکتا ہے اور ہر انسان اپنی استعداد کاملہ اور محنت شاقہ کی بدولت بلند سے بلند مقام حاصل کر سکتا ہے۔ جو شخص اپنی خداداد قابلیت بروئے کار لا کر عمل صالح کرتا ہے وہ شرف و بزرگی حاصل کرلیتا ہے خواہ اس کا نسب کیسا ہی کیوں نہ ہو۔ کیونکہ اسلام میں پسند و ناپسند کا معیار نہ تو ظاہر شکل و صورت ہے اور نہ ہی نسل و نسب بلکہ ایمان اور عمل صالح ہے۔

نسب جاننے کی ضرورت

گو نسب پر فخر بے جا ہے۔ لیکن اس کا جاننا ضروری ہے اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ اپنا مال خیرات کر، تیموں، مسکینوں اور مسافروں پر لیکن مستحق قرابت والوں کو ترجیح دو۔ ایسا ہی حکم زکوٰۃ او صدقات کے بارے میں ہے۔ ظاہر ہے اقربین کو جاننے کے لئے نسب کا جاننا ضروری ہوگا کہ صحیح حقدار کو اس کا حق پہنچے۔ رسول کریم ﷺ کا فرمان ہے۔ "اپنا نسب معلوم کرو او صلہ رحم کرو"۔ تقسیم وراثت کے لئے بھی نسب کا جاننا ضروری ہے اکثر

Marfat.com

دفعہ متوفی ترکہ کی تقسیم سات پشتوں تک وارثوں میں تقسیم ہوتی ہے اور صحیح نسب معلوم نہ ہونے کی وجہ سے بے شمار پیچیدگیاں پیدا ہو سکتی ہیں۔ نابالغ کی جائیداد کی حفاظت اور حضانت کے لئے نسب کا جاننا ضروری ہے۔ رشتے' ناطوں کے لئے نسبی علم ناگزیر ہے۔ اس قسم کے بہت سے دیگر معاملات میں نسب کے علم کی ضرورت پڑتی ہے۔ پس نسب کے متعلق معلومات کا حصول لازما ضروری ہے۔

(2) عربوں کی سندھ میں آمد

سندھ:۔ چودہ سو سال قبل سندھ بہت لمبا چوڑا ملک تھا۔ مغرب میں مکران تک' جنوب میں بحرہ عرب اور گجرات تک۔ مشرق میں مالدہ اور راجپوتانہ تک اور شمال میں ملتان سے گذر کر پنجاب کے اندر تک وسیع تھا۔ اور عرب مورخین اس تمام علاقہ کو سندھ کہتے تھے۔

ہزاروں سال پہلے جب آریہ یہاں آئے تو انہوں نے اس کا نام سندھو رکھا۔ وہ دریا کو سندھو کہتے تھے بعد میں سندھ میں ہو گیا۔

میر علی شیر قانع ٹھٹوی نے اپنی مشہور کتاب تحفتہ الکرام کے مقدمہ میں سندھ کے نام پر بحث کرتے ہوئے لکھا کہ ملک سندھ کا نام حام بن نوح علیہ السلام کے صاحبزادے سندھ کے نام پر مشہور ہوا ہے۔ ان کے دوسرے لڑکے ہند کے نام پر ہند بنا۔

ملتان:۔ ملتان اکثر سندھ کا صوبہ رہا اور کئی دفعہ خود مختار ملک ہوا۔ کشمیر تک اس کی حد ہوتی تھی۔ ملتان وسیع وعریض علاقہ کا نام تھا۔

اوچ:۔ اکثر ملتان کے ماتحت رہا۔ کئی دفعہ یہ سندھ میں شامل رہا اور کئی دفعہ خود مختار رہا۔ اوچ بھی وسیع وعریض علاقہ کا نام تھا۔

اروڑ (الور):۔ برہمنوں کے عہد حکومت تک سندھ کا دارالحکومت رہا۔ یہ شہر موجودہ روہڑی سے پانچ میل کے فاصلہ پر جنوب مشرق میں واقع تھا۔

ظہور اسلام کے وقت سندھ پر برہمن حکومت قائم ہو چکی تھی۔ جس کا پہلا حکمران

Marfat.com

چچ بن سلائج تھا جو 662ء بمطابق 42ھ تک حکمران رہا۔ اس کے بعد اس کا بھائی چندر 8 سال حکمران رہا۔ اس کے بعد حکومت دو حصوں میں تقسیم ہو گئی۔ الور میں چچ کا لڑکا داہر تخت نشین ہوا اور برہمن آباد چندر کے لڑکے راج کے حصہ میں آیا۔ ایک سال بعد راج مر گیا اور برہمن آباد کے تخت پر داہر کے چھوٹے بھائی دہرسنیہ نے قبضہ کرلیا۔ نجومیون کی پیشگوئی کے مطابق داہر نے اپنی بہن سے شادی کرلی۔ جس کی وجہ سے دونوں بھائیوں میں ٹھن گئی اور دہرسنہ نے الور پر حملہ کردیا۔ تاہم وہ شدید بخار کی وجہ سے فوت ہوگیا اور برہمن آباد بھی داہر کے قبضہ میں آگیا۔ اس نے 700ھ تا 712 بمطابق 81ھ تا 94ھ حکومت کی۔

ہند میں اسلام کا پہلا مرکز۔ سرور کائنات صلعم کی بعثت کے زمانہ میں جنوبی ہند کا مالابار کا علاقہ چھوٹی چھوٹی ریاستوں میں بٹا ہوا تھا۔ یہ ریاستیں حجاز' یمن اور مسقط کے تاجروں کے ساتھ تعلقات رکھتی تھیں اور یمن و حجاز کے تاجر بغرض تجارت یہاں آتے جاتے تھے اس لئے جب رسول اللہ معبوث ہوئے تو آپ کی بعثت کا حال مالابار میں معلوم ہوچکا تھا۔ مالابار کے راجہ کا نام زمرن یا سرامن پرومل تھا اس نے شق القمر کا معجزہ مالابار میں اپنی آنکھ سے دیکھا تھا اور اس نے اس کا اندراج روزنامچہ کے سرکاری رجسٹر میں کرایا تھا۔ جب اسے عرب کے لوگوں سے معلوم ہوا کہ عرب میں ایک رسول ﷺ پیدا ہوئے ہیں۔ جنہوں نے یہ معجزہ دکھایا ہے تو اس نے فوراً اسلام قبول کرلیا اور ریاست اپنے ولیعہد کے سپرد کرکے رسول اللہ ﷺ کی زیارت کے لئے عرب کے لئے روانہ ہوا لیکن اس نے راستہ میں وفات پائی اور یمن کے ساحل پر دفن ہوا۔ مالابار اس طرح ہندوستان میں پہلا اسلامی مرکز تھا۔ اس زمانے میں کچھ مسلمان تاجر جزیرہ سراندیپ میں آئے اور انہوں نے اس جزیرہ میں اسلامی تعلیمات کو عام کیا۔ سب سے پہلے ان کی تبلیغ اور اخلاق سے متاثر ہوکر ان عربوں نے اسلام قبول جو تجازت کی غرض سے اس جزیرہ میں رہتے تھے پھر اس جزیرہ کے اصلی باشندے اسلام میں داخل ہوئے۔ یہاں تک کہ اس جزیرہ کے راجا نے بھی اسلام قبول کیا۔ اس کے بعد لنکادیب اور مالدیپ کے لوگ حلقہ

بگوش اسلام ہوئے۔

اس طرح یہ حقیقت مسلم ہے کہ محمد بن قاسم کے فوجی حملہ سے پہلے اسلام ہندوستان میں بذریعہ تبلیغ داخل ہوچکا تھا اور جنوبی ہند میں اسلام مبلغوں' تاجروں اور سیاحوں کے ذریعہ برابر ترقی کررہا تھا۔

سندھ پر حملہ کے اسباب:۔ ایران اور سندھ کی سرحدیں ملتی تھیں ان ہمسایہ حکومتوں میں کبھی صلح ہوتی تھی اور کبھی تعلقات کشیدہ ہوتے تھے۔ کبھی ایرانی دریائے سندھ تک قبضہ کرلیتے تھے اور کبھی سندھی مکران تک پہنچ جاتے تھے۔ تاہم ایرانیوں اور مسلمانوں کی لڑائی کے وقت ایران اور سندھ کے درمیان دوستانہ تعلقات تھے۔ اس سے قبل ایرانی جرنیل ہرمزنے ایک بحری بیڑے کے ذریعہ سندھ کے ساحل پر حملہ کیا تھا اور سندھ کے بہت سے جاٹ باشندوں کو گرفتار کرکے لے گیا تھا۔ مسلمانوں سے لڑائی کے وقت یہ لوگ ایرانیوں کے ساتھ لڑائی میں شامل ہوئے۔ جنگ کے وقت ان کے پاؤں میں زنجیر بندھی ہوئی تھی اس لئے اس لڑائی کا نام جنگ ذات السلاسل پڑگیا۔

خالد بن ولید کے ہاتھوں ہرمز کے مارے جانے کے بعد یہ جاٹ مسلمانوں کے ہاتھوں گرفتار ہوئے۔ بعدازاں یہ لوگ مسلمان ہوئے اور سندھ میں دوبارہ آکر سمرا کے نام سے موسوم ہوئے۔ جنگ قادسیہ میں بھی سندھ کے راجانے ایرانیوں کی مدد کی اس جنگ میں ایرانیوں کا سپہ سالار رستم مارا گیا اور مسلمان فتحیاب ہوئے۔ مکران پر مسلمانوں کے حملہ کے وقت ایرانیوں نے سندھ کی مدد کی تھی۔ ان تمام واقعات کے پیش نظر مسلمانوں کو سندھ پر حملہ کا حق حاصل ہوچکا تھا۔

پہلا حملہ:۔ خلیفہ ثانی حضرت عمرفاروقؓ نے 15ھ میں عثمان بن ابی عاص ثقفی کو بحرین اور عمان کو گورنر مقرر کیا جس نے بمبئی کے قریب 15ہجری میں پہلا بحری حملہ کیا اور بہت سامال غنیمت لے کرواپس لوٹا۔

دوسرا حملہ:۔ کچھ عرصہ بعد عثمان ابن ابی عاص نے اپنے بھائی مغیرہؓ کی سرکردگی میں ایک بحری بیڑہ دیبل پر حملہ کے لئے روانہ کیا۔ دیبل کی لڑائی میں مغیرہؓ شہید

Marfat.com

ہوا۔ عراق کے گورنر ابو موسیٰ اشعری نے ربیع بن زیاد حارثی کو مکران پر حملہ کا حکم دیا جو مکران کو فتح کر کے واپس چلا گیا اور مکران پھر خود مختار ہو گیا۔

22ھ میں ایران فتح ہوا۔ اس وقت عبداللہ بن عامر بن ربیع کرمان پر قبضہ کر کے سوستان کی طرف بڑھے مکران کے راجا راسل نے سندھ کے راجا سے مدد مانگی۔ سندھی مکرانیوں کے ہمراہ مسلمانوں سے لڑے تاہم فتح مسلمانوں کے حصہ میں آئی۔ اس لڑائی میں حکم تغلبی مسلمانوں کے سپہ سالار تھے۔ حکم نے مکران فتح کر کے مال غنیمت خلیفہ ثانیؓ کی خدمت میں بھجوایا۔ جنہوں نے مکران کے حالات سن کر اسلامی فوج کو آگے بڑھنے سے روک دیا۔

حضرت عثمانؓ کے زمانہ خلافت میں مکران کے گورنر عبدالرحمان بن ثمرہ نے مکران سے آگے کیکانان (قلات) تک قبضہ کر لیا۔ بعد ازاں مکران کے حاکم عبداللہ بن معمر نے سندھ کی سرحد تک تمام علاقے فتح کر لئے۔ جب حضرت ابو موسیٰ اشعری تمام مشرقی ممالک کے گورنر مقرر ہوئے انہوں نے ابن عامر کو بصرے کا حاکم مقرر کیا۔ جس نے سیتان کی حکومت ربیع بن زیاد حارثی کو دیدی۔ جس نے زرنج تک تمام قلعے فتح کر لئے۔ ان کے بعد عبدالرحمنؓ بن سمرہ بن حبیب صحابی رسول نے زرنج اور کیچ کا درمیانی علاقہ فتح کر لیا۔ یہ علاقے بلوچستان سے ملے ہوئے تھے۔ اس طرح یہ پہلا حملہ تھا جو خشکی کے راستے ہندوستان پر ہوا۔

حضرت علیؓ نے 38ھ میں ثاغرین دعورا (بعض کتابوں میں یہ نام ثاغر بن زعر ہے) کو ہندوستان کی سرحد پر مامور کیا جس نے قیقان (موجودہ نام قلات) کو فتح کر لیا۔ بعض مورخین کے مطابق قیقان کو حارث بن مرہ نے فتح کیا۔

41ھ میں امیر معاویہؓ نے عبداللہ بن سوار عبدی کو حاکم اعلیٰ مقرر کیا جس کو قلات کے دوبارہ قبضہ کی لڑائی میں شہید کر دیا گیا اسی سال امیر معاویہؓ نے عبداللہ بن عامر کو بصرے کا حاکم اعلیٰ مقرر کیا جس نے عبدالرحمن بن سمرہ کو سیتان کا گورنر مقرر کیا جو پہلے بھی اس عہدہ پر رہ چکے تھے۔ انہوں نے تمام بغاوتوں کا خاتمہ کر کے کابل فتح کر لیا۔ اس کی فوج

Marfat.com

کے ایک سردار مہلب بن ابی صفرہ نے درہ خیبر میں داخل ہو کر پشاور تک کا علاقہ فتح کر لیا۔

ادھر عبداللہ بن سوار کی شہادت کے بعد خراساں کے حاکم اعلی زیاد نے سنان سلمہ کو مکران کا حاکم بنا کر بھیجا۔ جس نے باغیوں کا قلع قمع کر دیا لیکن کچھ عرصہ بعد زیاد نے راشد بن عمر جدیدی کو اس کی جگہ مکران کا حاکم بنا دیا۔ جس نے قلات کے باغیوں سے دو سال کا خراج وصول کیا اور سرکشوں کی سرکوبی کے بعد واپس ہوا لیکن مندر اور بھیرج کے پہاڑی دروں میں مید قوم (جو بعد میں میر ہوا) نے حملہ کر کے اس کو شہید کر دیا اس کے بعد سنان بن سلمہ نے فوجی کمان سنبھال لی وہ دو سال مکران میں رہا آخر بدھیہ کے مقام پر دشمنوں سے جنگ کرتے ہوئے شہید ہوئے۔

زیادہ کے بعد عبداللہ بن زیاد مشرقی ممالک کا حاکم اعلی بنا جس نے سنان کی شہادت کے بعد 61ھ میں منذرین جارود بن بشر کو ان کی جگہ حاکم مقرر کیا لیکن اس نے راستہ میں ہی پوری یا قصداد (بعد نہیں خضداد) کے مقام پر وفات پائی۔ منذر کے لڑکے حکم کو اس کے بعد کرمان و مکران کا گورنر بنایا گیا۔ لیکن اس کو چھ ماہ بعد واپس بلا لیا گیا۔ اس کے بعد ابن حری باہلی کو گورنر بنایا گیا جس نے بہت سے علاقوں کو فتح کیا۔

سندھ کی فتوحات کی تاریخ کا اصل باب دراصل عبدالمالک بن مروان سے شروع ہوتا ہے۔

حجاج بن یوسف ثقفی:۔ ابو عقیل کے پسر حکم کے پانچ لڑکے سلیمان' محمد' ایوب' یحیی اور یوسف تھے۔ یوسف کے دو بیٹے محمد اور حجاج تھے۔ یہی حجاج بن یوسف 75ھ میں مشرقی ممالک کے حاکم اعلی بنائے گئے۔ حجاج ابتدأ طائف میں بچوں کو پڑھایا کرتا تھا۔ اس نے یہ پیشہ ترک کیا اور یہ خاندان شام میں منتقل ہو گیا وہ بطور سپاہی بھرتی ہو گیا اور وزیر کے سپاہیوں کے عملہ میں شامل ہو گیا۔ وہ ترقی کرتے ہوئے فوج میں نظم و ضبط قائم کرنے کے لئے فوجوں کا منتظم ہو گیا اور بالاخر مشرقی ممالک کا حاکم اعلی بنا۔ اس نے 95ھ میں وفات پائی۔

محمد بن قاسم:۔ حکم کے پسر محمد کے دو فرزند عمر اور قاسم تھے۔ قاسم کے تین

Marfat.com

لڑکے محمد' اصلب اور حجاج ہوئے۔ محمد بن قاسم فاتح سندھ اس طرح حجاج بن یوسف کے چچا زاد قاسم کا لڑکا ہونے کی بناء پر اس کا بھتیجا ہوا۔ محمد بن قاسم کے دو لڑکے عمرو اور قاسم ہوئے۔ عام موزخین محمد بن قاسم کو حجاج بن یوسف کا داماد بھی لکھتے ہیں۔ لیکن بعض مورخین نے کہا ہے حجاج بن یوسف کی کوئی لڑکی ہی نہ تھی لہٰذا محمد بن قاسم اس کا داماد نہ ہو سکتا ہے بہرحال اس پر مزید تحقیق کی گنجائش ہے۔ کیونکہ بعض مورخین اس کو حجاج بن یوسف کا بھائی گردانتے ہیں۔ ان کی پیدائش طائف میں ہوئی۔ تاہم پرورش بصرہ میں ہوئی۔ ان کی عمر پانچ سال تھی کہ ان کا والد فوت ہوگیا اور وہ اعلی تعلیم حاصل نہ کر سکے انہوں نے فوج میں بھرتی ہو کر فوجی تربیت حاصل کی پندرہ سال کی عمر میں اس کو ایران میں کردون کی بغاوت ختم کرنے کے لئے فوج کا سالار بنا کر بھیجا گیا اور اس نے کردون کو شکست دی اور ارد گرد کے علاقے فتح کئے۔ سترہ سال کی عمر میں فارس کے دارالسلطنت شیراز کے گورنر مقرر ہوئے۔ وہ خوبصورت فولادی دل و جگر رکھنے والے نوجوان تھے۔ فطرت نے ان کو بلند خیال' مستحکم ارادے اور بہادری کے جوہر سے نوازا تھا۔ وہ بہت ہی حلیم الطبع اور شیریں زبان تھے اور چھوٹے بڑے کا احترام کرتے تھے۔

محمد حارث علافی اور بنوسامہ:۔ تاریخ سندھ مرتبہ اعجاز الحق قدوسی کے صفحہ 53 پر تحریر ہے کہ "اس زمانہ میں جب راجا داہر اور رمل کے راجا میں لڑائی کی ٹھن رہی تھی عرب کا ایک مشہور سردار محمد علافی جو بنی اسامہ کے قبیلہ سے تھا اسلامی حکومت سے بغاوت کرکے پانچ سو سرداروں کے ساتھ سندھ بھاگ آیا تھا اور راجا داہر کی حمایت میں زندگی بسر کر رہا تھا"۔ اس کتاب میں آگے چل کر تحریر کیا گیا کہ راما رمل کو اسی علافی سردار نے قتل کیا تھا۔ اس سردار کا پورا نام محمد حارث علافی تھا جو بنو سامہ کی علافی ساخ سے تھا جس کے دو بیٹے محمد اور معاویہ تھے۔ علافی شامی سپاہیوں میں شامل تھے انہوں نے سعید بن اسلم کلابی گورنر مکران کو قتل کرکے مکران پر قبضہ کرلیا تھا۔ جب مجاعہ مکران کا گورنر مقرر ہوا تو یہ تمام سپاہی محمد حارث علافی کی سرکردگی میں راجہ داہر کی حفاظت میں آچکے تھے۔ مذکورہ بالا کتاب کے صفحہ 78 پر تحریر ہے"۔ علافی خاندان جس کا تذکرہ پہلے

گذر چکا ہے کہ راجا داہر نے مکران کی سرحد پر آباد کردیا تھا۔ جب ان کو معلوم ہوا کہ سفھوی بن لام الباہلیؒ کو سعید نے قتل کردیا ہے تو تمام علافی خاندان سعید کا دشمن ہوگیا۔ انہوں نے آپس میں مشورہ کرتے ہوئے ایک دوسرے سے کہا کہ سفھوی ہمارے علاقے کا تھا۔ عمان کا رہنے والا تھا جو ہمارے ملک کا حصہ ہے۔ سعید کو کیسے جرأت ہوئی کہ اس نے ہمارے رشتہ دار کو قتل کردیا۔ چنانچہ سعید خراج وصول کرکے واپس آرہا تھا کہ مرج میں علافیوں نے اچانک اس پر حملہ کرکے اس کو قتل کردیا اور مکران پر قابض ہوگئے۔ یہ لوگ 75ھ تا 80ھ مکران پر قابض رہے۔ بلاذری کا بیان ہے کہ حارث حلافی کے بیٹوں معاویہ اور محمد نے اپنے قبیلہ کو لے کر سعید پر حملہ کیا اور اس کو قتل کرکے سرحد پر قابض ہوگئے"۔ یہ واقعہ چچنامہ کے صفحہ 85 تا 86 اور فتوح البلدان کے صفحہ 435 پر بھی درج ہے۔

محمد بن قاسمؒ اور راجا داہر کے درمیان لڑائی کے وقت چچ نامہ میں اور مذکورہ تاریخ سندھ میں اس سردار کا تذکرہ موجود ہے۔ داہر نے علافی کو محمد بن قاسم کے خلاف لڑنے کو کہا لیکن اس نے کہا "اگرچہ آپ نے مجھ پر احسان کیا ہے اس کا شکریہ مجھ پر لازم ہے لیکن میں مسلمان ہوں اور اسلامی لشکر سے میرے مذہب میں لڑائی حرام ہے اگر میں ان میں سے کسی کو ماروں تو میرا ٹھکانہ دوزخ ہوگا اور اگر ان میں سے کسی کے ہاتھ سے مارا جاؤں تو حرام موت مروں گا"۔ داہر نے اس کو اپنے ملک سے نکال دیا تو وہ بیلبان چلا گیا اور داہر کے مرنے تک وہاں رہا جوں جوں محمد بن قاسم آگے بڑھتا رہا محمد حارث علافی بھی ملتان سے ہوتا ہوا کشمیر کی طرف چلا گیا اور فرار ہی کی حالت میں شکل بار کے مقام (راولپنڈی کے قریب) وفات پا گیا۔

بنوسامہ اور اس کے سردار محمد حارث علافی اور اس خاندان کا تذکرہ تاریخ کی تمام کتابوں میں تفصیل سے درج ہے۔ تاریخ کی تمام مشہور کتابوں میں ملتان پر اس خاندان کی حکومت اور سندھ، ملتان، اوچ میں اس خاندان کی آباد کاری کا تذکرہ بھی تحریر ہے۔ بعض کتب میں یہ بھی لکھا ہے کہ محمد حارث علافی اپنے ساتھیوں کے ہمراہ کشمیر کے راجا کے پاس

پناہ گزین ہوا۔ سندھ سے متعلق بعض تواریخ میں یہ تفصیل موجود ہے کہ بعد میں یہ خاندان واپس آکر اوچ اور ملتان میں آباد ہوگیا۔ محمد حارث علافی اور اس کے پسران کی فوجی مہمات میں شرکت بھی تاریخ کا حصہ ہے۔ یہ لوگ کیوں مرکز کے باغی ہوئے اس پر بھی تاریخ کی کتب میں تمام جزیات کی تفصیل موجود ہے۔

(3) محمد بن قاسم کا حملہ اور فتح سندھ

سندھ عراق کے نزدیک تھا۔ ایران اور عراق کے باشندے بھاگ کر سندھ میں پناہ لیتے تھے اور مسلمانوں کی ایرانیوں کے خلاف لڑائی میں ایرانیوں کی مدد کی تھی۔ اس لئے سندھ کے خلاف حملہ کا جواز موجود تھا کہ ایک خاص واقعہ کی وجہ سے سندھ پر فوراً حملہ ضروری ہوگیا۔ اس واقعہ کی تفصیل یہ ہے کہ سراندیب کے راجا نے آٹھ جہازوں کے ذریعہ حجاج کے پاس تحائف بھیجے تاکہ وہ ان کو خلیفہ ولید بن عبدالمالک کو پیش کرے۔ ان تحائف میں انواع و اقسام کے موتی' ہیرے و جواہر اور نادر اشیاء تھیں۔ جہازوں میں حبشی غلام اور کنیزوں کے علاوہ مسلمان عورتیں بھی جو مقدس مقامات کی زیارت کے لئے عرب جارہی تھیں۔ مخالف ہواؤں کے طوفان کی وجہ سے یہ جہاز دیبل کے قریب پہنچ گئے۔ جہاں نکارا یا مید قوم کے قزاقون نے ان جہازوں پر قبضہ کرکے لوٹ لیا اور مردوں عورتوں اور بچوں کو گرفتار کرلیا۔ دیبل اس وقت سندھ کی بندرگاہ اور راجا داہر کی عملداری کا مشہور شہر تھا اور اس کا گورنر یہاں رہتا تھا۔ سندھ میں اب نہ تو نکارا قوم موجود ہے اور نہ ہی مید۔ ممکن ہے نکارا مید قوم کی ایک شاخ ہو جو ساحلی باشندے سمندر میں لوٹ مار کرتے تھے مید کہلاتے تھے۔ ان میدوں کو اب موہانے یا ملاح کہتے ہیں۔ بعض مورخین کا خیال ہے کہ مید سے میر بن گیا ہے۔

جب ان مسافروں پر ظلم و ستم کے پہاڑ توڑے جارہے تھے تو قبیلہ بنی عزیز یا قبیلہ بنی یربوع کی خاتون نے چیخ ماری "یا حجاج اغثنی" "آئے حجاج میری مدد کرو یا آ۔ حجاج مجھے بچاؤ" ان مسافروں میں سے بعض افراد بچ کر عراق پہنچ گئے اور حجاج کو یہ روداد

Marfat.com

واقعہ سنایا۔ جس کو سن کر اس نے کہا "میں حاضر ہوں" اس نے فوراً راجا کو ایک خط لکھا کہ وہ ان یتیموں، خواتین اور حجاج کو رہا کردے اور لوٹا ہوا مال واپس کرے۔ یہ مراسلہ ایک قاصد اور محمد بن ہارون گورنر کے مقرر کردہ سفیر کی معرفت راجا داہر کو پہنچایا گیا۔ راجا نے جواب دیا کہ یہ قیدی ہمارے قبضہ میں نہیں اور نہ ہی بحری ڈاکو ہمارے بس میں ہیں۔ اس دروغ گوئی کا اندازہ اس امر سے لگایا جاسکتا۔ کہ محمد بن قاسم کو فتح کے بعد یہ قیدی سرکاری جیل خانہ سے ملے۔

داہر کے جواب نے حجاج کو بے تاب کردیا۔ اس نے فوراً خلیفہ ولید بن عبدالمالک سے حملہ کی اجازت طلب کی لیکن اجازت نہ ملی کیونکہ مسلم افواج چین اور افریقہ کے محاذ پر مصروف پیکار تھیں۔ اس نے دوبارہ درد مندانہ عرضداشت بھیجی اور وعدہ کیا کہ اس مہم پر جس قدر خرچ آئے گا اس کا دوگنا خزانہ میں جمع کرایا جائے گا۔ جس پر اس کو سندھ پر حملہ کی اجازت مل گئی۔ انہوں نے عبداللہ بن نبہان کی سپہ سالاری میں دیبل پر حملہ کے لئے فوج روانہ کی لیکن لڑائی کے دوران،عبداللہ شہید ہوگیا اور مسلمانوں کو شکست ہوئی۔ دوسری دفعہ حملہ کے سپہ سالار عمان کے گورنر بدیل تھے لیکن ان کو بھی شہید کردیا۔ جس کا حجاج کو اس قدر صدمہ ہوا کہ اس نے موذن کو حکم دیا کہ وہ ہر آذان کے بعد اس کو بدیل کی شہادت یاد دلاتا رہے۔

اب حجاج نے سندھ پر حملہ کے لئے محمد بن قاسم کو منتخب کیا جو اس وقت شیراز کے گورنر تھے اور ان کی عمر سترہ سال تھی۔ حجاج نے اب سندھ پر حمہ کے لئے مکمل تیاری کی۔ اس نے چھ ہزار شامی بہادر جوان منتخب کئے اور تقریباً اسی قدر تعداد دیگر لشکروں سے تیار کئے۔ فوج کی ہر ضرورت کو مہیا کیا اور سامان بذریعہ بحری جہاز روانہ کیا جس میں عروسہ منجیق بھی تھی جس کو پانچ سو آدمی چلاتے تھے۔ شامی جوانوں کا لشکر جہم بن زحر کی سرکردگی میں شیراز پہنچا اور وہاں سے محمد بن قاسم کی سپہ سالاری میں مکران آیا۔ جہاں سے اس نے گورنر مکران محمد بن ہارون کو ساتھ لے کر قنزپور موجودہ نام پنج گور پر حملہ کرکے فتح کرلیا۔ اور اس کے بعد ارض بیلہ کو فتح کرکے تیاری مکمل کی اور دیبل پر حملہ کے لئے جمعہ 92ء کو

Marfat.com

واہاں پہنچے۔ اسی دن بحری راستہ سے سامان حرب و ضرب بھی پہنچ گیا۔ اسلامی افواج نے دیبل کا محاصرہ کرلیا۔ دیبل میں ایک عالی شان مندر تھا اس کا گنبد بہت بڑا اور بلند تھا۔ جس پر ایک پرچم لہراتا تھا۔ دیبل والوں کا عقیدہ تھا کہ جب تک یہ پھریرا لہراتا رہے گا دیبل کو کوئی بھی فتح نہ کرسکے گا۔ محمد بن قاسم کے حکم سے عروسہ منجیق کے نشانہ باز جعونہ شامی نے اس گنبد اور جھنڈے کو نشانہ بنا کر ٹکڑے ٹکڑے کردیا اور سخت لڑائی کے بعد مسلمانوں نے شہر پر قبضہ کرلیا۔

دیبل کا انتظام و انصرام سرانجام دینے اور آرام کرنے کے بعد محمد بن قاسم مختلف قلعے فتح کرتا ہوا نیرون (حیدر آباد) پہنچا اور اس کو فتح کرلیا اور مکمل تیاری کے بعد ادوڑ (الور) کو سخت لڑائی کے بعد فتح کرلیا۔ اس جنگ میں داہر قتل ہوا۔ داہر کے بیٹے جیسنہ نے بھاگ کر برہمن آباد میں پناہ لی اور اسلامی لشکر سے مقابلہ کی تیاری کرنے لگا تاہم اسلامی افواج نے برہمن آباد کو فتح کرکے 94ھ میں ملتان کی فتح کے لئے روانہ ہوئی۔ اس وقت ملتان کا حاکم راجا داہر کے بھائی چندر کا لڑکا کورسیہ (گورسنگھ) تھا۔ محمد بن قاسم نے سخت لڑائی کے بعد ملتان پر قبضہ کرلیا۔ جہاں بہت بڑا خزانہ مسلمانوں کے ہاتھ لگا۔

ملتان کا نظام و نسق مکمل کرکے محمد بن قاسم قنوج پر حملہ کی تیاری کررہا تھا کہ حجاج بن یوسف کا انتقال ہوگیا۔ اور اس کے آٹھ ماہ بعد ولید بن عبدالمالک 96ھ میں وفات پاگیا اور سلیمان بن عبدالمالک خلیفہ بنا جس کو عبدالمالک نے اپنی زندگی میں ولید کے بعد ولیعہد مقرر کیا تھا۔ جو ولید کا حقیقی بھائی تھا لیکن ولید اپنے بیٹے عبدالعزیز کو ولیعہد بنانا چاہتا تھا اور حجاج بن یوسف اور دیگر گورنر اس کے حامی تھے لیکن ابھی اس تجویز کو عملی جامہ نہ پہنایا جاسکا تھا کہ ولید کا انتقال ہوگیا اور سلیمان نے حکومت سنبھالتے ہی تمام گورنر معزول کردیئے اور حجاج کے مقرر کردہ تمام افسران کو معزول کردیا یا قتل کرادیا۔ جو جرنیل اس کے انتقام کا نشانہ بنے ان میں فاتح چین عقبہ بن مسلم، فاتح اندلس موسیٰ بن نصیر اور محمد بن قاسم شامل ہیں۔ چنانچہ اس نے محمد بن قاسم کو واپس بلا کر قتل کرادیا۔ اسلامی افواج کی پیش قدمی روک دی اور ان کی واپسی بھی بند کردی گئی۔ تاریخ طبری کے مطابق خلیفہ نے حکم دیا

Marfat.com

کہ ”جہاں چاہو محنت مزدوری کرو۔ زمین جوتو اور کاشت کرو۔ ملک شام میں تمہارے لئے کوئی جگہ نہیں“۔

اس حکم پر سختی سے پابندی کرائی گئی کیونکہ یہ تمام افراد محمد بن قاسم کے گردیدہ تھے اور خلیفہ سلیمان کو خدشہ تھا کہ اس فوج کے افراد واپس آکر فساد کریں گے۔

محمد بن قاسم سترہ سال کی عمر میں سندھ پر حملہ آور ہوا۔ سوا تین سال کی مسلسل جدوجہد کے نتیجہ میں تمام سندھ اور ملتان کا علاقہ فتح ہو کر مسلمانوں کی حکمرانی میں آگیا۔ وہ طوفان بن کر اٹھا اور باران رحمت بن کر برسا۔ جب سندھ و ہند کے ریگزاروں میں بہار آگئی تو وہ رخصت ہوگیا اس کی فتوحات انسانیت کی فتح تھیں وہ اپنی ایک مظلوم بہن کی پکار پر آیا اور لاکھوں مظلوموں کو راجہ داہر کے ظلم و استبداد سے نجات دلا کر خود مظلوم بن کر رخصت ہوگیا۔ باطل نیست و نابود ہوا اور انسانیت کا بول بالا ہوا۔ راجہ داہر کو اس کے ظلم کی سزا ملی۔ محمد بن قاسم نے اپنے حسن سلوک سے سندھ و ملتان کے مقامی باشندوں کو اپنا گرویدہ بنا لیا تھا وہ اپنی فوج اور مقامی آبادی میں اس قدر ہردلعزیز تھا کہ تاریخ ذکائی حصہ اول صفحہ 213 کے مطابق جب اس کو واپس بلایا گیا تو ہر آنکھ اشک بار تھی۔

محمد بن قاسم کی واپسی کے بعد سلیمان نے حبیب بن مہلب کو سندھ کا گورنر مقرر کیا۔ اب اسلامی فوج کے لئے آگے بڑھنا ناممکن ہوگیا تھا ان کی واپسی کی راہ بھی مسدود کر دی گئی تھی۔ ”چنانچہ یہ عرب سندھ و ملتان میں آباد ہونے پر مجبور ہو گئے اور مختلف پیشے اختیار کرکے اپنی روزی کمانے لگے۔ عربوں کا سندھ سے قدیم تجارتی تعلق تھا۔ فتوحات کے زمانہ میں بھی انہوں نے تجارت کو ہاتھ سے نہ جانے دیا اور اب یہاں آباد ہونے کے بعد انہوں نے اس تعلق میں مزید اضافہ کیا۔

حملہ کے وقت بہت سی عورتیں فوج کے ساتھ آئی ہونگی کیونکہ اہل عرب لشکر کشی کے وقت عورتوں کو عموماً ساتھ رکھتے تھے۔ یہ امر بھی قرین قیاس ہے کہ سندھ و ملتان میں بودوباش اختیار کرنے کے بعد ان عربوں نے اپنے عزیز و اقارب یہاں بلایا ہو اور اس طرح مختلف قبیلوں کے لوگ مردوزن یہاں آکر اپنے عزیز و اقارب کے ساتھ آباد ہو گئے ہوں۔

Marfat.com

کیونکہ سمندری راستہ کھلا تھا۔ فاصلہ بھی زیادہ نہ تھا۔ راستہ میں امن تھا اور یہاں آنے کے لئے کسی قسم کی پابندی بھی نہ تھی۔ ایک تیسری صورت یہ بھی ہوئی ہو گی کہ بعض لوگوں نے یہاں کی مقامی عورتوں سے ازدواجی رشتے قائم کئے ہونگے۔ ان لوگوں کی اکثریت اوچ یا اوچہ اور ملتان جیسے آباد اور زرخیز علاقوں میں آباد ہوئی۔

ملتان فتح کرنے کے بعد محمد بن قاسم نے مکرمہ بن ریحان شامی کو 95ھ بمطابق 719ء میں علاقہ ملتان کا حاکم بنایا اور ملتان شہر کی نظامت امیر داؤد بن نصر کو سونپی۔ جو سندھ کی ابتری کا فائدہ اٹھا کر 735ء میں اموی خاندان کی حکومت ختم ہونے کے 15 سال قبل ملتان کا خود مختار حاکم بن گیا۔ سید ابو ظفر ندوی تاریخ سندھ کے صفحہ 254 پر رقمطراز ہیں۔ میرا خیال ہے کہ محمد بن قاسم کے بعد سندھ میں جو ابتری پھیلی اس سے فائدہ اٹھا کر امیر داؤد بن نصیر بن ولید عمانی نے خود مختار حکومت قائم کرلی"۔ اس خاندان نے کافی عرصہ ملتان پر حکومت کی بالآخر حلیم بن شیبان نے 373ھ بمطابق 980ء میں اس حکومت کا تختہ الٹ دیا اور خود ملتان کا حکمران بن گیا۔ وہ قرامطی مذہب کا پیروکار تھا اور اس کو مصر کے فاطمی حکمرانوں کی حمایت تھی۔ قرامطیوں نے 980ء سے 1175ء تک ملتان پر حکومت کی اور اپنے مذہبی عقائد کی ترویج کے لئے یہاں کی آبادی پر ناقابل بیان جبر و ظلم کیا۔

قرامطی فرقہ کا بانی عبداللہ میمون ایرانی تھا۔ ہمدان احمد قرامطہ اس کا مرید تھا جس کے نام کی وجہ سے اس تحریک کا نام قرامطی پڑ گیا اس فرقہ کے پیروکار اپنے سوا سب مسلمانوں کو کافر و ملحد سمجھتے تھے اچھے برے اعمال کی جزا و سزا کے قائل نہ تھے صرف چار رکعت نماز پڑھتے تھے دو سورج نکلنے سے پہلے اور دو سورج غروب ہونے سے پہلے۔ کعبہ شریف کی بجائے بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے تھے جمعہ کی بجائے یوم سبت کے قائل تھے اور صرف دو روزے سال بھر میں رکھتے تھے۔ دیگر تمام مذاہب کو بیہودہ اور فضول جانتے تھے اپنے مبلغ کو داعی کہتے تھے۔

اس تحریک کے بعض قائدین کو عباسیوں نے قتل کرا دیا تھا اس لئے اس کے پیروکار عباسیوں کے خلاف تھے۔ مصر کے حکمران بھی عباسیوں کے خلاف تھے اس لئے

Marfat.com

دونوں میں گٹھ جوڑ تھا اور اسی لئے ملتان کے قرامطی حکمرانوں کو مصر کے حکمرانوں کی حمایت حاصل تھی اس طرح ملتان عباسی حکمرانوں کے خلاف سازشوں کا مرکز بن گیا۔

ہندوستان پر محمود غزنوی کے حملوں کے وقت ملتان پر ابو الفتح داؤد حکمران تھا وہ اگرچہ حکومت غزنی کا باجگزار تھا تاہم اندرون خانہ ہندو راجوں کی امداد کرتا تھا لہٰذا سلطان محمود غزنوی نے 401ھ میں ملتان پر حملہ کرکے ابو الفتح داؤد کو گرفتار کرلیا۔ اس کو اور اس کے خاندان کو قلعہ غور میں نظربند کردیا۔ ملتان میں قرامطیوں کی مسجد بند کرادی اور محمد بن قاسم کی تعمیر کردہ مسجد دوبارہ کھلوادی۔

سلطان محمود غزنوی کے کمزور جانشینوں کی وجہ سے قرامطیوں نے دوبارہ ملتان میں سیاسی قوت حاصل کرلی۔ آخرکار شہاب الدین غوری نے 1175ء میں ملتان پر حملہ کرکے ہمیشہ کے لئے اس تحریک کا ملتان سے خاتمہ کردیا اور ان میں سے اکثر نے توبہ کرکے دوبارہ اسلام قبول کرلیا اور باقی بھاگ کر گجرات کاٹھیاواڑ کی طرف چلے گئے۔

حضرت امام جعفر صادق کی وفات پر شیعوں میں دو فرقے ہوگئے۔ ایک نے ان کے صاحبزادے حضرت موسیٰ کاظم کو امام مانا دوسرے نے ان کے صاحبزادے حضرت اسماعیل کو ان کا جانشین و امام جانا۔ ان کے بعد ان کے پسر محمد امام قرار پائے۔ اس فرقہ کو اسماعیلی کہتے ہیں۔ قرامطہ اور ملاحدہ اسی کی شاخیں ہیں۔

Marfat.com

(4) راعین

راعی کے لغوی معنی گلہ بانی کرنا ہے۔ اس لئے یہ لفظ نگرانی کرنے کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے۔ رعی مصدر ہے۔ راعی یا الراعی اس سے مشتق ہے جس کے معنی چرواہا' نگہبان' امیر اور سردار کے ہیں یہ لفظ حاکم کے لئے بھی اکثر بولا جاتا ہے۔ اسی لئے کہا جاتا ہے کہ ہر راعی اپنی رعایا کے اعمال اور اس کی نگرانی و حفاظت کا ذمہ دار ہوتا ہے۔ یہی لفظ راعی راعین یا اراعین بولا جانے لگا اور پنجاب و سندھ کے لب و لہجہ کی وجہ سے ارائین ہوگیا۔ سندھ و پنجاب کا لب و لہجہ ہی ایسا ہے کہ عربی کے حرف "ع" کو الف یا ہمزہ بولا جاتا ہے جسے عقل کو اکل اور علم کو الم بولتے ہیں۔ اسی طرح بہت سے لفظ نون غنہ کے اضافہ سے بولے جاتے ہیں۔ جسے پانی سے پانیں اور دہی سے دہیں اور غوث سے غونث' یہ تغیر لہجہ کا قدرتی اثر ہے کہ پنجاب میں اکثر لوگ عربی کے حروف ق' ص' ع اور ط کا صحیح مخرج نکال ہی نہیں سکتے اسی لئے یہاں راعی سے رائیں یا ارائیں بن گیا۔ تغیر لہجہ کی وجہ سے آمبالہ (آم والا) سے انبالہ اور میدے سے میربنا۔ اسی طرح کیکانان سے قیقان اور پھر قلات بنا۔

تاریخ کی مشہور کتاب تاریخ فرشتہ میں راعی ہی لکھا ہے لیکن سیرت المتاخرین میں جو بعد کے زمانہ کی تصنیف ہے ارائیں لکھا گیا ہے اور بعد کی کتابوں میں ارائیں رکھا جانے لگا۔ میں نے بھی اس کتاب میں مروجہ لفظ ارائیں ہی لکھا ہے۔ قدیم و جدید عربی میں لفظ راعی عام مروج ہے۔ قرآن مجید میں بھی یہ لفظ چرواہے کے معنوں میں آیا ہے۔ چنانچہ سورہ القصص کی آیت نمبر23 کا آخری حصہ اس طرح ہے:

"قالتا لانسقی حتی یصدر الرعاء وابونا شیخ کبیر"

وہ بولیں کہ جب تک چرواہے اپنے چوپائے نہ لے جائیں ہم پانی نہیں پلا سکتی اور کہ ہمارا باپ بوڑھا ہے۔ یہاں لفظ الرعاء چرواہوں کے لئے آیا ہے۔

Marfat.com

سورہ طٰہٰ کی آیت نمبر 54 اس طرح ہے:

"کلو وارعوا انعامکم ان فی ذالك لایت لاولی انہی"

(خود بھی) کھاؤ اور اپنے چارپایوں کو بھی چراؤ بے شک ان باتوں میں عقل والوں کے لئے بہت سی نشانیاں ہیں۔ یہاں "ارعو" چراؤ کے معنوں میں استعمال ہوا ہے۔

سندھ اور ملتان کے لب ولہجہ کی وجہ سے لفظ رائیں یا الراعی ارائیں بن گیا۔ اس طرح راعین یا ارائین اور اب ارائیں ان حجازی اور شامی عربوں کی نسل سے ہیں جو مختلف اوقات میں اسلامی افواج میں شامل ہو کر فتح سندھ کے لئے یہاں آئے اور مجبوراً یہاں بود و باش اختیار کر کے گلہ بانی اور کاشت کاری اختیار کی اور رفتہ رفتہ یہی ان لوگوں کا مستقل پیشہ ہو کر یہ کاشت کاری کے لئے مشہور ہو گئے۔

مولانا اکبر شاہ خان نجیب آبادی ممتاز ترین مصنفین و مولفین میں شمار ہوتے ہیں۔ وہ ایک قابل اعتبار محقق و مورخ ہیں۔ ان کی تصنیف "آئینہ حقیقت نما" تاریخ کی مستند کتاب ہے۔ اس میں ہندوستان کی مختلف اقوام کے حالات تحریر کئے گئے ہیں۔ اس کے صفحات 126، 127 پر اس قوم کے متعلق مفصل تحریر ہے۔ جس کا خلاصہ حسب ذیل ہے۔

ہندوستان میں عام لوگوں کی نگاہ میں بہت سی قومیں ہندی خیال کی جاتی ہیں۔ جن میں سے ایک ارائیں قوم بھی ہے حالانکہ یہ خالص عربی قوم ہے جس کی تفصیل یہ ہے کہ حجازیوں کی بہت بڑی تعداد حضرت امیر معاویہؓ کے زمانہ میں حجاز سے ملک شام میں اریحا کے مقام میں آباد ہوئی۔ یہ لوگ سب سے زیادہ باعتماد اور خلافت بنو امیہ کے حامی و ہمدرد تھے۔ انہی لوگوں کو شاہی فوج اور شاہی قوم سمجھا جاتا تھا۔ خلیفہ ولید بن عبدالمالک کی خلافت کے زمانہ میں جب گورنر حجاج بن یوسف ثقفی نے محمد بن قاسم کی سرکردگی میں ایک لشکر کو راجا داہر کی سرکشی کی وجہ سے اس کی سرکوبی کے لئے روانہ کیا تو اس فوج میں جو محمد بن قاسم کے ساتھ تھی بہت سے شامی جوان تھے۔ اس فوج نے بہادری کے ساتھ سندھ کو فتح کیا لیکن اس شامی فوج کو شام میں واپس آنے کی اجازت نہ دی گئی-------- تو یہ لوگ کچھ ملتان میں رہنے لگے اور کچھ کوہ سلیمان کی طرف متوجہ ہوئے۔ غرضیکہ جہاں کسی کے

سینگ سمائے چلے گئے جب سلطان محمود غزنوی نے پنجاب کو فتح کر کے سلطنت غزنی کے ساتھ اس ملک کا الحاق کیا تو بہت سے شامی قبیلے پنجاب میں آکر آباد ہوئے ان میں ایک قبیلہ وہ تھا جو شام کے علاقہ اریحا سے آیا تھا اور راریحائی کہلاتا تھا۔ پنجابی لب ولہجہ اور تلفظ نے اس کو ارائیں بنا دیا یہ لوگ پنجاب میں کاشت کاری اور زراعت کرنے لگے کیونکہ ملک پنجاب زرخیز تھا۔

صوفی محمد اکبر علی جالندھری کی سلیم التواریخ 1919ء میں شائع ہوئی۔ یہ انتہائی محنت اور وسیع مطالعہ کے بعد لکھی گئی ہے۔ اس کتاب میں ایک شجرہ دیا گیا ہے۔ جو تذکرہ الاخوان فی ذکر عمدہ البیان مصنفہ محمد خان قندھاری سے ماخوذ ہے اس کے مطابق حارث بن عبدالدار بن مغیرہ کے پسر شیخ سلیم الراعی ہیں جن کا پسر حبیب الراعی ہے جن کا بیٹا حلیم الراعی ہوا۔

سلیم التواریخ کا خلاصہ حسب ذیل ہے۔

قوم راعین ان عربوں کی نسل ہے جنہوں نے محمد بن قاسم کی ہمراہی میں سندھ کو فتح کیا------ کشف المحجوب مصنفہ علی ہجویری عرف داتا گنج بخش میں لکھا ہے کہ شیخ حبیب بن شیخ سلیم الراعی دریائے فرات کے کنارے بکریاں چرایا کرتے تھے------- شیخ حبیب نے سلیمان فارسی سے فیض حاصل کیا تھا جو رسول اللہ کے صحابی تھے------- شیخ سلیم کا قبیلہ ہجرت کر کے شام کی طرف چلا آیا تھا اور دریائے فرات کے کنارے آباد ہو کر عربوں کا آبائی پیشہ گلہ بانی شروع کر دیا تھا۔ جس کی وجہ سے وہ سلیم الراعی کہلاتے تھے------ جب سندھ پر چڑھائی کی تیاری شروع ہوئی تو بہت سے شامی جوانوں نے اپنے تئیں پیش کیا۔ اس وقت شیخ حبیب کا بیٹا شیخ حلیم الراعی بھی اپنے ہمراہیوں اور قرابتی جوانوں کے ساتھ اس فوج میں آشامل ہوا اور سندھ کی فتوحات میں یہ جوان شامل رہے------- جب سلیمان بن عبدالمالک نے محمد بن قاسم کو مروا دیا اور عرب فوج کے لئے حکم بھیج دیا کہ وہ واپس شام نہ آئیں تو وہ مجبوراً سندھ میں رہ گئے------- تاریخ ذکائی میں درج ہے کہ جو عرب یہاں آئے ان کو جیسا آگے بڑھنا مشکل تھا ایسا ہی پیچھے وطن جانا دشوار تھا------ اس وقت یہ

Marfat.com

لوگ بھی مجبور ہوئے کہ اپنا آبائی پیشہ گلہ بانی اور زراعت شروع کریں۔ چنانچہ یہ لوگ سندھ میں بود و باش کرنے کے بعد گلہ بانی اور زراعت کرنے لگے اور ان کے عزیز و اقارب بھی ان سے آملے----- اپنے ساتھیوں میں یہ لوگ رائی یا الرائی کے لقب سے پکارے جاتے تھے یہی لفظ رائی تغیر لہجہ کی وجہ سے راعین اور بعد میں ارائیں بولا جانے لگا------- رائی کے معنی گلہ بانی اور حاکم ہیں۔

جناب علی اصغر چوہدری نے "تاریخ قوم ارائیں" تحریر کی ہے جو 1963ء میں شائع ہوئی اور اب تک اس کے کئی ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔ فاضل مصنف نے اس کتاب کی تیاری میں عرق ریزی کی ہے اور مختلف تاریخی کتابوں کا تنقیدی جائزہ پیش کیا ہے۔ یہ ایک قابل ستائش کاوش ہے۔ اس کا لب لباب یہ ہے۔

(1) اریحا اب تک بھی ملک شام میں موجود ہے اور اریحا کے رہنے والے اریحائی کہلاتے ہیں اور وہاں سے ماضی میں آنے والے ساتھی عربوں میں اریحائی کہلاتے ہونگے۔ جیسے یمنی' شامی' عراقی وغیرہ۔ یہی لفظ اریحائی بگڑ کر ارائیں بن گیا۔ (اریحا اب فلسطین کا مشہور شہر ہے)۔

(2) شامی سرداروں کا ذکر فتح سندھ سے متعلق مختلف تواریخ میں نہایت تفصیل سے تحریر ہے۔

(3) ارائیوں میں شیعہ نا ہونے کے برابر ہیں جس کا منطقی ماحاصل یہ ہے کہ یہ لازما شامی ہیں اور بنو امیہ کے حامی رہے ہیں۔

(4) اب بھی ارائیوں میں شامی کہلانے والوں کی معقول تعداد ہے۔ بڑے بڑے خاندانوں کی پرانی یادداشتوں اور تحریروں سے ثابت ہوتا ہے کہ ارائیوں کا نکاس ملک شام سے ہوا ہے۔

جناب محمد شریف ریٹائر صوبیدار میجر (تمغہ خدمت پاکستان) گوہدپور سیالکوٹ کے رہنے والے ہیں ان کا نامور فرزند جمیل نورانی انگلینڈ میں رہتا ہے۔ صوبیدار میجر صاحب نے لندن میں قیام کے دوران وہاں قائم مشہور لائبریریوں سے استفادہ کرکے سالہا سال محنت

Marfat.com

کر کے "داستان راعیاں" تحریر کی ہے۔ یہ کتاب 1986ء میں شائع ہوئی ہے ان کی عرق ریزی کے نتائج حسب حسب ذیل ہیں۔

(1) "آخر کار امیر معاویہ نے ملک شام کے اندرونی حالات سے نمٹنے کے بعد سندھ پر چڑھائی کے امکانات کا دوبارہ جائزہ لیا اور حسب تجویز مہلب عامل مکران ایک خود کفیل اور آزاد ٹاسک فورس بھیجنے کا فیصلہ کیا۔ اس نے ایک خاص سکیم کے تحت اپنے پسندیدہ قبائل بنو حرث بنو عامر بنو سعد بنو کلاب اور بنو عبداللہ کی مختلف بطون سے چیدہ چیدہ اور کہنہ مشق چار ہزار مجاہدین کا اپنی زیر نگرانی چناؤ کر کے ایک لشکر تیار کیا اور عبداللہ بن سعد کی زیر کمان بجانب سندھ روانہ کردیا"۔

(2) "ان چار ہزار جانبازوں کے لشکر میں بنو عامر کی مشہور بطون بنو سامہ کے لوگ اور خاص طور پر اس کی علافی شاخ کے خانوادوں کی معقول تعداد شامل تھی--------- یہ لشکر چند روز میں ارمال موجود لس بیلہ پہنچ گیا"۔

(3) "بنو سامہ کے مجاہدین ارمال اور سواندھی کے علاقوں میں اور دیگر قبائل کے لوگوں کی اکثریت خراساں' کرمان اور مکران کے علاقوں میں مقیم ہو گئے۔ بنو سامہ کے مجاہدین نے اپنے زیر قبضہ علاقہ کا نام سواندھی سامہ رکھا"۔

(4) 92ھ میں جنرل قاسم نے ساماؤں کے آخری سربراہ محمد امیر علافی کو معزول کر کے اس کی جگہ حاذم بن عمر کو سواندھی سامہ کا عامل مقرر کردیا۔ محمد قاسم عقیل چونکہ راجہ داہر اور محمد حارث علافی کے خلاف تادیبی کاروائی کے لئے سندھ میں وارد ہوا تھا۔ اس نے بنو سامہ کے بچے کھچے لوگوں کو عام معافی دیدی مگر محمد حارث علافی سامہ قاسم کے حملہ سے پہلے سواندھی چھوڑ کر راہ فرار اختیار کرچکا تھا"۔

(5) 46ھ کے وسط میں بنو عامر (آل عدنان) کی بطون بنو سامہ سے یہ لوگ اپنے مندرجہ ذیل سرداروں کی سربراہی میں امیر معاویہ ؓ کے عہد خلافت میں

Marfat.com

ٹاسک فورس زیر کمان جنزل عبداللہ بن سعد میں شامل ہو کر براستہ مکران سندھ کے زیریں علاقہ سواندھی میں وارد ہوئے:۔

(1) صغاوی ولد لام سامہ (2) محمد حارث علافی سامہ (3) تبلائیات ولد خلف مغنی سامہ (4) جہم سامہ شامی (5) محمد ولد معاویہ سامہ (6) عبداللہ ولد عبدالرحیم سامہ (7) سلیمانہ سامہ (8) علی محمد سامہ (9) محمد امیر سامہ"

(6) جہانگران کی نسل سے سلطان اور سلطان سے ملا راعنیہ جو راعیدنیہ اور راعیدوں کے ناموں سے بھی جانا جاتا ہے----- راعنیہ کے نام پر ساماؤں کی سب سے بڑی اور اہم شاخ راعین معرض وجود میں آئی۔ راعنیہ کے چار بیٹے لاکھا (سندھی میں لاکھو' ابراہہ' چنیسر اور بالی جس کو سندھی میں پالی بھی کہا جاتا ہے ہوئے------ ملان جام راعنیہ کی المناک موت کے بعد اس کا سب سے چھوٹا بیٹا بالی سربراہ خاندان ہوا۔ اس کے تین بیٹے اخی' سعود قادریہ اور مراد ہوئے۔ اسی خانوادہ سے جام فروز آفری حکمران خاندان سامہ کی حکومت کے زوال اور خاتمہ کے درمیانی عرصہ میں بازید اور ابراہیم بالترتیب شورکوٹ اور اچ کے جاگیردار ہوئے ہیں۔

سلیم التواریخ' تاریخ قوم ارائیں اور داستان راعیان کے فاضل مصنفین نے یہ کتابیں وسیع مطالعہ کے بعد تحریر کی ہیں۔ اور یہ کتابیں پڑھنے کے قابل ہیں۔ داستان راعیاں کی خوبی یہ ہے کہ اس کے فاضل مصنف نے دیگر دونوں کتابوں پر کسی قسم کی تنقید اور اعتراض نہ کیا ہے۔ اس کتاب میں مندرجہ واقعات اور بعض مشہور نام و قبیلے تاریخ کی تمام مستند کتابوں میں درج ہیں۔ قبیلہ بنو سامہ کی سندھ میں آمد' آبادکاری اور حکمرانی کی اکثر کتابیں تصدیق کرتی ہیں۔ جناب علی اصغر چوہدری نے سلیم التواریخ کے بعض حصوں پر بے رحمانہ تنقید کی ہے جس کی وجہ سے وہ خود بھی سخت تنقید کا نشانہ

Marfat.com

بنے۔ کاش ایسا نہ ہوتا۔ اسلامی افواج میں علاقائی اور نسلی تعصب موجود رہا ہے اور بعض اوقات مذہبی اختلافات سے تصادم بھی ہوا۔ فوجیوں اور ان کے سرداروں کے ناموں کے ساتھ ان کی نسلی و علاقائی شناخت کے نام بھی آتے ہیں۔ تاریخ سندھ مصنفہ جناب اعجاز الحق قدوسی جس کو مرکزی اردو بورڈ لاہور نے شائع کیا۔ سے اس کی تائید ہوتی ہے۔

اس کتاب کے صفحہ 53 پر چچ نامہ فارسی اور فتوح البلدان کے حوالہ جات سے بنی آسامہ کے قبیلہ کے سردار محمد حارث علافی کا مفصل تذکرہ کیا ہے۔ چچ نامہ کے صفحہ 85 تا 86 اور فتوح البدان 435 کے حوالہ سے اس کتاب کے صفحہ 78 پر مفصل تحریر ہے کہ بنو سامہ کے جوانوں نے اپنے قبیلہ کے ایک شخص سفھوی جو کہ عمان کا رہنے والا تھا کے قتل کا بدلہ لینے کے لئے مکران کے گورنر سعید بن اسلم کلابی کو قتل کردیا اور مکران پر قابض ہو گئے۔

اس کتاب سے چند اقتباسات

"ملتان ابتداً منصورہ کے تحت تھا مگر تیسری صدی ہجری میں ملتان کا تعلق منصورہ سے منقطع ہوگیا اور ملتان ایک خود مختار ریاست بن گیا۔ مسعودی کا بیان ہے کہ وہ 303ھ میں ملتان پہنچا تو ملتان میں سامہ بن لوئی کے خاندان کی حکومت تھی۔ اس وقت ملتان میں ابوالباب منبہ بن اسد اسامہ ملتان کا فرمانروا تھا یہ بہت سرسبز اور شاداب علامہ تھا۔" صفحہ 295"

"اوپر گذر چکا ہے کہ ملتان میں بنو سامہ کی حکومت تھی جو خالص عربی النسل تھے اور اپنے آپ کو سامہ بن لوئی کی اولاد سے کہتے تھے۔ لوئی قریش کے اجداد میں سے تھا اور لوئی کی ایک اولاد کا نام سامہ تھا اس کی اولاد کو بنوسامہ کہتے تھے۔ 299"

ابن رستہ اپنی کتاب عرب و ہند کے تعلقات کے صفحہ 306 اور اصطخری اپنی کتاب میں اس حقیقت کی تائید کرتے ہیں۔ ابن رستہ مسعودی

Marfat.com

سے دس سال پہلے اور اصطخری چالیس برس بعد ملتان آیا۔

اس کتاب میں اکثر ناموں کے ساتھ شامی' بابلی' مدنی' عمانی' مدائنی' قیشری وغیرہ علاقائی نسبت کے الفاظ ملتے ہیں۔ صرف چند اقتباسات:۔

"اس بات چیت کے لئے انہوں نے شام کے ملک کے ایک صاحب کو جو شامی کہلاتے تھے اور مولانا اسلامی کو جو دیبل کے رہنے والے تھے جنہوں نے محمد بن قاسم کے ہاتھ پر اسلام قبول کرکے مولانا اسلامی کا خطاب پایا تھا راجا داہر کے دربار میں بھیجا۔150"

"شامی کی شہادت" اس وقت ایک شامی نے جو ماہر تیر انداز تھا راجا داہر کو دریا کے اس کنارے دیکھ کر اپنے گھوڑے کو دریا میں ڈالا تاکہ اس پر تیر برسائے لیکن گھوڑا پانی کو دیکھ کر بدکنے لگا------ داہر نے شامی کو دیکھ کر ایسا تیر مارا کہ جو شامی کو پیوست ہوگیا اور شامی نے وہیں شہادت پائی۔158"

حکم نے قبیلہ کلاب کے اپنے شامی ساتھیوں سے پوچھا کہ اس شہر کا کیا نام رکھا جاوے۔248"

فوج و آباد کار عربوں میں علاقائی' نسلی اور مذہبی تعصب موجود تھا جس نے بارہا تصادم کی شکل اختیار کی۔ صرف چند واقعات ذیل میں درج ہیں۔

(1) پہلے تحریر ہوچکا ہے کہ بنو سامہ کے جوانوں نے گورنر سعد کو اس لئے قتل کردیا کہ اس نے ان کے قبیلہ کے ایک شخص کو قتل کرایا تھا۔

(2) "حکم نے اپنے زمانہ حکومت میں سندھ کے بیرونی و اندرونی انتظام بہتر سے بہتر بنایا۔ یہاں تک کہ ہر شخص اس کی تعریف کرتا تھا۔ اس نے اپنی حکمت عملی سے حجازی اور یمنی لوگوں کی چپقلش کو دور کردیا جو اس وقت سندھ میں آباد تھے اور جن کے اختلاف نے خانہ جنگی کی صورت اختیار کر رکھی تھی۔249"

Marfat.com

(3) 160ھ میں جب موسیٰ بن کعب رخصت لے کر اپنے وطن گیا تو وہ سندھ سے جاتے وقت اپنے بیٹے عینہ بن موسیٰ تمیمی کو اپنی جگہ گورنر مقرر کیا تھا جو موسی کی وفات پر سندھ کا مستقل گورنر کردیا گیا تھا لیکن اس میں حکومت کی صلاحیت موجود نہ تھی اور وہ یہاں کی حکومت کو نہ سنبھال سکا۔ اس کی نااہلی کی وجہ سے مسلمان عرب قبیلے اہل یمن (قحطانی) اور اہل حجاز (نزاری) جو یہاں آباد تھے اس کی بے راہ روی پر معرض ہوئے۔"

یمنی عموماً اسماعیلی شعیہ یا زیدیہ فرقہ سے تعلق رکھتے جبکہ حجازی سنی مسلمان تھے۔

(4) "جب عبداللہ الاشتر کے قیام کی خبر عام ہوئی تو ان کے بہی خواہ بھی اطراف سے آکر ان کے گرد جمع ہونے لگے۔ عبداللہ الاشتر اپنا وقت سیر و شکار میں گزارتے اور زیدیہ فرقہ کے عقائد کی تبلیغ کرتے تھے۔ مولانا ابوظفر ندوی کا خیال ہے کہ سندھ میں شعیت کی ابتدا اسی وقت سے ہوئی۔ ادھر خارجی بھی سندھ سے غافل نہ تھے۔ اور وہ بھی یہاں پہنچ کر اپنے عقائد کی تبلیغ کرتے تھے۔ 142ھ میں حسان بن مجاہد رقہ سے سندھ آیا اور اس نے یہاں کا دورہ کرکے کوشش کی کہ وہ لوگوں کو اپنا ہم خیال بنا کر عباسیوں سے ٹکرے۔ صفحہ263"

(5) "اس لئے مہدی نے 161ھ میں مصلح بن عمرو تغلبی کو جو ہشام تغلبی کا بھائی تھا سندھ کا گورنر بنا کر بھیجا۔ مصلح اگرچہ انتظامی قابلیت اچھی رکھتا تھا لیکن بدقسمتی سے سندھ میں حجازی اور یمنی لوگوں کا فساد اس قدر بڑھا کہ یہ حالات پر قابو نہ پاسکا۔ 261"

(6) "ہارون کو جب اسحاق بن سلیمان کی وفات کی خبر معلوم ہوئی تو اس نے طیفور بن عبداللہ کو سندھ کا گورنر بنا کر بھیجا لیکن جیسے ہی وہ سندھ پہنچا تو سندھ میں جو نزاری (حجازی) اور قحطانی (یمنی) قبائل کے لوگ آباد تھے ان میں جنگ

Marfat.com

شروع ہو گئی۔ یلغور چونکہ یمنی تھا اس لئے قحطانی لوگوں کا ساتھ دیا جس کی وجہ سے یہ اختلاف اور بھی بڑھ گیا۔271"

(7) اس وقت سندھ میں نزاریوں نے اس قدر طاقت حاصل کرلی تھی کہ حکومت ان کو دبانے سے قاصر تھی انہوں نے اپنی بڑھتی ہوئی قوت کو دیکھ کر فیصلہ کرلیا تھا کہ تمام سندھ سے قحطانیوں (یمنیوں) کو نکال دیا جائے۔273"

الغرض حاصل کلام یہ ہے کہ:۔

(1) محمد بن قاسم کے حملہ سے قبل عرب کے بہت سے قبائل مکران و سندھ آگئے تھے جن میں بنو سامہ کے لوگ بھی شامل ہیں۔ یہ قبیلہ سندھ و ملتان اور اوچ میں آباد ہوا۔ ملتان پر حکومت کی۔ یہ لوگ راعین کہلائے۔

(2) محمد بن قاسم کے ہمراہ چھ ہزار شامی جانباز سندھ پر حملہ آور ہوئے ان میں اکثریت ان لوگوں کی تھی جو حجاز سے آکر شام میں آباد ہو گئے تھے۔ ان یں بنو سلیم کے افراد بھی شامل تھے جو سلیم الراعی کی نسبت سے راعی یا راعین کہلائے۔

(3) محمد بن قاسم کی فوج کے لوگ علاقائی نسبت سے بھی جانے اور پہچانے جاتے تھے جیسے حجازی' عمانی' شامی ور ریحائی' اریحائی بگڑ کر ارائیں ہو گیا۔

(4) محمد بن قاسمی فوج کو عرب واپس جانے کی اجازت نہ تھی لہٰذا وہ یہاں آباد ہو گئے ان میں اکثریت بنو امیہ کے حامیوں کی تھی اور وہ سنی مسلمان تھے۔

ان لوگوں کا واپس جانا کس قدر مشکل تھا اس کا اندازہ تاریخ سندھ مصنفہ جناب قدوسی کے حسب ذیل اقتباس سے بخوبی ہوتا ہے۔

"تمیم کے ساتھ جو لوگ سندھ آئے تھے ان میں یربوعی کا خنیس نام کا ایک یربوعی نوجوان بھی تھا۔ خنیس کی ماں قبیلہ طے کی تھی وہ ایک دن عرب کے مشہور شاعر فرزوق کے پاس آئی اور بڑی لجاجت سے اس کے باپ غالب کی قبر کا واسطہ دے کر کہا کہ وہ سندھ کے گورنر تمیم بن زید کے پاس اس کی سفارش کرے کہ وہ اس کے لڑکے کو واپس بھیج دے۔

فرزوق نے بڑھیا کی لجاحت سے متاثر ہو کر یہ چند شعر تمیم بن زید کو لکھ بھیجے------ آئے تمیم خنیس کی بڑھیاماں میرے پاس آئی اور اس نے مجھے میرے باپ غالب کی قبر کا واسطہ دیا۔ تو ایک خنیس کو مجھے بخش دے اور اس کی ماں پر احسان کر جس کا یہ حال ہے کہ پانی بھی حلق سے نہ اترتا ہے زید کے بیٹے تمیم میری درخواست رد نہ کر جبکہ اس کا قبول کرنا تیرے لئے کچھ بھی مشکل نہ ہے میری درخواست کے قبول کرنے یں پس و پیش نہ کریں ایسی حاجتوں سے ملول ہو جاتا ہوں جن کے پورا کرنے میں دیر کی جاتی ہے------ خنیس کو واپس جانے کی اجازت مل گئی۔

رسالہ تذکرہ الملتان یں قانونگو قاضی زادے اور افغان وغیرہ اقوام کے تذکرہ کے بعد لکھا ہے کہ "دیگرے از اقوام ایں ملک قوے عربی است کہ از مدت سہ صد سالہ وطن گزیندہ اند و بہ چوہدری پرگنہ و بلدہ اختصاص یافتہ اند و در زمانہ 'بادشاہاں' چغتائی یکے بعد و دیگرے چوہدری بلدہ مقرر شدہ اند" یعنی اس ملک کی ایک اور قوم عربی ہے جو تین سو سال سے بے وطن ہے اور بعض مخصوص علاقوں کے چوہدری ہیں۔ چغتائی بادشاہوں کے زمانہ سے مقرر کردہ چوہدری ہیں۔

یہ اقتباس اسی ارائیں قوم سے متعلق ہے۔

اس ضمن میں تاریخ آل ذورعین از محمد ابراہیم محشرانبالوی تحائف رشیدی از شیخ فتح محمد کی واقعات سیاحی از پیر محمد مخزن پنجاب از مفتی غلام سرور اور تفریح الاخوان' پڑھنے کے قابل کتابیں ہیں۔

مردم شماری کی اکثر رپورٹ ہائے پہلے بندوبست اراضی کی رپورٹ ہائے اور بعض اضلاع کے گزٹیرز میں وضاحت سے درج ہے کہ ارائیں سندھ 'ملتان اور اوچ سے نقل و مکانی کر کے پنجاب کے مختلف اضلاع میں آباد ہوئے پہلے بندوبست اراضی میں ہر قسم کی جزیات اور کوائف درج کئے گئے ہیں۔ ہر گاؤں کے مفصل کوائف دستیاب ہیں جن میں بتایا گیا ہے کہ متعلقہ گاؤں کب آباد ہوا۔ پہلے آباد کار کون تھے اور کہاں سے آئے تھے ان کے رسم و رواج بھی درج کئے گئے ہیں۔ چاہات تک کے نام اس کی وجہ تسمیہ اور تعمیر کا

Marfat.com

سال درج ہے۔ یہ انتہائی قابل اعتبار سرکاری ریکارڈ ہے۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ یہ برادری ملتان چھوڑنے پر کیوں مجبور ہوئی۔ کسی علاقہ سے کسی گروہ یا جماعت کے نکلنے کے حسب ذیل اسباب ہو سکتے ہیں۔

(1) حکمران طبقہ اور رعایا میں شدید مذہبی اختلاف اور حکمران طبقہ کا سخت متعصب اور متشدد ہونا۔

(2) کمزور حکومت کی وجہ سے بدامنی کا ہونا اور شہریوں کے جان و مال کا محفوظ نہ ہونا۔

(3) قحط سالی

(4) بہتر مستقبل کی تلاش

ملتان کی تاریخ پر غور کرنے سے واضح ہو جاتا ہے کہ اسماعیلی شیعہ یا قرامطی حکمران حکومتی جبر اور ذرائع استعمال کر کے لوگوں کو مذہب تبدیل کرنے پر مجبور کرتے رہے اس برادری کے افراد سو فیصد سنی مسلمان تھے اس لئے ان پر ظلم و ستم کے پہاڑ توڑے گئے۔ اس لئے اس کے افراد و خاندان ادھر اُدھر بکھرنے پر مجبور ہوئے۔ شہاب الدین غوری کے حملہ کے بعد ان میں سے اکثر اس کے ساتھ اس کی فوج میں شامل ہو کر ملتان چھوڑ گئے۔ انبالہ سے 15 میل آگے شاہ آباد سے تھانیسر تک شہاب الدین غوری کی افواج کا پڑاؤ تھا۔ پانی پت کا میدان تھانیسر سے پانی پت کے درمیان غیر آباد میدانی علاقہ تھا۔ ترائن (ترواڑی) بھی اسی علاقہ میں تھا۔ فتح حاصل کرنے کے بعد بادشاہ کے نام پر شاہ آباد کا شہر آباد ہوا اور سرسہ کا علاقہ اس برادری کو عطا ہوا۔ جس کو ان لوگوں نے آباد کر کے اس قدر سرسبز و شاداب بنا دیا کہ اس کا نام ہی ہریانہ ہوگیا۔ سرسہ بھی ایک علاقہ کا نام ہے۔ یہ پہلے ضلع تھا لیکن بعد میں اس کو تحصیل بنا کر حصار بھی شامل کر دیا گیا۔ سرسہ شہر اور اس کی تحصیل حصار کے شمال مغرب میں واقع ہے اور اس زمانہ میں یہ ملتان کی مملکت سے قریب ترین علاقہ تھا۔

اس کتاب میں مختلف مواقعات کے تحت ذکر ہوگا کہ ان کے آباد اجداد شاہ آباد

اور انبالہ سے آکران مواضعات میں آباد ہوئے۔ شاہ آباد چونکہ غوری بادشاہ کی فتح کے بعد آباد ہوا لہٰذا یہ لوگ لازماً اس کے ساتھ ملتان سے آئے اور یہاں آباد ہو گئے۔ شاہ آباد میں 1947ء میں ایک پورا محلہ ارائیوں کا تھا اور وہ اس شہر کے بانی آباد کار تھے۔

(5) ملتانی اور سرسہ وال ارائیں

1947ء میں سرسہ ضلع حصار کی تحصیل تھی۔ پہلے یہ ضلع تھا۔ سلطان شہاب الدین غوری کے زمانہ میں اس قوم کو سرسوتی کا علاقہ عطا ہوا دریائے سرسوتی اس زمانے میں ایک دائمی دریا تھا جو دریائے مارکنڈا اور دریائے گھاگھرہ سے ملکر بیکانیر اور موجودہ بہاول پور سے گذر کر دریائے ستلج کے نیچے دریائے سندھ میں مل جاتا تھا ان دریاؤں کی گذرگاہ کا تمام علاقہ سرسبز و شاداب اور اراضی زرخیز تھی چنانچہ اس قوم نے شب و روز کی محنت سے سرسہ کے علاقوں کو سرسبز بنا دیا اور خود بھی خوشحال ہو گئے یہ اس قدر سرسبز ہوا کہ اس کا نام ہی ہریانہ پڑ گیا۔ سرسہ کے اردگرد ارائیوں کے دیہات کی اسقدر کثرت تھی کہ اس کو باڑہ ارائیاں کہا جانے لگا۔ بعض حوالوں کے مطابق یہاں ارائیوں کے 200 سے زائد گاؤں تھے بعد میں دریائے سرسوتی' دریائے گھاگھرہ اور دریائے مارکنڈہ راجپوتانہ کے ریگستان میں گم ہو گئے اور ان کا پانی بھٹینر سے آگے جانا بند ہو گیا جس کی وجہ سے سرسہ کے اردگرد کا علاقہ بھی متاثر ہوا۔ اس وقت ملتان سے دہلی جانے کا راستہ یہ تھا کہ ملتان سے اجودھن پہنچتے تھے جو دریائے بیاس کا پتن تھا۔ بابا فرید شکر گنج کی نسبت سے اس کا نام پہلے پاک پتن اور اب پاک پٹن ہوا۔ یہاں سے دریا عبور کر کے اجوہر آتا تھا جو فروز پور کا قصبہ ہے پھر سرسہ کے قریب دریائے سرستی کو عبور کر کے ہانسی اور وہاں سے دہلی جاتے تھے ابن بطوطہ کراچی سے اوچہ اور ملتان آیا اور پھر اسی راستہ سے دہلی گیا تھا۔

دریائے سرسوتی اور اس کے معاونین کے خشک ہونے' سکھوں' بھٹیوں اور ہندو جاٹوں کی سورش کی وجہ سے سرسہ کے اردگرد کا علاقہ شدید متاثر ہوا اور ارائیں قوم ادھر ادھر منتشر ہونے پر مجبور ہو گئی۔ کچھ خاندان کرنال اور پانی پت چلے گئے اور کچھ لوگ یوپی

Marfat.com

اور بہار میں جاکر آباد ہوئے۔ سرسہ سے جانے والے ارائیں سرسہ وال (سرسہ والے
کہلائے' انبالہ شہر' روپڑ' شاہ آباد' کرنال تھانیسر پانی پت' سونی پت' دہلی' سہارنپور' پہل
بھیت اور بریلی وغیرہ میں ان کی کثیر تعداد آباد تھی۔ 1947ء میں سرسہ تحصیل میں ارائیو
کے بارہ گاؤں ایک جگہ اور چالیس گاؤں رانیاں کے اردگرد آباد تھے۔

ادھر جو لوگ ملتان اور اس کے اردگرد آباد تھے افزائش نسل' زمانہ کی کج روی
حکمرانوں کی چیرہ دستی اور بہتر اراضیات کے حصول کی خاطر دیگر علاقوں میں جاکر آباد ہوئے
وہ ملتانی ارائیں کہلائے اور ریکارڈ میں ان کو ارائیں ملتانی لکھا گیا۔ یہ کتاب تاریخ ارائیا
نہ ہے بلکہ انبالہ و کرنال میں آباد ملتانی ارائیوں کے حالات و کوائف کا خاکہ ہے۔ سلیم
التواریخ' داستان راعیاں اور تاریخ ارائیاں کے بعد میرے خیال میں کسی دیگر کتاب کی
گنجائش نہ ہے۔

ارائیوں کی ان دونوں شاخوں میں نسبی و نسل و مذہبی لحاظ سے کوئی تفریق نہ ہے
دونوں یکساں معزز و محترم ہیں دونوں کے مذہبی عقائد یکساں ہیں اور دونوں یکساں رسم و
رواج کے حامل ہیں۔ داستان راعیاں میں تفصیل سے دونوں شاخوں کے حالات درج
ہیں۔

(6) سکھوں کا دور حکومت اور انگریز کی آمد

1763ء میں سرہند کے مقام پر فتحیاب ہو کر سکھوں نے جمنا اور ستلج کا درمیانی اور
کرنال سے شمال مغرب کا علاقہ مغلوں سے چھین لیا تھا اور سکھ حکومت اس علاقہ پر قائم
ہوگئی تھی۔ سکھ حکومت نے اس علاقہ کو مختلف جتھے داروں ور سرداروں میں تقسیم کردیا تھا
جو اپنے اپنے علاقوں میں انتظامی اور مالیاتی امور کے ذمہ دار تھے۔ مشہور سکھ حکمران
رنجیت سنگھ 1839ء میں فوت ہوگیا۔ اس کے فوراً بعد سکھ حکومت محلاتی سازشوں کا شکار
ہوگئی اور اس علاقہ میں طوائف الملوکی پھیل گئی جس کی وجہ سے جمنا اور ستلج کا درمیانی
علاقہ انگریز کے زیر تسلط آگیا۔ لاہور پر انگریزوں نے 1846ء میں قبضہ کرلیا تھا۔ 21 فروری

1849ء کو سکھ گجرات میں اور بعد ازاں پشاور میں شکست کھا گئے۔ 30 مارچ 1849ء کو لاہور میں رسمی اعلان کر کے دہلی سے پشاور تک کے علاقہ کو صوبہ پنجاب قرار دے کر انگریز حکمرانی میں شامل کر لیا گیا۔ ابتداً تھانیسر' پانی پت اور سرسہ اضلاع بنائے گئے اور دہلی و حصار کو ڈویژن کا درجہ ملا۔ بعد ازاں تھانیسر اور پانی پت کو تحصیل بنا دیا گیا اور ضلع کرنال میں شامل کر دیا گیا۔ سرسہ کو تحصیل بنا کر ضلع حصار کا حصہ بنا دیا گیا۔ حصار کی بجائے انبالہ کو ڈویژن بنا دیا گیا اور دہلی کو پنجاب سے الگ کر کے علیحدہ انتظامی یونٹ بنا دیا گیا۔ نومبر 1901ء میں سرحد کے اضلاع پنجاب سے الگ کر دیئے گئے۔ اور علیحدہ انتظامی یونٹ بنا دیا گیا۔

سکھ دور حکومت میں سرکاری آمدنی اراضیات کی مالگذاری پر مشتمل تھی۔ تشخیص و وصولی مالیہ کا کوئی مرکزی یکساں نظام نہ تھا۔ علاقائی سردار و جاگیردار من مانی کرتے تھے۔ کاشت کار سے نصف حصہ اور بعض علاقوں میں تہائی حصہ پیداوار وصول کیا جاتا تھا۔ یہ وصولی جنس میں ہوتی تھی۔ وصولی گاؤں کا کاردار یا مقدم کرتا تھا جو مخصوص علاقہ کے ناظم کی نگرانی میں کام کرتے تھے۔ ناظم کی تقرری جاگیردار سردار کی صوابدید پر منحصر ہوتی تھی جو مقررہ معاوضہ یا وصولی پر کمیشن کے ذریعہ ان کی تقرری کا ذمہ دار تھا۔ یہ لوگ کاشت کاروں پر ہر قسم کا جبر اور استحصال روا رکھتے تھے ایسی فصلات جن کی برداشت یک وقت ناممکن تھی جیسے کپاس اور گنا وغیرہ۔ ان کا تخمینہ لگا کر کاشت کار سے وصولی کی جاتی تھی اس تخمینہ کو کن یا کنکوت کہتے تھے۔ تخمینہ لگاتے وقت کاشت کار کی بے چارگی پر مقدم کا جبر غالب آتا تھا۔ وصول شدہ پیداوار جاگیردار کی ملکیت ہوتی تھی۔ جو پہلے سے مقررہ رقم مرکزی حکومت کو ادا کرتا تھا۔

حکومت اور سکھ جاگیرداروں نے پیداوار اور مالیہ میں اضافہ کے لئے انقلابی اقدامات کئے۔ جنگل' افتادہ و غیر آباد اراضیات کو بڑے مواضعات سے علیحدہ کر کے ان پر وسیع پیمانے پر آباد کاری کی۔ یہ اراضیات کاشت کاری کے لئے محنتی اقوام کو دی گئیں اور ان کو پہلے سے آباد پٹھانوں' مغلوں' ہندو' راجپوتوں اور جاٹوں سے تحفظ فراہم کیا جس کی وجہ سے سینکڑوں نئے گاؤں آباد ہو گئے۔ سیٹلمینٹ مینول کے فاضل مصنف جے ایم ڈوئی'

Marfat.com

آئی سی ایس اس کتاب کے پیرا 41 میں لکھتے ہیں۔ "سکھوں کی خواہش تھی کہ بنجر اراضیا
کو زیر کاشت لا کر پیداوار اور مالیہ بڑھایا جائے اور پرانے خاندانوں اور جاگیرداروں کا ا
کم کیا جائے۔ ان مقاصد کے حصول کے لئے انہوں نے اپنے زیر قبضہ علاقہ میں انقلا
اقدامات کئے اور پرانے مواضعات کی بنجر و افتادہ اراضی کو علیحدہ کر کے نئے گاؤں آباد ک
اور ان اراضیات کو آباد کرنے کے لئے ان پر زراعت و کاشت کاری کی ماہر اور محنتی اقوا
کی وسیع پیمانے پر آباد کاری کی "ترجمہ": یہ ایک مستند کتاب ہے اور مارکیٹ میں دستیاب
ہے۔

ارائیں نہ صرف کاشت کاری کے لئے مشہور تھے بلکہ دیانت دار' نیک سیرت او
محنتی بھی تھے اس لئے اس دور میں ان کے متعدد دیہات آباد ہوئے۔ انگریز نے اس علاقہ
قبضہ کرنے کے بعد فوراً سرسری بندوبست اراضی کا اہتمام کیا اور 1846ء تا 1856
مستقل بندوبست اراضی شروع کئے۔ چنانچہ انبالہ میں پہلا بندوبست اراضی 1849ء میں
اور کرنال میں 1856ء میں شروع ہوا۔ بندوبست اراضی کے دو مقاصد تھے۔ نمبر ایک ہر
گاؤں کی حدود کا تعین کر کے اس کی اراضیات کی پیمائش' ملکیت' قبضہ اور کاشت سے متعلق
مکمل ریکارڈ کی تیاری اور نمبردو ہر گاؤں کا مالیہ تشخیص کر کے جملہ گاؤں کو اس کی ادائیگی کا
پابند کرنا اور بذریعہ نمبردار اس کی وصولی اور براہ راست خزانہ میں ادائیگی۔ ایک
بندوبست کئی کئی سال جاری رہا۔ ہر گاؤں بلکہ ہر چاہ تک کے مکمل کوائف اور گاؤں میں ہر
خاندان کا شجرہ نسب اور سابقہ مفصل حالات تحریر کئے گئے۔ جس میں قوموں اور خاندانوں
کے رسم و رواج تک درج کئے گئے۔ مالیہ کی تشخیص جنس کی بجائے نقدی میں کر دی گئی۔
کاشت کاری کا نصف حصہ وضع کر کے اور کاشت کاری کے جملہ اخراجات بقیہ نصف سے
منہا کر کے بقایا تخمینہ کا 2/5 حصہ یا 1/4 حصہ مالیہ کی شرح قرار پائی۔ قابض کاشت کاروں
کو مالک قرار دیدیا گیا۔ اس طرح یہ برادری نئے آباد شدہ مواضعات میں اپنے زیر قبضہ
اراضیات کی مالک قرار پائی اور اس کو سکھ کا سانس نصیب ہوا۔ چنانچہ 1947ء تک یہ
برادری اس علاقہ میں مالک اراضی تھی۔ شاید ہی کوئی خاندان ایسا ہو جس کی ملکیتی اراضی

Marfat.com

نہ ہو۔ یہ اراضیات ان کو ان کی محنت اور دیانتداری کے باعث حاصل ہوئیں۔

(7) محل وقوع اور بود و باش

ضلع انبالہ کی تحصیل انبالہ' جگادھری نرائن گڑھ ریاست کلیسہ و ناہن اور ضلع کرنال کی تحصیل تھانیسر کے ملحقہ علاقہ میں مخصوص بود و باش اور رسم و رواج کی حامل ارائیوں کی خاصی تعداد آباد تھی۔ عارضی بندوبست اور پہلے مستقل بندوبست انبالہ 1849 کرنال 1856ء کی رپورٹ ہائے کے مطابق یہ لوگ سکھوں کی حکومت کے زمانے میں یا مغلوں کے دور میں ملتان یا اوچ شریف کے علاقہ سے نقل مکانی کرکے اس جگہ آباد ہوئے تھے اس لئے یہ ملتانی ارائیں کہلاتے تھے۔ پہلے بندوبستی ریکارڈ میں ان کی ذات ملتانی ارائیں درج ہے۔

اس علاقہ میں ان کی آباد کاری ہندو زمینداروں یا سکھوں نے اپنے اپنے زیر تسلط علاقوں میں کی اس لئے اکثر گاؤں کے نام ان سے منسوب ہوئے۔ اس علاقے میں اکثر گاؤں خالصتاً ارائیوں کے تھے اور بعض مواضعات میں ملی جلی آبادی تھی۔

انبالہ سے براستہ شاہ آباد' تھانیسر' کرنال اور پانی پت دہلی ریلوے لائین جاتی تھی یہ ریلوے لائن اصل میں پشاور سے بمبئی تک جاتی تھی جس پر بمبئی میل یا طوفان میل چلتی تھی اس ریلوے لائن کے متوازی جی ٹی روڈ پشاور سے دہلی اور دہلی سے کلکتہ تک تھی اس شاہراہ کو ابتداً شیرشاہ سوری نے بنوایا تھا انبالہ سے دوسری ریلوے لائن براستہ برارہ' چاندنا' عبداللہ پور اور سہارنپورہ دہلی جاتی تھی۔ ان دونوں لائنوں کے درمیان اور دوسری لائن کے مشرق و شمال میں یہ برادری آباد تھی۔ یہی دو ریلوے لائن اور جی ٹی روڈ آمدورفت کا ذریعہ تھیں دیگر تمام راستے اور سڑکیں کچی تھیں۔ تحصیل تھانیسر میں اس برادری کے صرف چند گاؤں تھے۔ تھانیسر شہر میں ارائیوں کی کثیر تعداد تھی اور عظیم مجاہد جناب محمد جعفر تھانیسری کی اسی برادری کے مایہ ناز سپوت تھے مگر وہ ارائیوں کی دوسری شاخ سے تعلق رکھتے تھے۔ اسی طرح کرنال اور پانی پت میں تھی اسی دوسری شاخ کی کثیر

Marfat.com

تعداد آباد تھی۔

آبادی میں اضافہ کے باعث ملکیت تقسیم در تقسیم ہو کر کم ہو گئی تھی تاہم اس علاقہ کے جملہ ارائیں مالک اراضی تھے شاید ہی کوئی خاندان ایسا ہو جو زرعی اراضی کا مالک نہ ہو۔ عموماً کاشت کاری ان کا پیشہ تھا ملازمت یا تجارت میں ان کی نہایت ہی قلیل تعداد تھی۔ تقریباً تمام علاقہ بارانی تھا اور کاشت کا انحصار بارش پر تھا۔ تاہم ہر موسم میں اس قدر بارش ہو جاتی تھی کہ دونوں فصلیں آسانی سے باریاب ہو جاتی تھیں۔ نہروں کا نام و نشان نہ تھا تاہم کہیں کہیں چاہات لگائے گئے تھے۔ گندم' چنے' سرسوں' مکئی' چاول اور گنے کی فصلات کاشت کی جاتی تھیں۔ اس علاقہ میں آم کی بہتات تھے اور اکثر جگہ سڑکوں کے کنارے خود رو آم کے درخت پائے جاتے تھے۔ بارشوں کی بہتات کی وجہ سے یہ علاقہ سرسبز و شاداب تھا۔ ڈھاک (ڈھاک کے تین پات محاورہ والا) درخت ایک سال میں جوان ہو کر کاٹنے کے قابل ہو جاتا تھا جو صرف جلانے کے کام آتا تھا۔

خود کاشت اور مالک اراضی ہونے کے باعث یہ لوگ اس وقت کے معیار کے مطابق خوشحال تھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ملتان کے علاقہ میں رہائش کے وقت مختلف خاندان ایک دوسرے سے صلبی و نسبی رشتوں میں منسلک تھے اور ان کے آپس میں قریبی تعلق اور روابط تھے کیونکہ اس علاقہ کے مختلف مواضعات میں آباد ہونے کے باوجود یہ ایک ہی قسم کے رسم و رواج کے مضبوط بندھن میں جکڑے ہوئے تھے۔ چالیس پچاس میل کے اس علاقے میں پھیلے ہوئے ہونے کے باوجود ان کی سماجی و معاشرتی رسوم یکساں تھی۔

یہ لوگ جس علاقہ سے اور جن فاتحین کے ساتھ آئے اس کا فطری تقاضا تھا کہ ان میں اور فاتح حکمرانوں میں مذہبی اور سیاسی ہم آہنگی ہو۔ اسی لئے یہ تمام برادری پختہ سنی عقیدہ کی حامل تھی۔ 1947ء تک صرف چند خاندان شیعہ تھے۔ ضلع لدھیانہ کے جگراؤں کے چند خاندان اور اس علاقہ میں ملانہ میں وقار انبالوی کا خاندان بہت بعد میں شیعہ ہوا۔ ملانہ میں اس برادری کے اکثر شیعہ حضرات بالآخر اپنے مسلک پر واپس آ گئے ہیں۔ وقار انبالوی کا بھائی اور جملہ خاندان اب سنی' مسلمان ہے۔

Marfat.com

اس لئے اس علاقہ میں یہ برادری حنفی فیقہ کی حامل سنی مسلمانوں پر مشتمل تھی۔ ان کے ہر گاؤں میں خوبصورت مسجد تھی جو آباد اور نمازیوں سے بھرپور ہوتی تھی۔ صبح و شام ان مساجد میں بچوں کو قرآن شریف کی تعلیم دی جاتی تھی۔

پنجگانہ نمازمیں یہ مساجد بھری ہوتی تھیں۔ رمضان شریف میں تراویح کا اہتمام ہوتا تھا۔ ہر مسجد میں امام مسجد اور خادم لازماً ہوتا تھا۔ اگرچہ ڈیرے عام تھے لیکن مسافر اکثر مساجد میں قیام کرتے تھے۔ جن کے طعام کا بندوبست گاؤں والے رضاکارانہ طور پر کرتے تھے۔ اکثر گاؤں کچے مکانوں کے تھے لیکن ہر گاؤں کی مسجد خستہ و خوبصورت تھی۔ جس میں پانی کے لئے عموماً کنواں یا نلکا ہوتا تھا۔ اس علاقہ میں تعلیمی ادارے نہ ہونے کی وجہ سے بیشتر آبادی ان پڑھ تھی لیکن مساجد کی تعلیم کی وجہ سے یہ لوگ پکے اور باعمل مسلمان تھے۔ اس برادری کے افراد میں جرائم کا نام ونشان تک نہ تھا۔ چوری چکاری اور دیگر جرائم کے خلاف سخت نفرت تھی۔ یہ شائستہ اور پر امن لوگ تھے۔

اس تمام علاقے میں جی ٹی روڈ کے علاوہ کوئی پختہ سڑک نہ تھی۔ اس لئے ذرائع آمدورفت مفقود اور انتہائی مشکل تھے۔ عام طور پر سفر پیدل یا بیل گاڑیوں کے ذریعہ ہوتا تھا۔ اس تمام علاقہ میں شاہ آباد ایک ایسا شہر تھا جہاں گورنمنٹ ہائی سکول اور ہندو ہائی سکول تھے۔ مسلمانوں کا ایک نہایت وسیع اور خوبصورت عمارت پر مشتمل اسلامیہ سکول تھا۔ اس سے ملحق خوبصورت گراؤنڈ تھے لیکن کوشش کے باوجود اس کو ہائی سکول کا درجہ نہ مل سکا۔ یہ صرف مڈل تک ہی رہا۔ اس شہر میں میٹرک تک تعلیمی اداروں کی وجہ سے اس کے ارد گرد برادری کے گاؤں رتن گڑھ' دھرم گڑھ' داملی اور حسن پورہ وغیرہ میں دسویں جماعت تک تعلیم عام تھی۔ ساڈھورہ پہاڑ کے دامن میں اس علاقہ کا چھوٹا سا قصبہ تھا جہاں مسلمانوں کا ایک ہائی سکول تھا تاہم آمدورفت کے ذرائع مفقود تھے اس قصبہ سے نزدیک ترین ریلوے اسٹیشن دس میل کے فاصلہ پر برارہ تھا۔ کوئی پختہ سڑک نہ تھی۔ اس لئے اس سکول سے بہت کم دیہات مستفید ہوتے تھے اس علاقہ میں اور اس کے شہروں میں کوئی کالج نہ تھا۔ اس لئے اکثر آبادی غیر تعلیم یافتہ تھی۔ بعض گاؤں ایسے بھی تھے جہاں خط پڑھنے والا

ایک بھی شخص نہ ہوتا تھا۔ اکثر امام مسجد حافظ قرآن اور پڑھنا جانتے تھے مگر لکھنا نہ جانتے تھے اس لئے خط لکھوانے کے لئے بعض اوقات دوسرے گاؤں جانا پڑتا تھا۔ اس علاقہ کی تمام برادری میں صرف چند گریجویٹ تھے۔

اس علاقہ میں ان لوگوں کے شادی بیاہ کے رسم و رواج کے ضابطے نہایت ہی سخت تھے۔ نسب کی سختی سے حفاظت کی جاتی تھی۔ اپنی برادری سے باہر شادی کا تصور بھی نہ کیا جاسکتا تھا کیونکہ ایسا شخص نفرت کا نشان بن جاتا تھا اس ضابطہ پر اس قدر سختی سے عمل ہوتا تھا کہ برادری کی دوسری شاخ میں بھی رشتہ نہ کیا جاتا تھا۔ تمام رشتے والدین اور رشتہ داروں کی معرفت اور ان کی مرضی سے ہوتے تھے۔ طلاق کو نہایت ہی معیوب سمجھا جاتا تھا اس لئے طلاق کی شرح بہت ہی کم تھی اس کی نوبت شاذ و نادر ہی آتی تھی۔ دوسری شادی بھی انتہائی ناگزیر صورت میں کی جاتی تھی۔ حق مہر بہت ہی کم مقرر کیا جاتا تھا۔ اس کی مقدار عموما 32 روپے ہوتی تھی اور اس کو شرعی حق مہر گردانا جاتا تھا۔ برادری کی کثیر تعداد کاشت کاری کرتی تھی۔ گندم کی فصل جیٹھ کے مہینہ سے قبل برداشت کرلی جاتی تھی۔ اس علاقہ میں 15 ہاڑھ سے برسات شروع ہو جاتی تھی اس طرح جیٹھ اور ہاڑھ تقریبا فراغت کے دن ہوتے تھے اس لئے اکثر شادیاں عموما اسی موسم میں ہوتی تھیں۔ برات بیل' گاڑیوں اور بہلیوں میں جاتی تھی۔ بہلی دو پہیوں والی اور رتھ چار پہیوں والی خوبصورت بیل گاڑیاں ہوتی تھیں۔ جن کو دلہن لانے کے لئے استعمال کیا جاتا تھا۔ برات ایک دن اور ایک رات ٹھہرائی جاتی تھی اور اس کو تین وقت کھانا دیا جاتا تھا۔ لڑکیوں کو زرعی و سکنی جائیداد میں رواجا حصہ نہ دیا جاتا تھا۔ اس لئے جہیز کی شکل میں ان کی حق رسی کی کوشش کی جاتی تھی۔

تحریک پاکستان میں اس علاقہ کی اس برادری کے اکابرین نے بڑھ چڑھ کر سرگرمی سے حصہ لیا اس کا اندازہ اس حقیقت سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے کہ مسلم لیگ نے کیمبل پور (اب اٹک) کے سردار شوکت حیات کو انبالہ سے مرکزی اسمبلی کے انتخاب کے لئے ٹکٹ دیا اور وہ کامیاب ہوا۔ پنجاب اسمبلی کے انتخاب کے لئے انبالہ سے مسلم لیگ نے لدھیانہ کے چوہدری محمد حسن ایڈووکیٹ کو نامزد کیا اور وہ کامیاب ہوا۔ 1945ء میں مرکزی اسمبلی

Marfat.com

اور 1946ء میں صوبائی اسمبلی کے انتخابات میں مشرقی پنجاب سے تمام نشستیں مسلم لیگ نے جتیں لیکن یہ المیہ ہے کہ مغربی پنجاب سے مسلم لیگ آٹھ سیٹوں پر یونیسٹوں سے شکست کھا گئی جس کی وجہ سے پنجاب میں خضر حیات کو وزارت بنانے کا موقع مل گیا۔ اس سے تحریک پاکستان کو اور بعدازاں پاکستان کو ناقابل تلافی نقصان ہوا۔ یاد رہے کہ مسلم لیگ نے یہ انتخابات پاکستان کے مطالبہ کی بنیاد اور نعرہ پر لڑے تھے۔ پاکستان میں مغربی پنجاب کی شمولیت یقینی تھی جبکہ مشرقی پنجاب کی پاکستان میں شمولیت مشکوک تھی کیونکہ مطالبہ پاکستان تسلیم ہونے کی صورت میں کانگریس نے پنجاب کی تقسیم کا مطالبہ کر دیا تھا مشرقی پنجاب میں ہندو اکثریت تھی اس لئے اس کو ہندوستان میں شامل ہوتا تھا اس کے باوجود اس حصہ پنجاب سے مسلم لیگ نے شاندار کامیابی حاصل کی اور تمام مسلم سیٹیں جیت لیں کیونکہ پنجاب کے ان اضلاع میں جاگیرداروں اور زمینداروں کا تسلط نہ تھا اور عوام سیاسی و مذہبی شعور کے حامل تھے جبکہ مغربی پنجاب میں جو اب پاکستان کا حصہ ہے زمینداروں' جاگیرداروں اور انگریز و ہندو کے طبلچیوں کا زیادہ اثر و رسوخ تھا اور عوام پسماندہ اور زمینداروں کے زیر اثر تھے اسی لئے ان آٹھ غداروں نے کامیابی حاصل کرلی اور تشکیل پاکستان کے بعد یہی طبقہ بالا خر پاکستان کے سیاہ سفید کا مالک بن بیٹھا۔

1947ء کے فسادات' اس علاقہ میں یوم آزادی کے دو دن بعد عید کے دن عبداللہ پور جگادھری سے شروع ہو کر چند دنوں میں تمام علاقہ میں پھیل گئے۔ اس برادری کا پہلا شہید محمد یوسف دھرم گڑھ (نواں گاؤں) کا ہوا وہ ریلوے لائین کے نزدیک اپنے مویشی چرا رہا تھا کہ ریلوے کے ہندو ملازم ٹھیلا والے نے اس کو شہید کردیا۔ ریلوے لائن کے نگران کے لئے اے پی ڈبلیو آئی اور پی ڈبلیو آئی ٹھیلہ پر گشت کرتے ہیں۔ جس کو دھکیلنے کے لئے چار یا دو ملازم ہوتے ہیں اس لئے ان ملازموں کو ٹھیلے والا کہا جاتا ہے۔ دیگر شہداء کی تفصیل ہر گاؤں کے حالات کے ساتھ آئے گی۔

فسادات کے دوران چھوٹے گاؤں والوں نے بڑے گاؤں اور قصبوں میں پناہ حاصل کی اور بعدازاں شاہ آباد اور انبالہ کے کیمپ ان کی پناہ گاہ بنے اور وہاں سے ہی

برادری کے افراد بذریعہ ریل یا قافلوں کی صورت میں پاکستان آئے۔

(8) پاکستان میں آباد کاری

نومبر 1947ء میں انبالہ و کرنال سے مہاجرین کی اکثریت پاکستان آگئی تھی۔ عارضی آباد کاری کی سکیم کے تحت پاکستان کے دیہات میں آباد ہونے والے ہر خاندان کو ایک ایکڑ فی کس ذرعی اراضی الاٹ کی جاتی تھی۔ یہ برادری ہندوستان میں دیہاتوں میں آباد تھی اس لئے اس کی اکثریت نے دیہات کا رخ کیا اور عارضی آباد کاری کی سکیم کے تحت اراضیات حاصل کیں۔ 1948ء و 1949ء میں ہندوستان سے آمدہ جمعبندیوں سے اراضیات کے کلیم ہائے تصدیق ہوگئے۔ ہندوستان میں واقع ہر حلقہ تشخیص کے پیداواری یونٹ کافی بیگھ تعین کردیا گیا اور اس طرح ہر دعوے دار کے یونٹوں کا تعین کرکے پاکستان میں اسی قدر یونٹوں کے عوض اراضی الاٹ کردی گئی اور 1964ء میں الاٹ شدہ اراضی کے حقوق ملکیت عطا کردیئے گئے اس طرح ہر حقدار کو اس کے استحقاق کے مطابق اراضی مل گئی۔ اس طریقہ کار سے بعض کو فائدہ ہوا اور بعض دعویداروں کو نقصان ہوا لیکن آباد کاری سب کی ہوگئی۔

1950ء اور 1960ء کے عشروں میں اس برادری کے نوجوانوں نے بعض ترغیبات و تحریصات کے تحت شہروں کا رخ کیا اور تعلیم پر خصوصی توجہ دی جس کے نتیجہ میں اس برادری کے افراد زندگی کے مختلف شعبوں میں سرگرم عمل ہیں۔ اور ہر پیشہ د شعبہ میں ان کی کارکردگی نمایاں ہو رہی ہے۔ پاکستان کے علاوہ بیرون ملک بھی ان نوجوانوں نے اپنی قابلیت اور ذہانت کا بخوبی لوہا منوایا ہے۔ اس کتاب کے صفحات پر اعداد و شمار اور مایہ ناز شخصیات اور قابل فخر افراد کے نام ہم سب کے لئے نہ صرف قابل تحسین ہیں۔ بلکہ آئندہ نسل کے لئے مشعل راہ ہیں۔ یہ سفر جاری رہنا چاہیے۔

Marfat.com

لاہور سے 190 میل کے فاصلہ پر گرینڈ ٹرنک روڈ واقع انبالہ شہر ڈویژنل اور ضلعی صدر مقام ہے دہلی یہاں سے 110 میل ہے۔

اس علاقہ میں کثرت سے آم پیدا ہوتے تھے اسی نسبت سے اس کا نام پہلے آمون والا' پھر امبالہ اور بالآخر انبالہ ہوا۔ انگریزی میں اب بھی آمبالہ ہی لکھا جاتا ہے۔ اس علاقہ میں آم کو آمب یا آنب بولا جاتا تھا۔

انبالہ

شہر میں پانی کی شدید قلت تھی۔ زیر زمیں پانی ناپید تھا۔ بعد ازاں انبالہ شہر کے جنوب کی طرف چھاونی قائم ہوگئی۔ جس جگہ زیر زمین پانی کی بہتات تھی۔ لہٰذا چھاؤنی کی خوشحال آبادی کی وجہ سے شہر کی رونقیں ماند پڑتی گئیں تھیں۔

یہ شہر پہاڑ کے دامن میں واقع تھا شملہ کے لئے ریلوے لائن اور سڑک یہیں سے جاتی تھی۔ بارش کی بہتات کی وجہ سے شہر سرسبز تھا۔

ضلع آنبالہ کی تحصیل آنبالہ میں 242 مواضعات تھے۔ 39 گاؤں میں ارائیں برادری کی اراضی اور آبادی تھی۔ بعض گاؤں خالصتاً اس برادری کے تھے۔

تمام ڈویژن میں کوئی کالج نہ تھا۔ کاروبار پر ہندو قابض تھا۔ اس تحصیل میں آباد ہر ارائیں خاندان مالک اراضی تھا۔

(1) انبالہ شہر

ریونیو ریکارڈ کے مطابق یہ شہر دو مواضعات' انبالہ شہر اور انبالہ کیمپ پر مشتمل تھا۔ انبالہ چھاؤنی جانب جنوب کئی میل میں پھیلی ہوئی تھی۔

اس شہر میں ریلوے روڈ پر اس برادری کے پچیس تیس گھر آباد تھے۔ چھاؤنی میں بھی چند خاندان تھے۔ اردگرد کے گاؤں میں اکثر خاندان یہاں سے نقل مکانی کر کے آباد ہوئے تھے۔ اس شہر میں ارائیوں کی دوسری شاخ کے تین محلّے تھے جہاں کئی مشہور خاندان

Marfat.com

آباد تھے

آل ذو رعین کے فاضل مصنف جناب محمد ابراہیم محشرانبالوی اسی شہر کی معزز شخصیت تھے۔ یہ کتاب 1922ء میں شائع ہوئی تھی۔ قاضیوں کا ہی خاندان مشہور تھا قاضی علی محمد میونسپل کمشنر اور انجمن ارائیاں کے جنرل سیکرٹری رہے۔ خاندان میراں' خاندان سہاردولان سرسہ والی شاخ کے مشہور خاندان تھے۔ منصور بک ہاؤس لاہور کے بانی اور مشہور ہیڈ ماسٹر میاں عبدالحکیم اسی شہر کے رہنے والے تھے۔

اس برادری کے خاندانوں میں چوہدری مبارک علی اور حاجی اللہ دیا کے مشہور خاندان تھے۔ مبارک علی کا خاندان مراد پور اور مصطفیٰ آباد میں آباد ہوگیا تھا۔ ان کا تذکرہ ان مواضعات میں ملاحظہ فرمائیں۔

حاجی اللہ دیا ٹھیکہ دار کے والد کا نام علی بخش ہے۔ جن کے تین پسران محمد اسماعیل' محمد ابراہیم اور حاجی اللہ دیا ہیں۔ محمد اسماعیل فوت ہوچکے ہیں۔ ان کا پسر جناب رحمت الہی ریٹائرڈ تحصیلدار گوبند گڑھ سرگودھا میں رہتا ہے۔ جبکہ دیگر دو پسران مسمیان مبشر محمد اور محمد شریف انگلینڈ میں ہیں۔ محمد ابراہیم کا ایک ہی بیٹا جناب منشی سرگودھا میں ہے۔ حاجی اللہ دیا 1971ء میں سرگودھا میں فوت ہوئے۔ ان کے چار پسران ہیں چوہدری محمد رفیق' 54۔ زیڈ بلاک اقبال کالونی میں رہتے ہیں جن کے دو بیٹے طارق رفیق اور عارف رفیق کینڈا میں اور تیسرا بیٹا آصف رفیق ڈنمارک میں ملازمت کرتے ہیں۔ حاجی صاحب کا دوسرا بیٹا محمد حنیف کینڈا میں تیسرا بیٹا محمد صدیق ڈنمارک میں اور چوتھا بیٹا کینڈا میں ہے۔ یہ نہایت ہی خوشحال اور متمول خاندان ہے۔

اس شہر کا حاجی نجیب الدین کا خاندان بھی سرگودھا میں ہے۔ ان کے تین پسران حاجی دین محمد' حاجی علم الدین اور حاجی نذر محمد ہیں۔ اسی شہر کے صدر دین کے بیٹے کا نام علی شیر تھا جس کا پسر شوکت علی ہے اس کے دو لڑکے ہیں۔ محمد شفیع فوج میں صوبیدار ہے۔ جبکہ علی گوہر نیشنل سیونگز آفیسر ہے۔ غلام رسول کا بیٹا منظور احمد چک نمبر90 شمالی ڈاکخانہ ضلع سرگودھا میں ہے۔

(2) اللہ پور

محکمہ مال کے ریکارڈ میں اس گاؤں کا نام اعلیٰ پور درج تھا۔ یہ گاؤں انبالہ چھاؤنی سے اگلے ریلوے اسٹیشن کیسری کے نزدیک ریلوے لائن اور انبالہ جگادھری روڈ کے درمیان واقع تھا۔ خالصتاً ارائیوں کا گاؤں تھا۔ یہاں سے انبالہ چھاؤنی آٹھ میل اور ملانہ تین میل تھا۔

اس گاؤں کا ابتدائی آباد کار گلزار عرف اعلیٰ تھا۔ اس کے نام کی نسبت سے اس کا نام اعلیٰ پور ہوا جو بگڑ کر اللہ پور ہوگیا۔ پور کے معنی گاؤں کے ہیں۔ گلزار اس گاؤں کا نمبردار تھا۔

جناب گلزار کے بیٹے کا نام نبی بخش تھا۔ جس کا پھر برکت علی ہوا جس کا بڑا بیٹا عالم دین نمبردار تھا اس کے تین پسران حکیم الدین' محمد رفیع اور محمد شریف ہیں عالم دین کے بعد اس کا بڑا بیٹا حکیم الدین نمبردار ہوا۔ ہجرت کے بعد یہ خاندان سرانوالی میں آباد ہوا۔ یہ خاندان سرانوالی کا متمول' کاروباری اور صاحب جائیداد خاندان ہے۔ حکیم الدین صاحب کے دو پسران علاؤ الدین اور سمیع اللہ ہیں۔ سمیع اللہ یونین کونسل کے چیئرمین رہے ہیں چاول کا کاروبار کرتے ہیں دونوں بھائیوں کی اپنی رائس مل ہے۔ محمد بشیر' محمد ریاض اور محمد ندیم جناب سمیع اللہ کے پسران ہیں۔ جبکہ حامد' ساجد' عاشق' ناصر اور آصف جناب علاؤالدین کے پسران ہیں۔ محمد رفیع کا بیٹا خالد رفیع بی اے اسٹیٹ بنک اسلام آباد میں اکاؤنٹس آفیسر ہے۔ اور ذوالفقار کا پسر افتخار علی مدرس ہے ان کا دوسرا بیٹا نثار علی کاروبار کرتا ہے۔

حاجی کمال الدین ولد منشی رحیم بخش اسی گاؤں کی باکمال شخصیت تھے۔ اپنے گاؤں سے ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد مسلم ہائی سکول انبالہ سے 1926ء میں میٹرک کا امتحان پاس کیا اور جے وی کی سند ٹریننگ کے بعد دہلی کارپوریشن میں مدرس تعینات ہوئے قیام پاکستان کے بعد لاہور کارپوریشن میں ملازم ہوئے۔ ملازمت کے 60 سال مکمل کرنے

Marfat.com

کے بعد فروری 1967ء میں ریٹائر ہوگئے اور اپنی کمائی و حاجی جلال الدین' میاں عبداللطیف و حاجی محمد صدیق صاحبان کے عطیات سے مسلم آباد شالامار ٹاؤن لاہور میں مدرسہ جامعہ اسلامیہ قائم کیا جو اب قابل تعریف ادارہ بن چکا ہے۔ ان کا بڑا بیٹا محمد عبداللہ اکرم بی اے محکمہ ڈاکخانہ جات میں ذمہ دار افیسر تھے محمد سیف اللہ اکرم حافظ قرآن ہیں۔ باعمل عالم ہیں اور اب جامعہ اسلامیہ مسلم ٹاؤن کے مہتمم ہیں۔ تیسرا بیٹا محمد مظہراللہ اکرم بھی حافظ قرآن ہیں چوتھا بیٹا محمد اظہراللہ اکرم حافظ قرآن اور اعلیٰ تعلیم یافتہ تھے۔ جن کو حال ہی میں دن دیہاڑے دہشت گردوں نے شہید کردیا۔ ان کا پانچواں بیٹا ظفراللہ اکرم کراچی میں ہے۔ منشی رحیم بخش کا دوسرا بیٹا ملاں نصیرالدین تھے۔ ان کے تین لڑکے پھلو کی ضلع گجرانوالہ میں آباد ہوئے۔ محمد رفیق لاولد فوت ہوچکا ہے۔ ان کے دوسرے بیٹے لیاقت علی کا ایک لڑکا عاشق علی ہے ان کے تیسرے بیٹے کا نام منصب علی ہے اور اس کے دو لڑکے خالد محمود و عابد محمود ہیں۔ جو فیصل آباد میں ہیں۔

جناب سعادت علی اور واحد علی کا خاندان اس برادری کا مشہور خاندان ہے ان کے والد چوہدری نوازش علی محکمہ جنگلات میں انسپکٹر تھے جو نہایت مخیر اور خوشحال تھے۔ واحد علی کواپریٹیو سنٹرل بنک میں انسپکٹر تھے۔ سعادت علی ہیڈ ماسٹر اور مشہور طبیب تھے جناب سعادت علی کے پسر ڈاکٹر کرامت علی چک نمبر 78 شمالی تحصیل و ضلع سرگودھا میں آباد ہیں آپ عرصہ دراز تک انجمن ارائیاں انبالہ و کرنال کے جنرل سیکرٹری رہے ہیں۔ حال ہی میں فوت ہوئے ان کی نرینہ اولاد نہ ہے ان کی تینوں دختران خوشحال اور بال بچے دار ہیں ان کا داماد محمد شفیق نیوی میں ملازم ہے ان کے چار بچے ہیں دوسرا داماد مظفر علی باٹا شوز میں اکاؤنٹ آفیسر ہے جس کا ایک لڑکا حسن روزنامہ جنگ سے منسلک ہے دوسرا لڑکا کاروبار کرتا ہے جبکہ تیسرا لڑکا محسن پی اے ایف کالج سرگودھا میں لیکچرار ہے۔ ڈاکٹر کا تیسرا داماد امجد علی پی سی ایچ آر لیبارٹری میں ملازم ہے ان کا پسر ناصر علی الیکٹرک انجینئر ہے جبکہ اکبر علی اسسٹنٹ مینجر ہے تیسرا لڑکا طاہر محمود ہے چوتھا قمر محمود ڈاکٹر ہے شاہد محمود مکینکل انجینئر ہے اور چھٹا بیٹا انجینئرنگ یونیورسٹی میں طالب علم ہے۔

Marfat.com

حاجی جلال الدین ولد نجیب الدین اس گاؤں کے نہایت واجب الاحترام شخص تھے چک نمبر 78 شمالی میں آباد ہوئے۔ سرگودھا شہر میں کاروبار کرتے تھے۔ انتہائی ملنسار اور خوش اخلاق شخصیت تھے ان کے پسران چوہدری شجاع الدین بی۔ اے اور چوہدری ضیاء الدین ہیں کاروبار کرتے ہیں۔

جناب قادر بخش کا خاندان چک 48 شمالی سرگودھا میں آباد ہے یہ خوشحال اور معروف خاندان ہے۔ قادر بخش کا پسر محمد نبی تھا جس کے بیٹے کا نام ولایت علی ہے جس کے چار پسران جناب یوسف علی' ابراہیم' نواز علی اور قادر نواز ہیں۔ نوازش علی لاولد فوت ہو گیا۔ یوسف علی کا ایک لڑکا اشرف ہے۔ جناب ابراہیم کے پسر محمد صدیق عرف نھو کے 5 لڑکے ہیں امجد علی کراچی میں ملازم ہے۔ حشمت علی واپڈا میں ملازم ہے۔ قدرت علی انگلینڈ میں ہے۔ محمد علی اور حامد علی کاروبار کرتے ہیں۔ جناب قادر نواز کے 3 لڑکے عبدالعزیز' عبدالرشید اور عبدالمجید ہیں۔ عبدالعزیز کے پسران عبدالواحد' محمد ارشاد ملازم واپڈا' محمد سعید ملازم محکمہ صحت اور محمد حنیف ہیں۔ عبدالرشید فوت ہو چکا ہے اس کے پسران منصب علی' حق نواز اور انور علی ہیں۔ حق نواز واپڈا میں ملازم ہے جبکہ انور علی بحرین میں ہے۔

اس گاؤں کے جناب محمد اسلام لاہور ہائی کورٹ میں 19 گریڈ کے آفیسر ہیں یہ خوش اخلاق اور ملنسار شخص جج لاہور ہائی کورٹ کے پرسنل سیکرٹری ہیں۔ ان کے والد کا نام ولی محمد اور دادا کا نام قاسم علی ہے۔ ان کے دو پسران مسمیان محمد طاہر اسلام اور محمد ساجد اسلام ہیں۔ گلشن راوی کے جی بلاک میں رہتے ہیں۔ دونوں عدلیہ میں ملازم ہیں اس سال جناب محمد اسلام نے حج کی سعادت حاصل کی۔

اس گاؤں کے جناب خلیل احمد نمبردار چک نمبر 117 جنوبی ڈاکخانہ ہنڈیوالی ضلع سرگودھا میں آباد ہیں۔ جناب ممتاز علی' جناب معین الدین استقلال کالونی سرگودھا میں رہتے ہیں۔ جناب شوکت علی ولد واحد علی چک نمبر 33 شمالی ضلع سرگودھا میں آباد ہیں اور جناب محمد حسن عرف لیلا پسر کرم بخش چک نمبر 90 شمالی میں مقیم ہیں۔

جناب امجد علی اور عبدالحمید کراچی میں آباد ہیں۔ جناب ثناء اللہ چاہ برہمن والا ملتان

Marfat.com

میں جناب یامین علی بنگون بھٹی ضلع گوجرانوالہ میں اور سراج الدین کا خاندان خان خاصہ ضلع نارووال میں رہتا ہے۔

جناب علی نواز کا خاندان امجد علی' محمد صدیق اور نصیرالدین چک نمبر90 میں رہائش پذیر ہے۔ جناب علی شیر ولد طالع مند کا خاندان جھانگڑانوالہ تحصیل و ضلع ملتان میں آباد ہوا ہے۔

3- برارہ

اس گاؤں میں اس برادری کے صرف دو خاندان آباد تھے۔ باقی خاندان مختلف مواضعات پر آباد ہو گئے تھے۔

4- پنجھیل

کسی بھی خاندان کے کوائف حاصل نہ ہو سکے ہیں اس لیے تحریر نہ کئے گئے ہیں۔

5- بیکون پور

اس گاؤں کے حالات اور اس میں آباد برادری کے کوائف حاصل نہ ہوئے ہیں۔ بعض احباب نے ذاتی رابطہ کے باوجود تعاون نہ کیا ہے۔ اس گاؤں میں ایک واجب الاحترام عزیز سول جج ہیں مگران کا نام بھی شامل نہ کیا جا سکا۔

6- ننجل پور

اس گاؤں کے حالات اور کوائف معلوم نہ ہو سکے ہیں۔

Marfat.com

7۔ پھلیل ماجرا

یہ چھوٹا سا گاؤں چڑیالہ اور مہتاب گڑھ کے نزدیک تھا مخلوط آبادی تھی۔ اس میں نتھو کا بڑا خاندان تھا جن کا شجرہ نسب حسب ذیل ہے۔

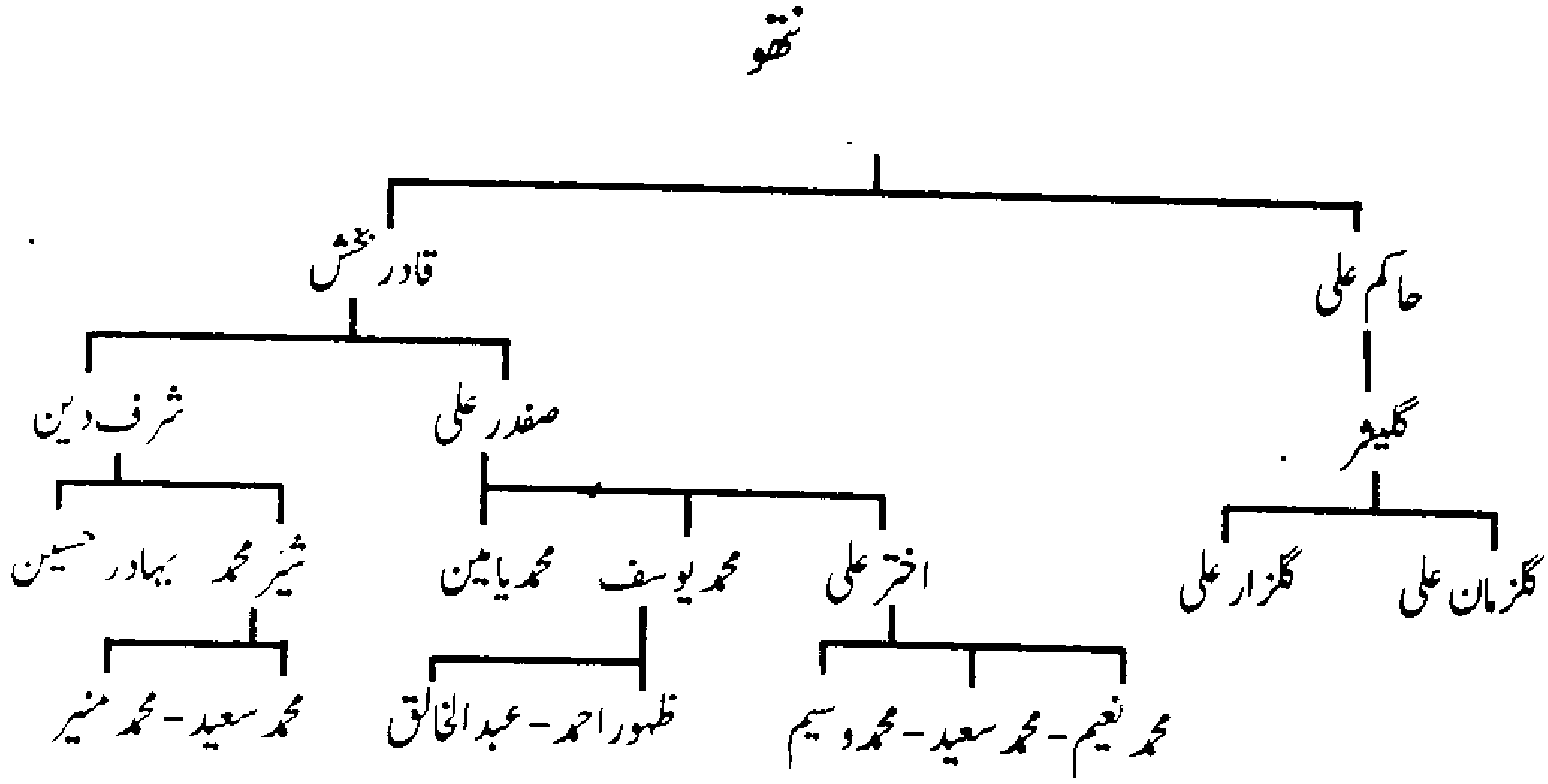

محمد یوسف مکان نمبر251/253 مدینہ کالونی میں رہتے ہیں۔ ان کا پسر ظہور احمد محکمہ صحت اور دوسرا پسر عبد الخالق محکمہ اطلاعات میں ملازم ہے۔ اختر علی بھی مدینہ کالونی گلشن راوی میں رہتے ہیں۔ ان کا بھائی محمد یامین کسٹم انسپکٹر چنیوٹ میں قیام پذیر ہے اس کے پسران محمد فاروق عمر اور ابو بکر ہیں۔ شیر محمد نیو گارڈن ٹاؤن میں رہائش پذیر ہیں جبکہ بہادر حسین سنگھ پورہ لاہور میں قیام پذیر ہیں جاوید وغیرہ اس کے تین پسران ہیں۔ اس گاؤں کا غلام بھبک کا مشہور خاندان تھا جس کا شجرہ نسب حسب ذیل ہے۔

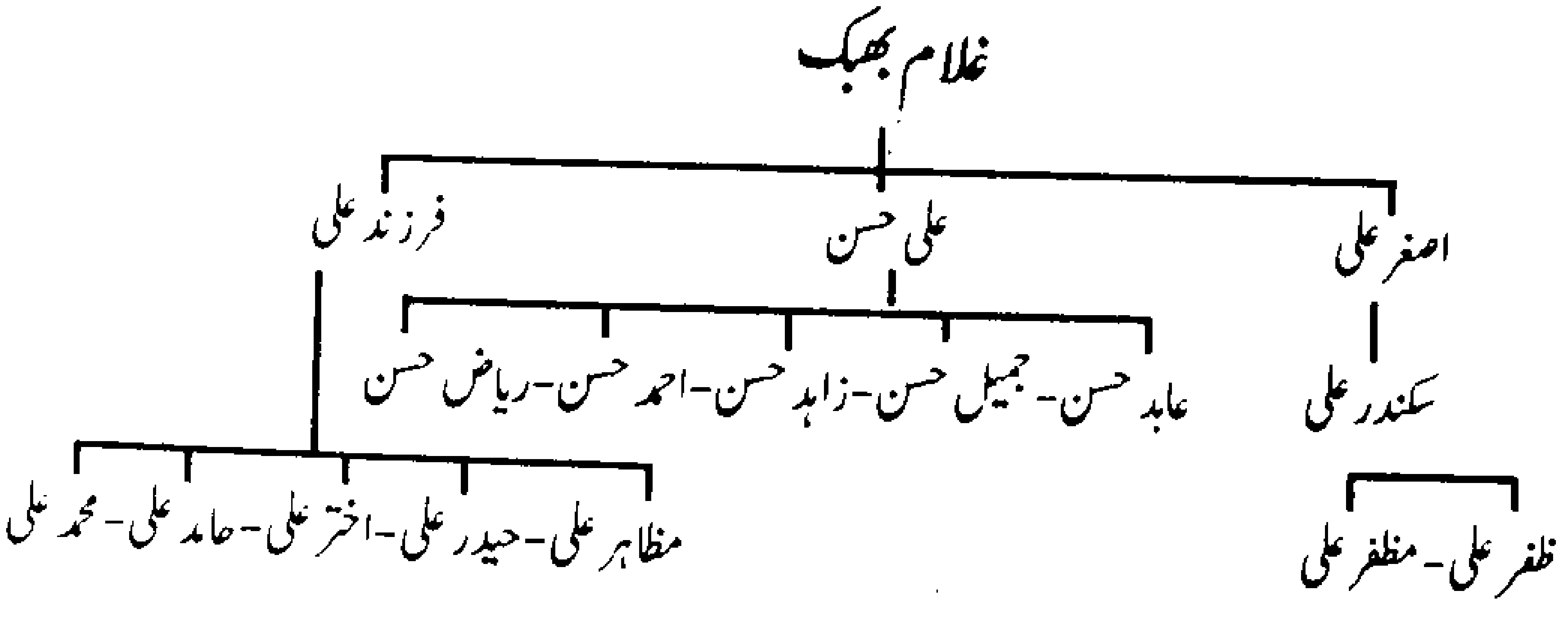

Marfat.com

اسکندر علی بطور اسٹیشن ماسٹر ریٹائر ہو کر فوت ہوئے۔ اس کے پسران بیرون غلہ منڈی جھنگ صدر رہائش پذیر ہیں۔ فرزند علی بطور ایس۔ڈی۔او ریٹائر ہوئے نہایت دیانتدار اور دبنگ افسر تھے ان کا بیٹا محمد علی فوج میں کرنل ہے۔ دیگر پسران کیپٹال پارک گلبرگ میں رہتے ہیں۔ مظاہر علی اسلام آباد میں ٹھیکہ دار ہے یہ خوشحال اور باا‌ثر خاندان ہے۔ محمد شفیع کے خاندان کا شجرہ حسب ذیل ہے۔

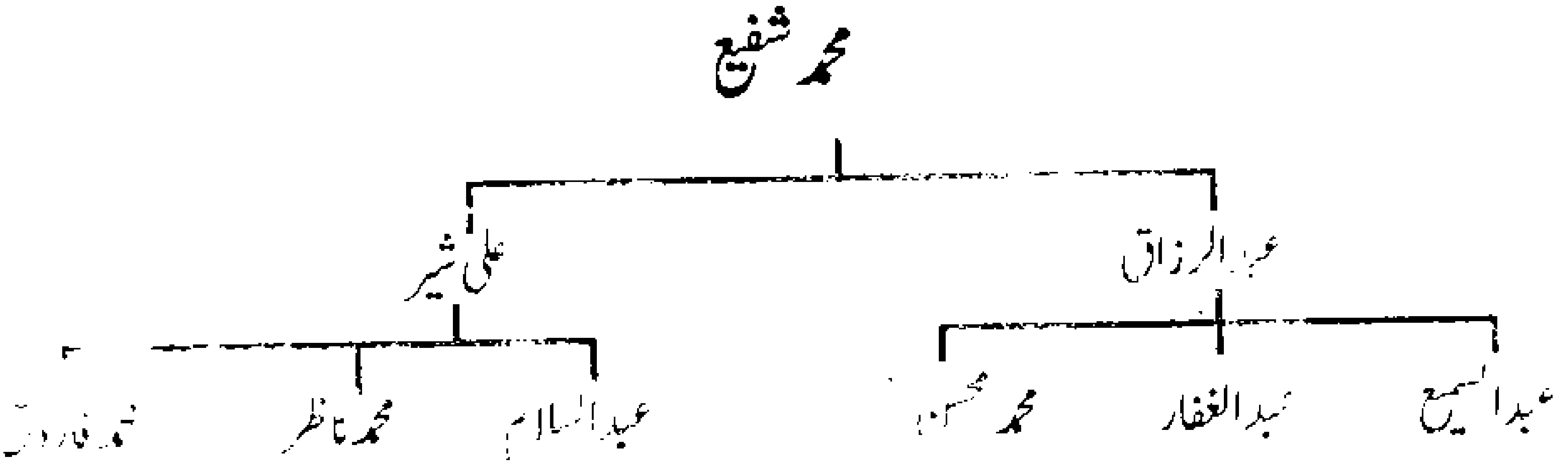

محمد ناظر سٹیٹ بنک میں افسر تھے فوت ہو چکے ہیں۔ یہ خاندان بستی دھرویہ موضع فرید محمود کاٹھیہ تحصیل شورکوٹ میں رہائش پذیر ہیں۔ محمد فاروق حیدر آباد میں ہے اور عبدالغفار لاہور میں ملازم ہے۔ دیدار بخش عرف دارو کے دو پسران محمد صدیق اور محمد رفیع ہیں۔ محمد صدیق کے پسران واحد علی اور محمد سلیمان ہیں واجد علی ملازمت کرتا ہے اور سنت نگر لاہور میں رہتا ہے۔ اس کے پسران ریاض ملازم گھوڑا ہسپتال' اعجاز ملازم واپڈا اور عرفان ہیں۔ محمد سلیمان کا پسر محمد اسلم ہے۔ واپڈا میں ملازم ہے اور واپڈا کالونی لاہور میں مقیم ہے۔ محمد رفیع کا پسر محمد اشفاق ہے اور لاہور میں رہتا ہے ملازمت کرتا ہے۔

جناب فتح محمد کے دو پسران تھے۔ عزیز الدین لاولد فوت ہو چکا ہے۔ عمر دین کے 5 پسران ہیں۔ محمد ریاض بنک میں ملازم اور گلی نمبر9' سانده کلاں میں رہتا ہے۔ ریاست علی'

محمد صادق اور محمد اشتیاق بنک میں ملازم ہیں اور جمیل ٹاؤن لاہور میں رہتے ہیں۔ پانچواں [illegible] ہے۔ محمد اشتیاق شورکوٹ کینٹ میں بنک کیشئر ہے۔

جناب [illegible] علی کے دو پسران محمد شریف اور منصب علی تھے۔ محمد شریف کا علی گوہر [illegible] اس کے تین لڑکے عبدالوحید، عبدالشکور اور عبدالغفور بستی دھروپہ تحصیل شورکوٹ میں رہتے ہیں۔ عبدالوحید بی۔اے۔ ایف ایس شورکوٹ میں ملازم ہے۔ منصب علی کے دو لڑکے ہیں۔ نظم الدین، بشارت علی اور ناظم علی لاہور میں ہیں۔ مبارک باد علی ایس۔ایچ۔او [illegible] بلوچستان میں اور شرافت علی سعودیہ میں ہے۔

جناب قطب الدین کا شجرہ نسب حسب ذیل ہے یہ خاندان چک نمبر 537-ای بی میں رہتا ہے۔

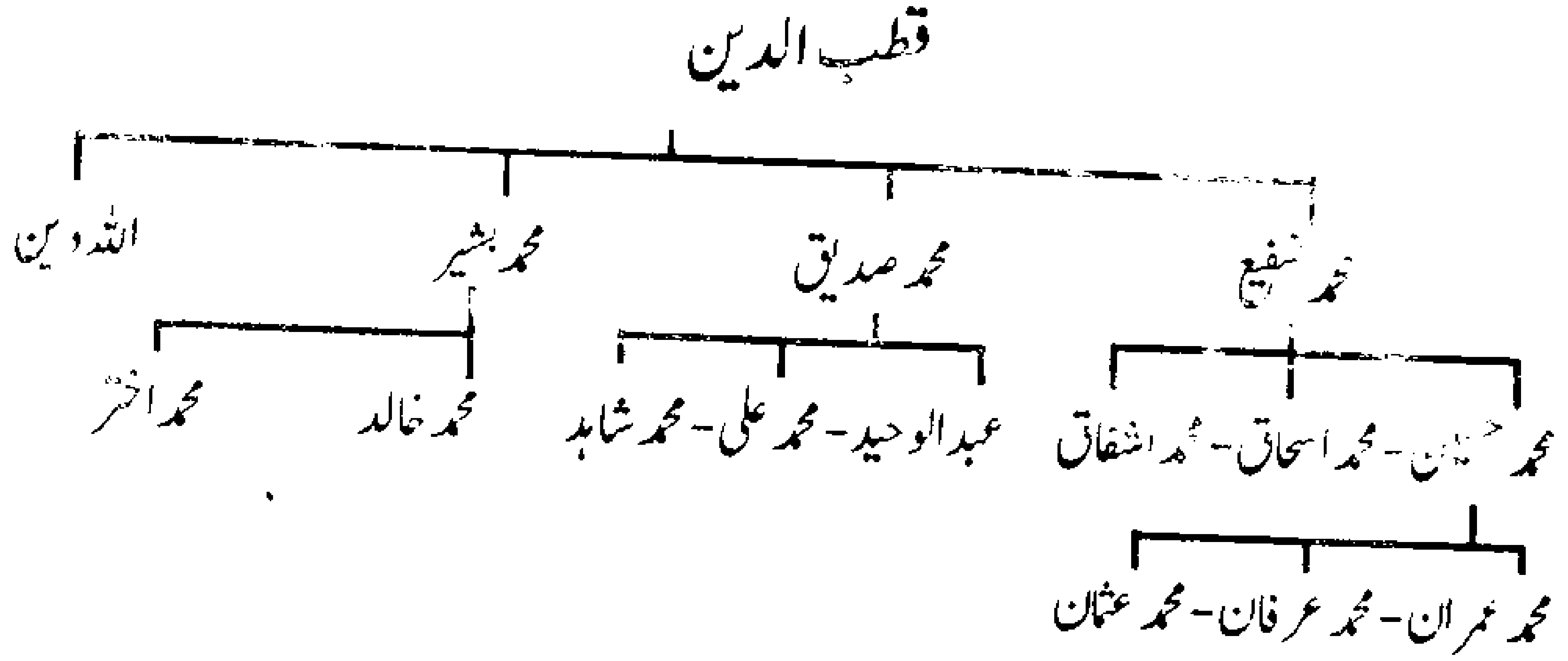

☆☆☆☆☆

8- پاؤنٹی

یہ چھوٹا سا گاؤں تھا۔ اس میں اس برادری کے چند خاندان آباد تھے۔

9۔ تندوالی

یہ گاؤں ریلوے اسٹیشن برارہ سے 4/3 میل کے فاصلہ پر تھا۔ اس کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ اس گاؤں کے میاں محمد یوسف اس برادری کے پہلے وکیل تھے جو ڈسٹرکٹ بورڈ انبالہ کے نائب صدر بھی تھے۔ ہجرت کے بعد میاں صاحب لاہور میں ڈسٹرکٹ ری ہیبلیٹیشن افسر کافی عرصہ تعینات رہے خود تو ماڈل ٹاؤن میں آباد ہوئے لیکن اس خاندان کے دیگر افراد سجان پور ضلع ملتان میں ہیں۔ محمد یوسف فوت ہو چکے ہیں۔ ان کے خاندان کا شجرہ اس طرح ہے۔

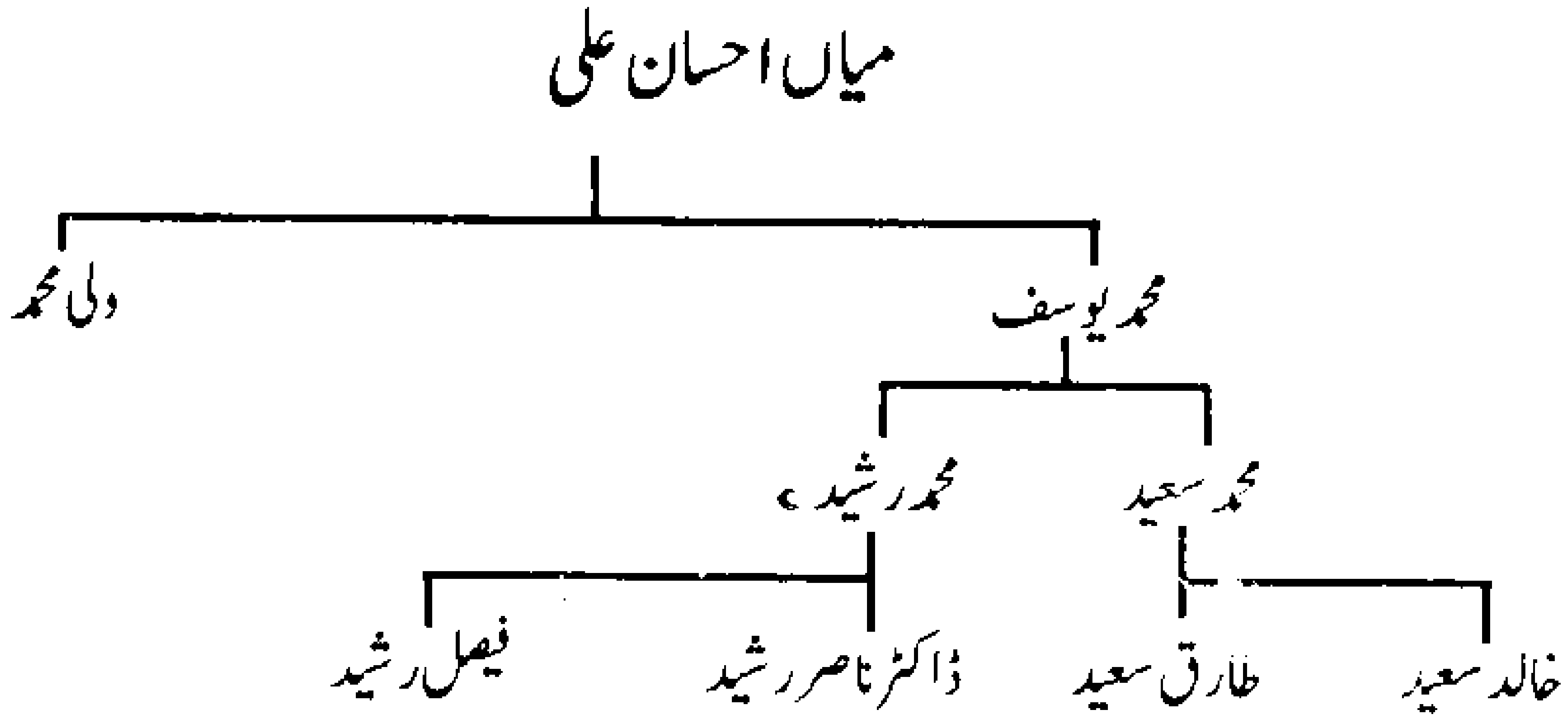

یہ خاندان ماڈل ٹاؤن لاہور میں رہتا ہے۔ واجد علی محکمہ تعلیم میں ملازم تھے بطور اے۔ ڈی۔ آئی ریٹائر ہوئے اس زمانہ میں یہ کافی اہم عہدہ تھا۔ ان کے والد کا نام وزیر علی تھا جس کے تین پسران رحمت اللہ' سراج الدین اور واحد علی تھے۔ رحمت اللہ کے دو پسران ماسٹر اللہ دین اور علم الدین ہیں۔ ماسٹر اللہ دین ملازمت سے ریٹائر ہو کر راہوالی میں رہتے ہیں۔ ان کے دو پ ان ہیں۔ عبدالستار چیئرمین واپڈا کے پی ایس ہیں جبکہ عبدالرحمان ملتان میں پروفیسر ہیں۔

ان کے دوسرے پسر علم الدین کے چار لڑکوں میں سے محسن علی فوت ہو چکے ہیں ان کا لڑکا شاہد علی کراچی میں ہے۔ محمد الیاس بھی کراچی میں ہے جبکہ محمد اکرم اور محمد اسلم اسٹیٹ بینک [illegible] ر میں ملازم ہیں۔

سراج الدین کے دو پسران قدرت علی اور صوبیدار عبدالرحمان ہیں۔ قدرت علی چک نمبر RA/1 ریتالہ خورد اور صوبیدار راولپنڈی میں سکونت رکھتے ہیں۔ واجد علی کے چار پسران ہیں۔ ماسٹر امجد علی فوت ہو چکے ہیں ان کے دو لڑکے عامر ظہیر ملازم واپڈا' رہائش گلشن راوی اور منور ظہیر ہیں۔ منور ظہیر ریتالہ خودر میں رہتے ہیں اور کاروبار کرتے ہیں۔ ان کے دوسرے پسر جناب محمد اشرف علی ایڈوکیٹ بطور سپرنٹنڈنٹ کسٹم ریٹائر ہو کر وکالت کرتے ہیں۔ ٹیکس کے معروف وکیل ہیں ان کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ ان کی صاحبزادی طاہرہ شفیق' اس برادری کی پہلی پی۔ایچ ڈی خاتون ہیں۔ آپ کپور تھلہ ہاؤس میں رہتے ہیں۔ واجد علی کے تیسرے پسر واحد علی ہیں جبکہ ان کے چوتھے فرزند شرافت علی ریٹائرڈ کرنل اسلام آباد میں رہتے ہیں ان کے پانچویں فرزند شفقت علی ایم۔اے پاک فوج میں کرنل ہیں۔ واحد علی فوت ہو چکے ہیں ان کے دو بیٹے محمد علی اور محمد مجاہد ہیں۔ محمد علی واہ فیکٹری میں کیمیکل انجینئر ہیں جبکہ محمد مجاہد گوجرانوالہ میں کاروبار کرتے ہیں۔

اس گاؤں کا جہانگیر کا خاندان بھی اہم ہے ان کے تین پسران محمد عبدالعزیز علم الدین اور محمد صدیق تھے۔ جناب محمد صدیق محکمہ انہار سے بطور ڈپٹی کلکٹر ریٹائر ہو کر فوت ہوئے۔ اسلام پورہ فاروق آباد میں یہ خاندان رہتا ہے ان کا بیٹا نثار علی ڈنمارک میں دوسرا بیٹا صفدر علی انگلینڈ میں۔ چوتھا بیٹا بھی گلاسکو انگلینڈ میں جبکہ کرنل محمود اختر فوج سے ریٹائر ہو کر راولپنڈی میں رہتے ہیں۔ پانچواں بیٹا سعید اختر ایم۔ایس۔سی کاروبار کرتے ہیں۔

جناب عبدالعزیز کے پسران محمد حنیف اور محمد یوسف ہیں۔ محمد حنیف کا ایک بیٹا نوازش علی ہے۔

محمد یوسف بطور ریلوے گارڈ ریٹائر ہوئے۔ ان کا ایک لڑکا جاوید عزیز امریکہ میں اور دوسرا لڑکا جمشید عزیز کویت میں ملازم ہے۔ ان کا تیسرا لڑکا خورشید عزیز ہے جو زرعی بنک میں اسسٹنٹ ڈائریکٹر ہے اسلام پورہ فاروق آباد میں رہتے ہیں۔

جناب علم الدین کے فرزند محمد ظفر ریٹائرڈ اکاؤنٹنٹ ہیں وہ اور ان کے دو لڑکے تنویر ظفر و نعیم ظفر گوردونانک پورہ فاروق آباد میں رہتے ہیں۔

جناب جہانگیر کا یہ جملہ خاندان تعلیم یافتہ اور خوشحال ہے۔

جناب اصغر علی ولد رحیم بخش اپنے پسران مسمیان محمد اشرف' محمد خلیل اور محمد جمیل کے ہمراہ پھالیہ میں قیام پذیر ہیں۔

جناب رحمت اللہ کے تین پسران مہربان' لیاقت علی اور محمد خلیل تھے جو فوت ہو چکے ہیں۔ صرف مہربان کے چار لڑکے مسمیان محمد انور' محمد اکرم' محمد ارشد اور محمد اسلم ہیں جو پھالیہ میں آباد ہیں۔ محمد رفیق ولد قطب دین اپنے پسر محمد مقصود کے ہمراہ پھالیہ میں رہتا ہے۔

جناب ولی محمد کے چار پسران محمد رفیع' محمد حنیف' محمد لطیف اور شوکت علی ہیں۔ محمد رفیع کے دو لڑکے محمد یونس اور محمد یامین پٹواری ہیں۔ محمد حنیف کے تصور حسین اور مظہر حسین ہیں۔ محمد لطیف کے محمد صدیق اور محمد یاسین ہیں۔ شوکت علی کے عبدالشکور' محمد صغیر اور عبدالغفور ہیں۔ یہ خاندان ڈنگہ میں آباد ہے۔

جناب قطب دین ولد جان محمد کے دو پسر شمس الدین اور عبدالرشید ہیں۔ شمس الدین کے بابر اور محمد ساجد ہیں جبکہ عبدالرشید کے اختر علی' محمد عارف اور خالد محمود ہیں۔ اختر علی کا فیضان علی اور محمد عارف کا بلال رضا ہے۔ یہ خاندان پھالیہ میں رہتا ہے۔

جناب محمد شریف کا خاندان نجم الدین روڈ کوئٹہ میں آباد ہے۔ ان کے تین پسران ہیں۔ ڈاکٹر محمد یاسین اسسٹنٹ ڈائریکٹر محکمہ حیوانات بلوچستان ہیں اور محمد حنیف واپڈا میں ایس۔ڈی۔او ہیں جبکہ محمد اعجاز واٹر مینجمنٹ بلوچستان میں انجینئر ہیں۔ تعلیم یافتہ خوشحال خاندان ہے۔

جناب منصب علی کے پسر ڈاکٹر محمد بشیر کا خاندان سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا میں آباد ہے۔ ان کے فرزند ڈاکٹر کیپٹن محمد اسحاق انتہائی ملنسار خوش خلق انسان تھے۔ جوانی میں ہی فوت ہو چکے ہیں۔ ان کے بیٹے سیٹلائٹ سرگودھا میں رہائش پذیر ہیں۔

جناب علی نواز کا خاندان جاکے تحصیل و ضلع شیخوپورہ میں آباد ہے ان کے چار پسران مسمیان انتظار علی' خلیل احمد' جمیل احمد اور محمد رفیع ہیں۔

Marfat.com

10- چڈیالہ

یہ گاؤں انبالہ چھاؤنی سے جانب جنوب چار میل کے فاصلہ پر واقع تھا۔ ریلوے اسٹیشن کیسری دو میل تھا جبکہ دوسری لائن پر ریلوے اسٹیشن موہڑی بھی دو میل کے فاصلہ پر تھا۔ یہ گاؤں مخلوط آبادی کا گاؤں تھا اس برادری کے علاوہ مسلم راجپوتوں کی بھی ملکیت تھی۔

یہ گاؤں اونچے ٹبہ پر واقع تھا۔ تواتر سے یہ روایت مشہور تھی کہ اس گاؤں کے ابتدائی آباد کار ایسر ہیڑی تحصیل تھانیسر سے جو اس گاؤں سے زیادہ دور نہ تھا آکر آباد ہوئے تھے۔ شروع میں آباد کاروں نے مسجد تعمیر کی اردگرد کی اراضیات جنگل پر مشتمل تھی جنگل میں خطرناک جانور موجود تھے چنانچہ ایک شیرنی نے مسجد میں بچے کو جنم دیا وہ انتہائی خونخوار ہو گئی اور موقعہ پا کر اس نے لوگوں پر حملے کرنے شروع کر دیئے جس کی وجہ سے آباد کار یہ گاؤں چھوڑ گئے۔ یہ گاؤں ایک سکھنی کی جاگیر تھا جس کی مقامی سکھ جاگیرداروں سے دشمنی تھی کچھ عرصہ بعد اس نے پھر اس گاؤں کو آباد کرایا اور یقین دہانی کرائی کہ وہ سکھ حملہ آوروں اور جنگلی جانوروں سے پورا تحفظ دیگی اور اس نے یہ وعدہ نبھایا بھی۔ یہ واقعہ بڑے بزرگ دلچسپی سے بیان کرتے تھے کہ اس گاؤں کے باقر نامی شخص پر شیر نے حملہ کر دیا۔ جناب باقر اتنا طاقتور تھا کہ اس نے شیر کے جبڑوں کو اپنے ہاتھوں سے کھینچ کر پھاڑ دیا اور شیر مردہ ہو کر گر پڑا۔ یہ واقع ظاہر کرتا ہے کہ ابتدائی آباد کاروں کی ابتدائی زندگی کس قدر مخدوش اور خطرناک تھی۔

اس برادری کا یہ مشہور گاؤں تھا اور اراضیات زرخیز تھیں۔ چھاؤنی اور دوسرے دو ریلوے اسٹیشن نزدیک ہونے کی وجہ سے لوگ خوشحال تھے۔

بعض احباب کا خیال ہے کہ اس گاؤں کے آباد کرنے والے سیدو کی گوت چنڈھیڑ تھی جو بگڑ کر چوڈیالہ ہو گیا جبکہ حقیقت یہ ہے کہ اس گاؤں کو 1760ء میں چونڈپال نامی سکھ سردار کی بیوہ نے آباد کرایا اور اس کے نام پر اس کا نام چونڈپال رکھا گیا جو بگڑ کر چوڈیالہ اور بعد ازاں چڈیالہ ہوا۔ ریونیو ریکارڈ سے اس کی تائید ہوتی ہے یہ اس برادری کا پرانا گاؤں تھا۔

Marfat.com

اس گاؤں پر 8 ستمبر بروز پیر ہندو سکھوں نے حملہ کیا ان کو پٹیالہ کی سکھ ریاست کی فوج کے جوانوں کی مدد حاصل تھی۔ گاؤں والوں نے ڈٹ کر مقابلہ کیا ہندو سکھوں کے چھ آدمی مارے گئے۔ مسلمانوں کے آٹھ آدمی شہید اور چھ زخمی ہوئے اس برادری کے جناب محمد حنیف ولد محمد شفیع جناب فیض محمد ولد کریم بخش اور جناب بشیر احمد ولد دین محمد شہید ہوئے۔ دین محمد شدید زخمی ہوا۔ حملہ کے بعد یہ گاؤں مہتاب گڑھ منتقل ہو گیا اور وہاں سے راجپوتوں کے مشہور گاؤں ساہا میں چلا گیا۔ جہاں سے اس گاؤں کے خاندان انبالہ کیمپ آ گئے اور ماہ نومبر میں مختلف ذرائع سے پاکستان آ گئے۔ اس گاؤں کا مفصل شجرہ جناب ڈاکٹر عبدالرشید ولد محمد اسماعیل نے مہیا کیا ہے وہ میرے شکریہ کے مستحق ہیں۔ اس گاؤں میں حاجی نتھا کا مشہور خاندان تھا نتھا اپنے پسر کرم بخش کے ساتھ حج کرنے گئے۔ انہوں نے مکہ معظمہ میں وفات پائی اور وہیں دفن ہوئے۔ ان کے پسر کرم بخش واپس آ گئے۔ بعد ازاں زمین مکان اور کل اثاثہ فروخت کر کے 7 سال بعد انہوں نے اپنی بیوی اور نابالغ بیٹوں نجیب الدین اور محمد یوسف کے ہمراہ دوبارہ سفر حج کی تیاری کی۔ عین روانگی کے وقت ان کی بیوی کے ماں باپ نے ساتھ بھیجنے سے انکار کر دیا بیوی اور بڑے بیٹے نجیب الدین کو چھپا لیا اس لئے وہ اپنے چھوٹے بیٹے کو لے کر حج کے لئے چلے گئے اور حج کے بعد مکہ معظمہ میں رہائش پذیر ہو گئے اور وہیں ایک عرب خاتون سے شادی کی وہیں وفات پا کر جنت البقیع میں دفن ہوئے۔ محمد یوسف جوان ہو چکا تھا کرم بخش کی عرب بیوہ اس کو ساتھ لیکر چڑیالہ آئی۔ نیا پختہ مکان بنایا مرہونہ اراضی واگذار کرائی۔ بڑے بیٹے نجیب الدین کی شادی کی اسے کاروبار کرایا اور بڑے بیٹے اور محمد یوسف کو یہاں آباد کر کے واپس چلی گئی تاہم باہمی رشتوں کے پیار و محبت کی مثال قائم کر گئی۔

Marfat.com

حاجی کرم بخش کے پسر نجیب الدین کا بڑا بیٹا جناب سلطان محمود محکمہ تعلیم سے بطور ڈپٹی ڈائریکٹر ریٹائر ہوا۔ اب فردوس پارک سنت نگر میں رہائش پذیر ہیں۔ ان کا پسر سلطان اعظم سپیشل ایجوکیشن کے ایک ادارے کے پرنسپل ہیں۔ ان کے چھوٹے بھائی سلطان حامد کا لڑکا ڈاکٹر عابد پاک فوج میں میجر ہے۔ ان کا دوسرا پسر سلطان واحد ڈینٹل سرجن ہے۔ اسی خاندان کے مشہور حکیم عبدالرشید کا بیٹا ناظم علی خزانہ گیٹ ہائی اسکول لاہور کا ہیڈ ماسٹر ہے۔ حکیم عبدالرشید ولد محمد اسماعیل کوٹلہ سیدان تحصیل شاہ پور مین آباد ہے وہ متمول اور خوشحال ہیں ان کا جملہ خاندان تعلیم یافتہ ہے۔

اسی خاندان کی ایک شاخ کے جد امجد محمد بخش مشہور نمبردار تھے۔ ان کی نسل کے جناب محمد یوسف پاراچنار کے مشہور ڈاکٹر تھے۔ جناب ماہا ولد ہاتھی ولد جود کے دو پسران سیدو اور سوندا تھے۔ سیدو کے چار بیٹے محمد بخش' محمد مراد' بڈھن اور محمد جیون تھے جنکے شجرے حسب ذیل ہیں۔

محمد بخش

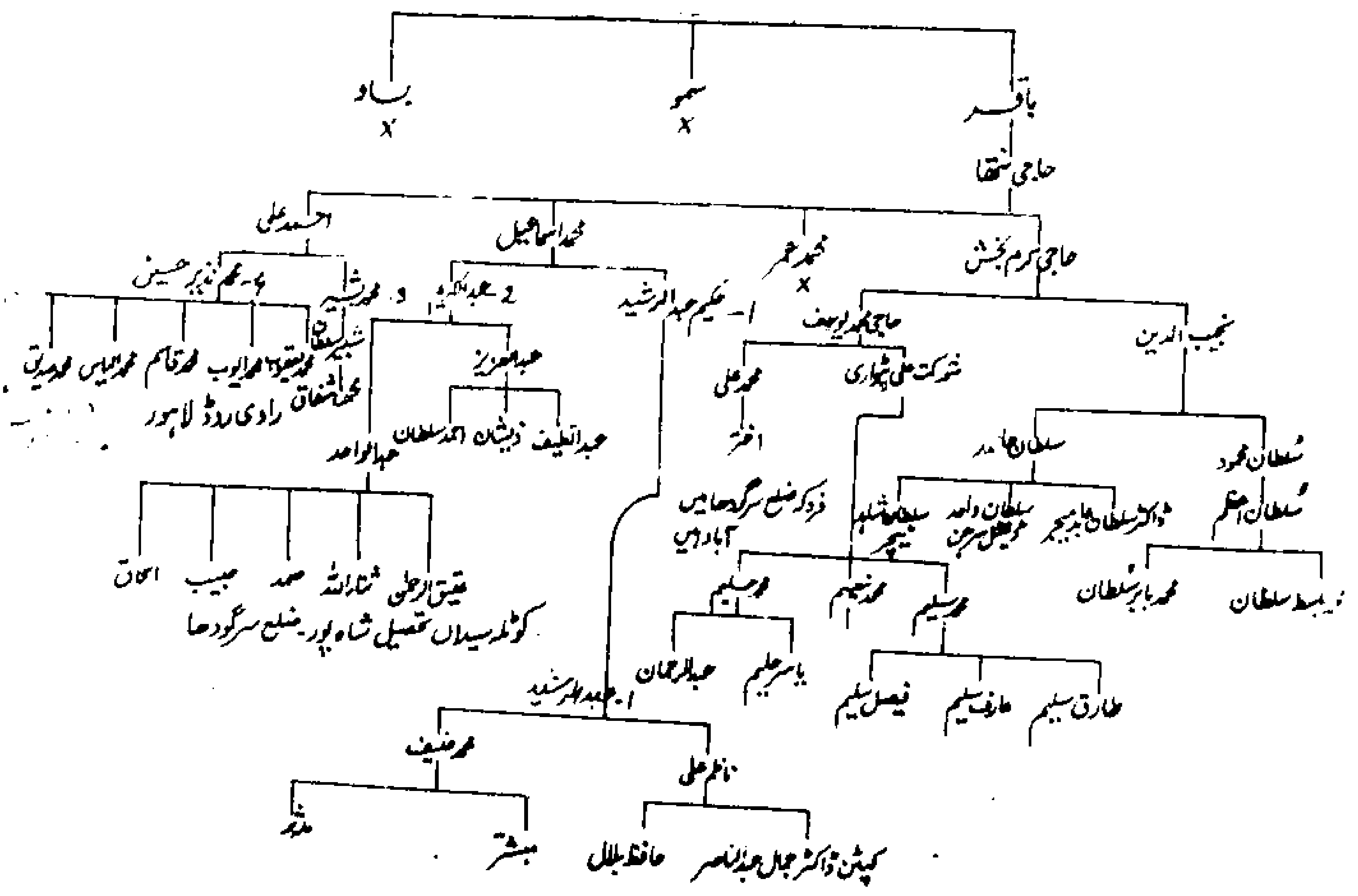

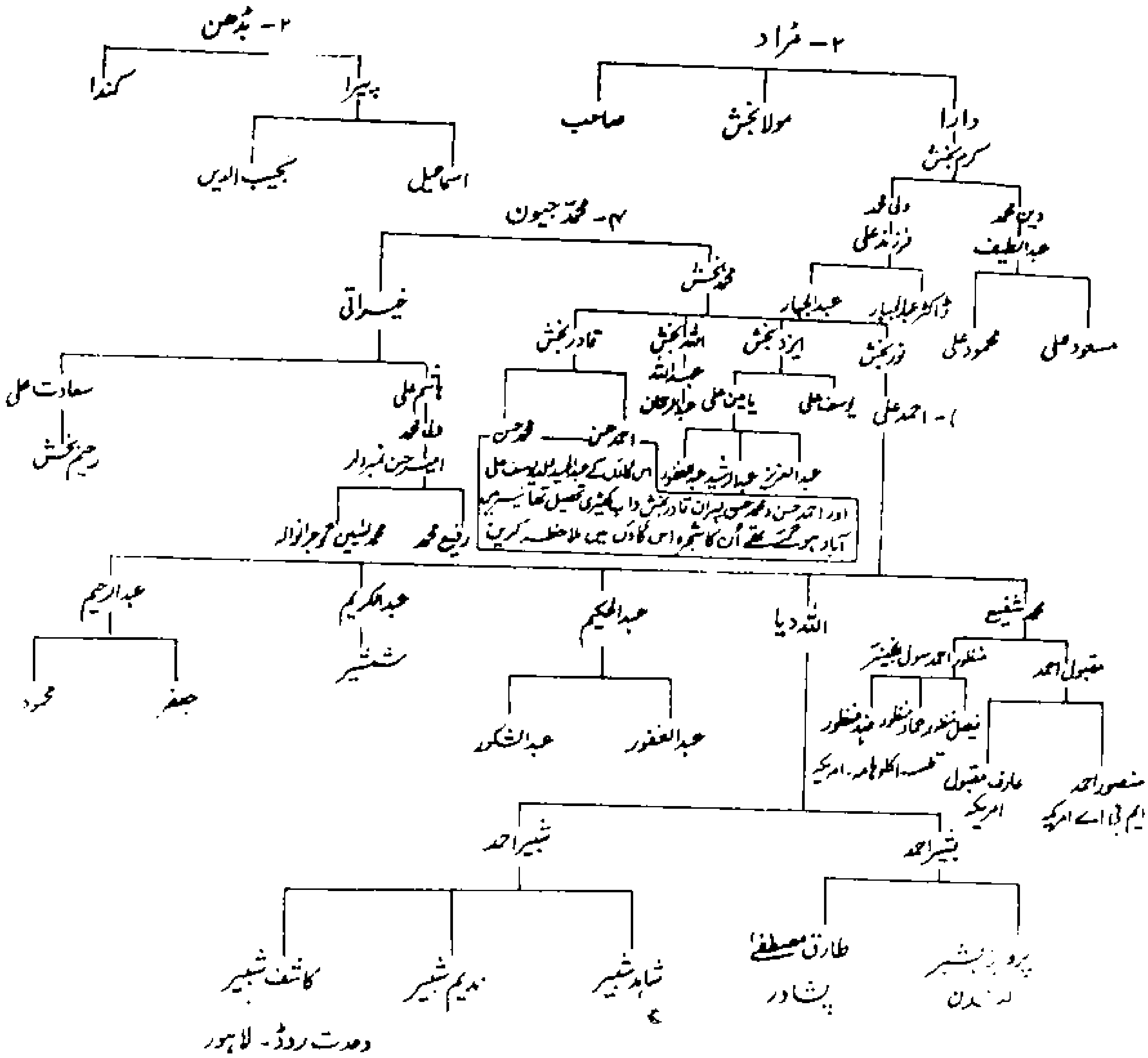

محمد بخش کا خاندان اس گاؤں کا مشہور گھرانہ تھا۔

اس کا شجرہ حسب ذیل ہے۔

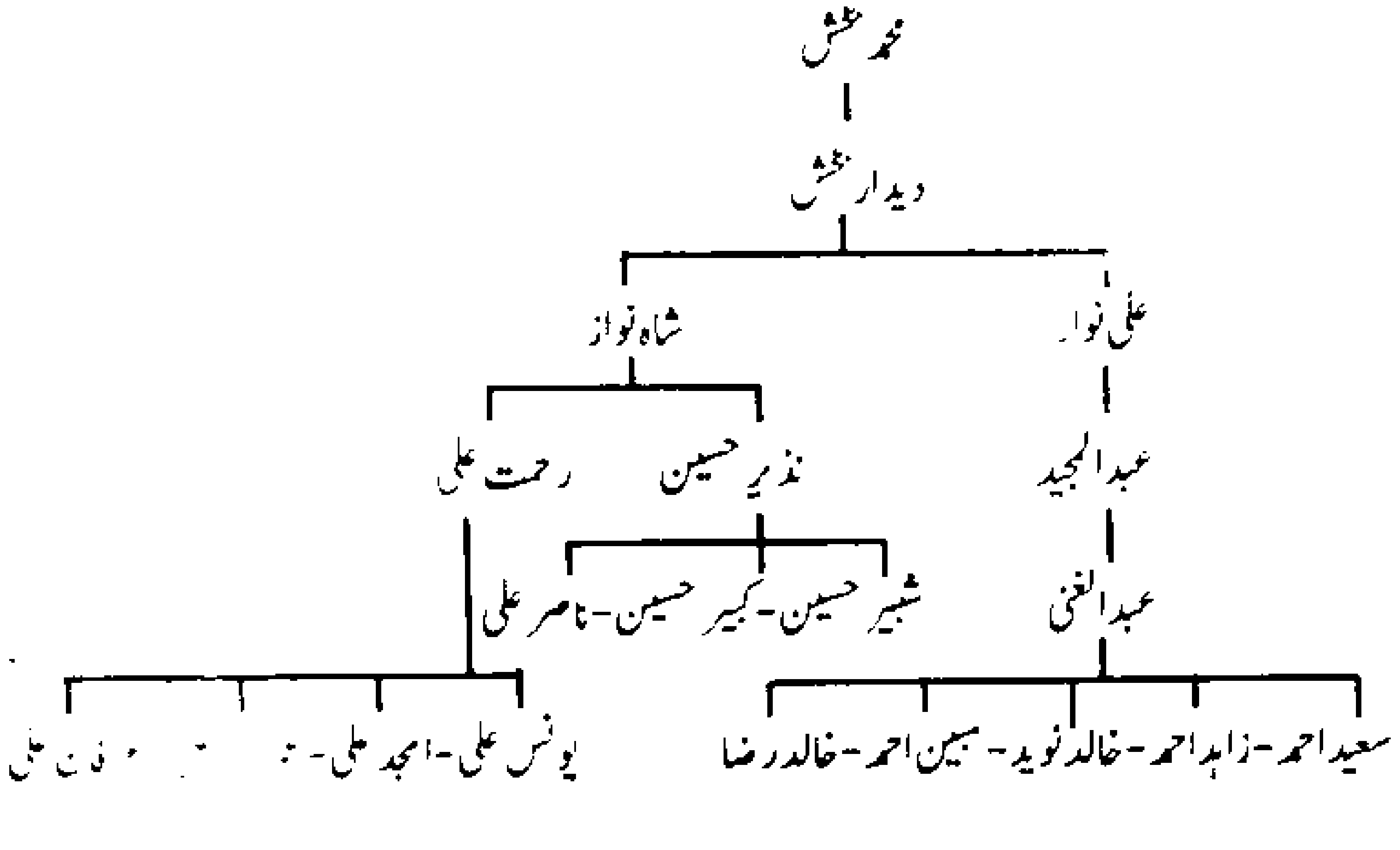

☆☆☆☆☆

Marfat.com

جناب عبدالغنی کے پسران 226 بی اور رحمت علی کے پسران 227 بی سٹیلائٹ ٹاؤن سرگودھا میں رہتے ہیں۔ مبین احمد اور حامد رضا محکمہ صحت میں ملازم ہیں جناب نذیر حسین کا بیٹا شبیر حسین کمشنر آفس میں ہیڈ کلرک ہے۔ یونس علی پٹواری اور امجد علی نائب تحصیلدار ہے۔ ناصر علی چک نمبر 104 جنوبی میں رہتا ہے۔

جناب قادر بخش کا شجرہ اس طرح ہے:۔

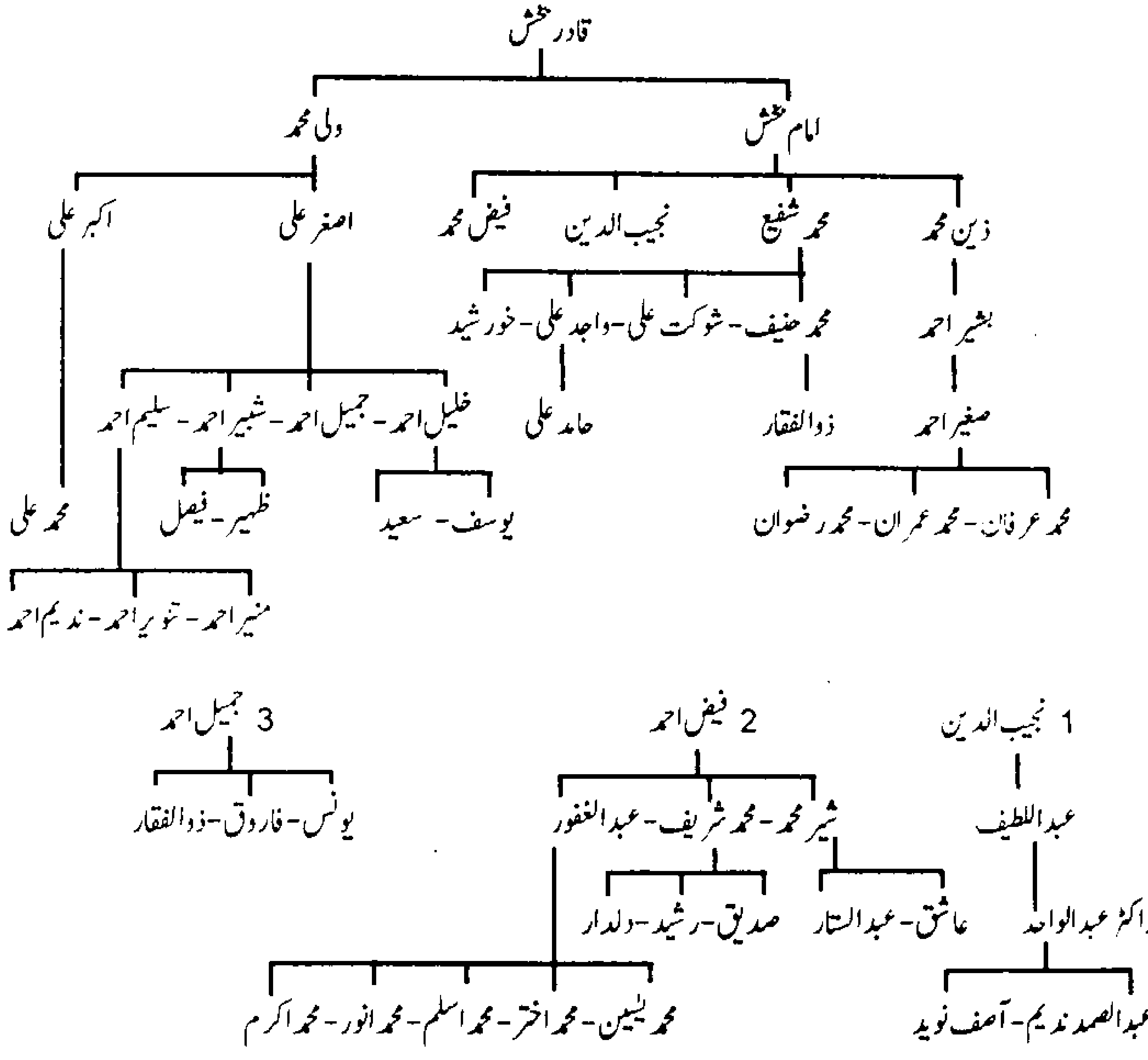

☆☆☆☆☆☆

Marfat.com

محمد علی کے پسران مقصود علی، مسعود علی اور منصور علی ہیں۔ خلیل احمد کے پسر یوسف کے عمران یوسف اور نعمان یوسف ہیں جبکہ سعید کے کامران سعید اور خرم شہزاد ہیں۔

اس خاندان کے جناب بشیر احمد اور محمد حنیف 1947ء میں شہید ہوئے۔ بشیر احمد کا فرزند صغیر احمد نیشنل بنک میں آفسر ہے اور 19 آصف بلاک علامہ اقبال ٹاؤن میں رہتا ہے جناب محمد حنیف کا فرزند واپڈا میں ایس ڈی او ہے محمد حنیف دو بھائی شوکت علی اور واجد علی 127 جنوبی میں رہتے ہیں۔ عبدالواحد ویٹرنری ڈاکٹر ہیں۔ محمد شریف کے پسران کوٹ لکھیت میں مقیم ہیں۔ اصغر علی اور اکبر علی کے خاندان قصور پورہ راوی روڈ میں قیام پذیر ہیں۔ باقی خاندان چک نمبر78 میں ہے۔ جناب فرزند علی ولد ولی محمد ہجرت کے بعد علی پور چٹھہ میں آباد ہوئے۔ نیک اور پرہیز گار انسان تھے فوت ہو چکے ہیں۔ ان کا پسر عبدالجبار ایم۔بی۔بی۔ایس مشہور ڈاکٹر اور سرجن ہیں۔

11۔ چڈیالی

یہ گاؤں چڈیالہ سے ایک فرلانگ کے فاصلہ پر تھا۔ چھوٹا سا گاؤں تھا آبادی کی اکثریت غیر مسلم تھی۔ اس برادری کے صرف چند خاندان یہاں آباد تھے۔

12۔ حمید پور

یہ گاؤں انبالہ سے 15 میل، ملانہ سے 3 میل اور اللہ پور سے ایک میل کے فاصلہ پر واقع تھا۔ تمام گاؤں ارائیوں کا تھا اس گاؤں کو حمید نے آباد کیا تھا اور اس کے نام پر یہ حمید پور ہوا۔ اس گاؤں کے خاندانوں کے کوائف حسب ذیل ہیں۔

مولا بخش کے تین لڑکے اللہ بخش، عبداللہ اور اللہ دین تھے۔ عبداللہ لاولد فوت ہوا۔ اللہ بخش کا شمس الدین ہے جس کی صرف مادینہ اولاد ہے۔ اللہ دین کا ایک لڑکا عبدالغفور تھا جس کے تین پسران ظہیر دین، محمد یونس اور اختر علی ہیں۔ جناب ظہیر دین کے دو پسر مقصود احمد اور جاوید مسعود ہیں۔ مقصود احمد واپڈا میں ملازم سٹینو ہے۔ جناب محمد یونس کے تین پسران طاہر محمود، طارق محمود اور قیصر محمود ہیں۔ جناب اختر علی اور محمد یونس کے

Marfat.com

پسران غلہ منڈی شیخوپورہ میں رہتے ہیں اور طارق انٹرپرائز کے نام سے کاروبار کرتے ہیں۔ خوشحال اور مشہور خاندان ہے ظہیردین کے پسران بھی غلہ منڈی شیخوپورہ میں رہتے ہیں۔ عبدالغنی کے دو پسران منصب علی اور سعید الدین ہیں۔ منصب علی کے پسران محمد جمیل اور محمد نذیر مرالی والا ڈاکخانہ خاص ضلع گوجرانوالہ میں رہتے ہیں۔ سعید الدین کے دو پسران میں سے محمد اسحاق موضع جتیا ڈاکخانہ خاص ضلع شیخوپورہ میں اور عبدالرشید شریف سٹریٹ محلہ مغل پورہ شیخوپورہ میں قیام پذیر ہیں۔ محمد اسحاق کے 7 لڑکے مسمیان محمد اشفاق ملازم واپڈا' محمد عباس' محمد الیاس' محمد سجاد' محمد اعجاز' محمد وقاص عظیم اور سکندر رضا ہیں۔ عبدالرشید واپڈا میں ملازم ہے اس کے چھ لڑکے مسمیان محمد سعید' محمد انیس' محمد نعیم' محمد امین' محمد نوید اور محمد زبیر ہیں۔

جناب محمد ابراہیم کے پسر محمد یامین چک 48 میں رہتا ہے۔ ملازمت کرتا ہے جناب محمد شفیع اپنے پسران ڈاکٹر اکبر علی' اصغر علی' اشرف علی' محمد افضل' محمد عمران کے ہمراہ پھالیہ میں آباد ہے۔

13۔ حسن پورہ

یہ گاؤں ضلع کرنال کی آخری سرحد پر تحصیل انبالہ کا آخری گاؤں مارکنڈا دریا کے کنارے واقع تھا۔ جناب حسن محمد اس گاؤں کے پہلے آباد کار تھے جن کے نام کی نسبت سے اس کا نام حسن پور ہوا۔

جناب حسن محمد کے پسر فضل الدین نمبردار تھے جن کے بعد ان کا بڑا بیٹا چوہدری ارجمند نمبردار ہوئے۔ جن کے پسر چوہدری رحمت علی نمبردار مقرر ہوئے اور ہجرت کے بعد غلہ منڈی گکھڑ ضلع گوجرانوالہ میں آباد ہوئے ان کے پسر محمد رفیق گکھڑ منڈی کے مشہور آڑھتی ہیں ان کی رہائش وارڈ نمبر4 میں ہے یہ خوشحال گھرانہ ہے۔

اس گاؤں کے دیگر معزز خاندانوں سے محمد صدیق' محمد شریف پسران حاکم علی چک نمبر13/1.L ڈاکخانہ رینالہ ضلع اوکاڑہ میں آباد ہیں۔ ولی محمد' علم الدین' فیض محمد' محمد

Marfat.com

صدیق پسران امانت علی اور شیر محمد ولد برکت علی بھی اس چک میں آباد ہیں۔ جناب محمد بشیر ولد نعمت علی چک نمبر 30 شمالی و عبدالغفور ولد حسین بخش چک نمبر 71 شمالی تحصیل و ضلع سرگودھا شمس الدین ولد نور احمد کچی بستی سرگودھا میں آباد ہیں۔

جناب دین محمد' احسان محمد اور محمد یوسف پسران نوازش علی نند پور تحصیل و ضلع گوجرانوالہ میں رہائش پذیر ہیں۔ نقو ولد وزیر علی موضع کالووالی' نجیب الدین' نیاز احمد پسران ارجمند گھڑتل تحصیل ڈسکہ' ضلع سیالکوٹ میں آباد ہیں۔

جناب محمد منیر اور منظور احمد پسران فیض محمد قادر آباد تحصیل پھالیہ میں آباد ہیں۔

جناب واحد حسن واپڈا کوئٹہ میں ملازم ہے۔

14۔ خان احمد پور

یہ گاؤں ملانہ کے قریب خان احمد نے آباد کیا تھا اس لئے اس کا نام خان احمد پور ہوا۔ یہ اس برادری کا مشہور گاؤں تھا جناب ولی محمد ریٹائر ایس وی ٹیچر نے اس گاؤں کا مفصل شجرہ نسب مہیا کیا ہے۔ وہ ہمارے شکریہ کے مستحق ہیں۔

حضوری' رحمان' روشن اور مہرو میں سے روشن' رحمان کی غالباً نسل آگے نہ بڑھی۔ حضوری اور مہرو کا شجرہ حسب ذیل ہے۔

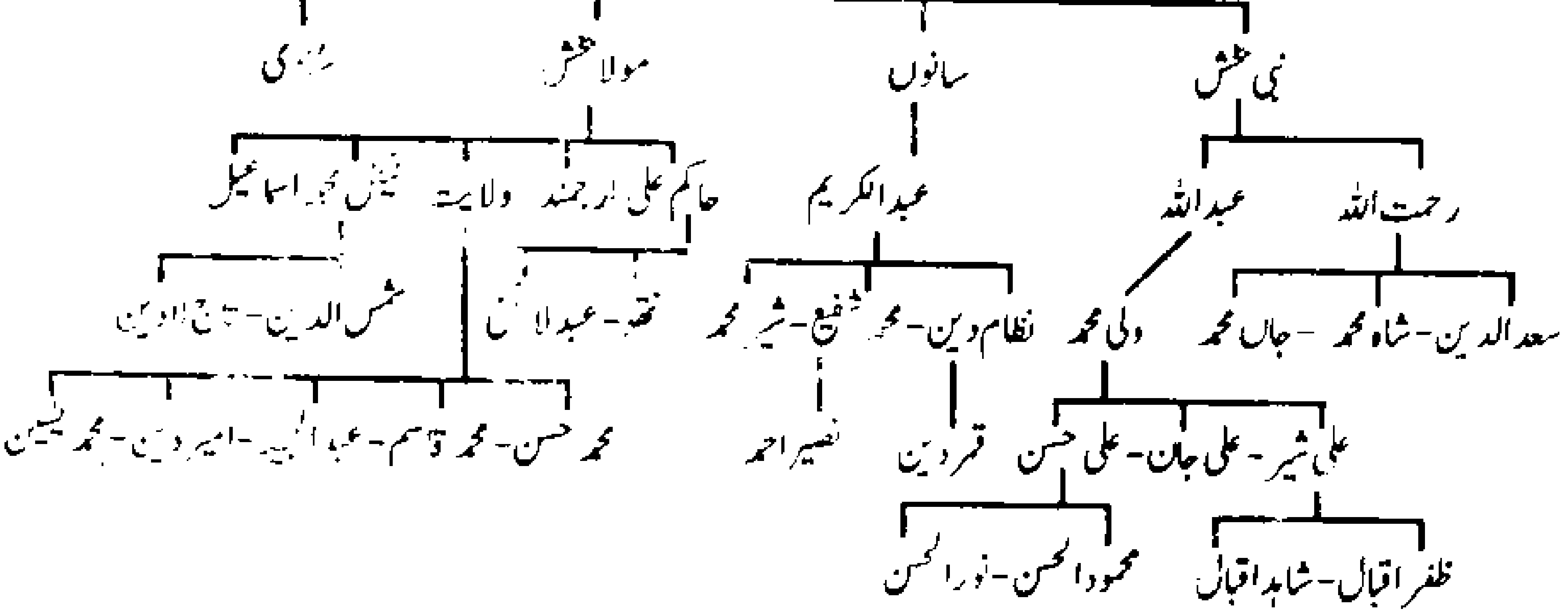

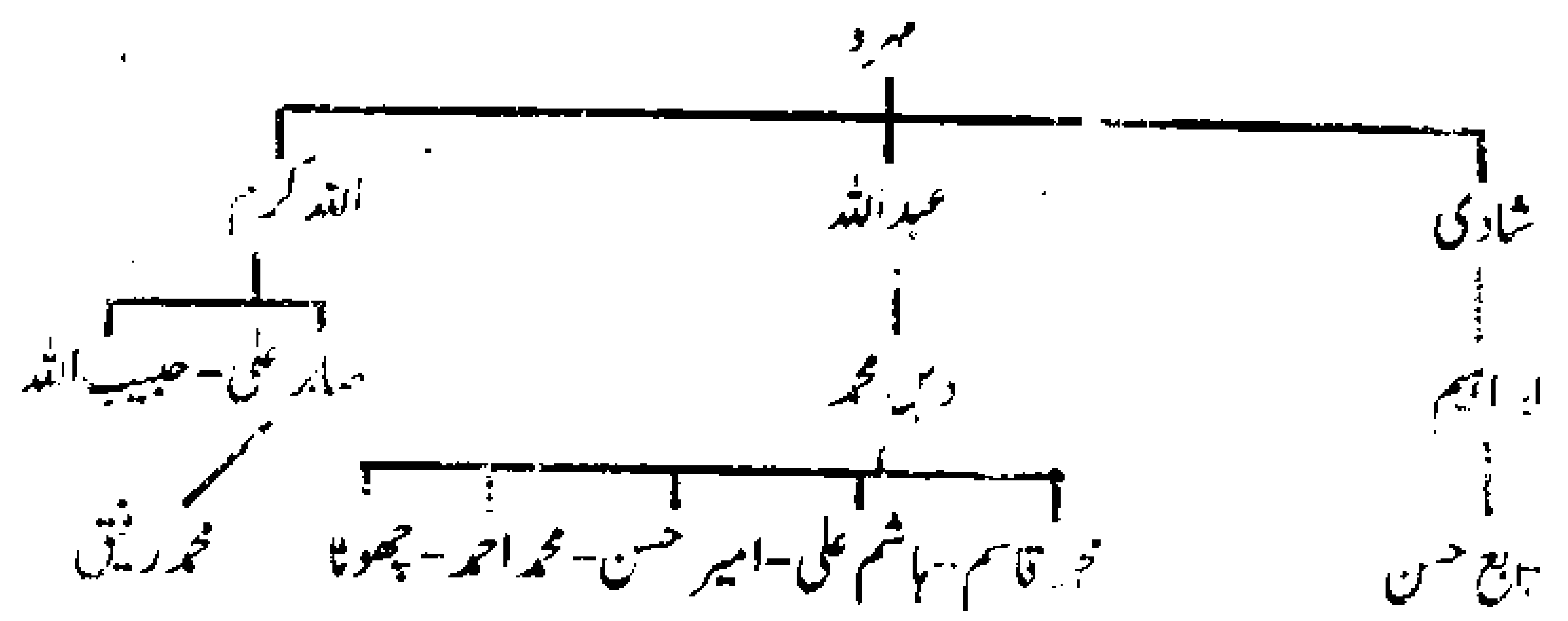

☆☆☆☆☆

جناب ولی محمد بطور ایس-وی ٹیچر ریٹائر ہوئے خوشابیان سٹریٹ میانوالی میں آباد ہیں ان کا پسر علی حسن محکمہ جنگلات کا بڑا آفسر ہے جبکہ دوسرا پسر علی شیر محکمہ تعلیم میانوالی میں ذمہ دار آفیسر ہے۔ ماسٹر ولی محمد کا خاندان باا ثر اور خوشحال ہے۔

اس گاؤں کے دیگر معززین میں شان محمد مکان نمبرF/361 گلی وکیلاں والی میانوالی شہر غلام بھیک و شیر محمد موضع کنگر والی ڈاکخانہ مرادی والا تحصیل و ضلع گوجرانوالہ' جناب سعد الدین ولد رحمت اللہ جناب شوکت علی مدرس موضع تلاعالی ڈاکخانہ مرالی والا ضلع گوجرانوالہ میں آباد ہیں جبکہ تابع حسن ولد ابراہیم موضع سکندری ڈاکخانہ و تحصیل ساہیوال ضلع سرگودھا میں رہائش پذیر ہیں۔ رحمت اللہ کے خاندان کا شجرہ نسب اسطرح ہے۔

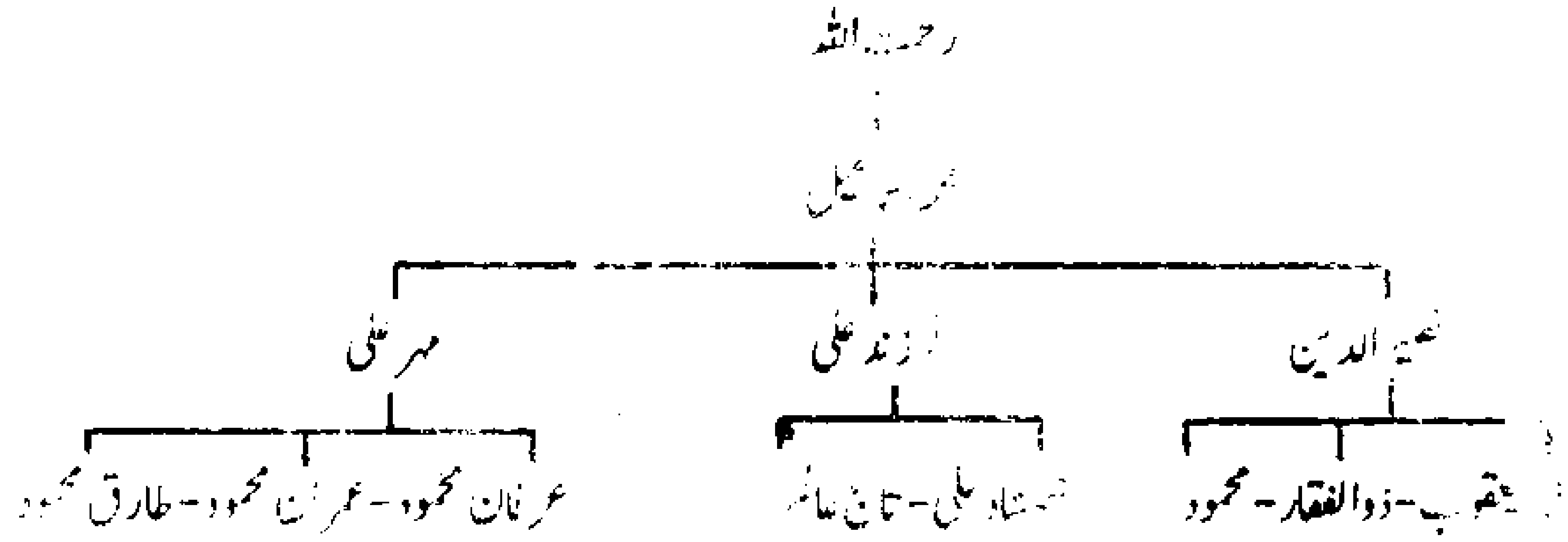

☆☆☆☆☆

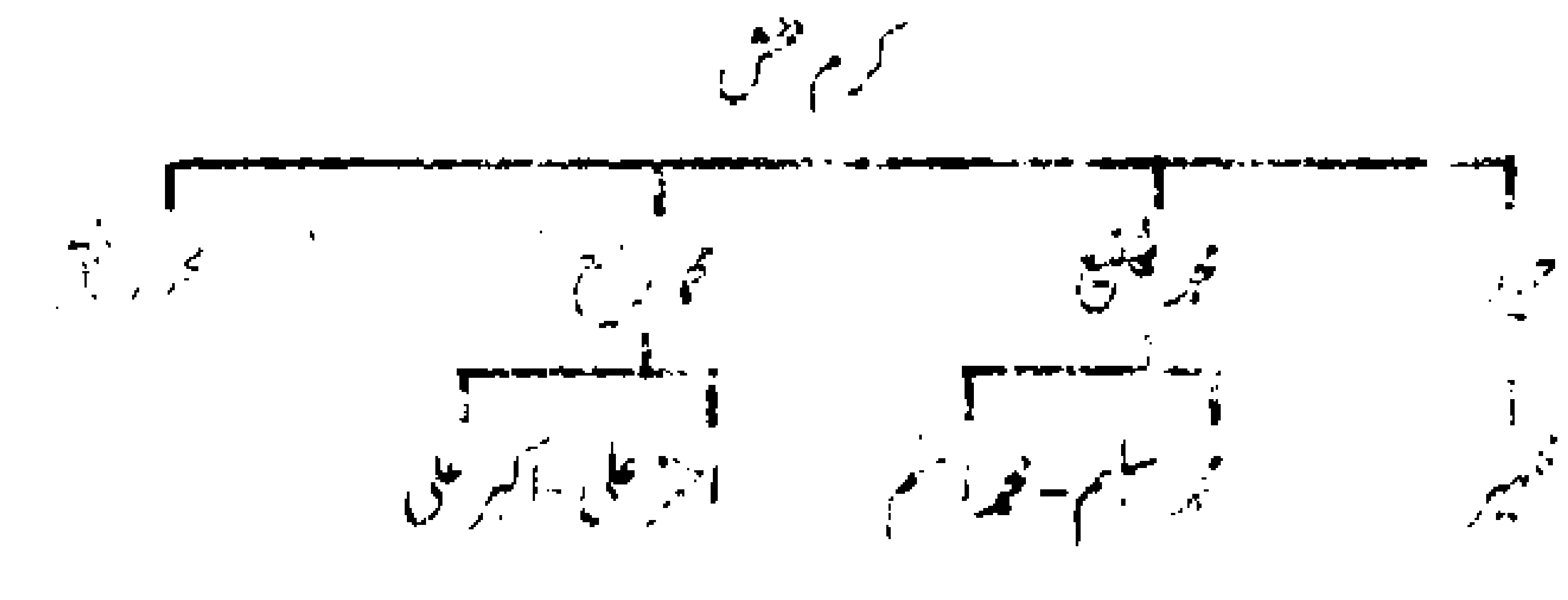

☆☆☆☆☆

Marfat.com

جناب نصیر دین واپڈا سے ریٹائر ہوئے۔ اپنے پانچ بیٹوں کے ہمراہ شاہدرہ لاہور میں رہتے ہیں۔ اس کے دو بیٹوں کے نام معلوم نہ ہو سکے۔ فرزند علی بنک میں ملازم ہے جبکہ مہر علی اور ان کے پسران کاروبار کرتے ہیں اور مدینہ کالونی گلشن راوی میں رہتے ہیں۔

15۔ دھوئی (ادھوئی)

ارائیوں کا یہ سب سے پرانا گاؤں شاہ آباد جگادھری پر ہادہ ریلوے اسٹیشن سے دو میل کے فاصلے پر واقع تھا۔ ریکارڈ میں اس کا نام ادھوئی ہے لیکن یہ دھوئی بولا جاتا ہے۔ یہ روایت تواتر سے مشہور ہے کہ اس علاقہ میں ارائیں برادری نے سب سے پہلے یہ گاؤں آباد کیا اس گاؤں کے خاندانوں کے کوائف اس طرح ہیں۔

قمر دین کے چار لڑکے محمد رفیق' عبدالرشید' محمد ظفر اور محمد یوسف ہیں۔ جناب محمد رفیق کا پسر سجاد فوت ہو چکا ہے اس کے پانچ پسران سنگھ پورہ لاہور میں رہتے ہیں۔ محمد رفیق کا دوسرا پسر محمد عاشق کھرک ڈاکخانہ کاموکی گوجرانوالہ میں ہے۔

محمد رفیق کا تیسرا پسر محمد اسلم لاہور میں کاروبار کرتا ہے ان کا چوتھا پسر محمد طارق انگلینڈ میں ہے۔

جناب عبدالرشید بانا لاہور میں رہتے ہیں اس کے پسران محمد مشتاق' محمد رزاق ہیں۔

جناب محمد ظفر جوہر ٹاؤن میں رہتے ہیں ان کے دو پسر محمد یعقوب اور محمد یعقوب کیپری ہال' لبرٹی مارکیٹ لاہور کے مالک ہیں جبکہ دوسرے دو لڑکے محمد ایوب اور مطلوب احمد لاہور میں کاروبار کرتے ہیں۔

جناب محمد یوسف گورومانگٹ لاہور میں رہتے ہیں ان کے پانچ لڑکے ہیں۔

جناب محمد اسماعیل کا بڑا خاندان ہے ان کے تین پسران نذیر احمد عرف نقو نجیب الدین اور محمد رفیق ہیں۔ نذیر احمد کے لڑکے محمد شریف' محمد اقبال اور ریاست علی ہیں۔ محمد شریف اپنے لڑکوں مسمیان غلام محی الدین اور محمد یامین کے ہمراہ لوہان والا میں رہتے ہیں اور کاروبار کرتے ہیں۔ محمد اقبال کاروبار کرتے ہیں اور سنجاری لورالائی میں رہتے ہیں۔

ان کے پانچ لڑکے مسمیان محمد سعید' محمد زاہد' محمد وحید' محمد نوید اور محمد سلیم ہیں۔ محمد زاہد ایس ایس ٹی ہے۔ جناب ریاست علی محکمہ انہار میں سپرنٹنڈنٹ ہیں۔ ان کے تین بیٹے ہیں محمد علی انمول ہسپتال میں انجینئر ہیں۔ احمد علی کاروبار کرتے ہیں اور محمود علی ایم ایس سی ہیں۔ جناب ریاست علی انتہائی ملن سار اور درد دل رکھنے والی ہر دل عزیز شخصیت ہیں۔ 20۔ڈی وارث کالونی وحدت روڈ میں رہائش پذیر ہیں۔ نجیب الدین کے دو بیٹے محمد اسلم اور محمد افضل ہیں۔ محمد اسلم ملازمت اور محمد افضل کاروبار کرتا ہے۔ بھاٹی شاپ گلبرگ نمبر ااا میں رہتے ہیں۔ محمد رفیق کے دونوں پسران محمد دین اور محمد جاوید فوت ہو چکے ہیں۔ محمد جاوید کی کوئی نرینہ اولاد نہ ہے۔ محمد دین کا لڑکا محمد بلال منڈی شاہ کلڈر میں رہتا ہے۔

اس گاؤں کے جناب نتھے خان کا خاندان بورے میں آباد ہے اس کے تین پسران غلام قادر' صوبے خان اور سراج دین تھے۔ صوبہ خان لاولد فوت ہوا۔ غلام قادر کے اصغر علی اور یامین علی ہیں۔ اصغر علی کے لڑکے شوکت علی کے اشرف علی' امجد علی اور زاہد علی ہیں۔ یامین کے پسران شمشاد علی' دلشاد علی' ممتاز علی اور ریاض علی ہیں۔ سراج الدین کے لڑکے عبدالشکور کے محمد اقبال' محمد ابرار' محمد اقرار اور محمد اکرم ہیں۔

جناب سوندھا کا خاندان ہجرت کے بعد چک نمبر 559 ای بی میں آباد ہوا۔ اس کے تین پسران عبدالغنی' غلام نبی اور سعد الدین ہیں۔ عبدالغنی کی کوئی اولاد نرینہ نہ ہے۔ غلام نبی کے دو لڑکے رحمت اللہ اور نتھو خان ہیں۔ رحمت اللہ کے بیٹے محمد یامین کے شیر احمد اور سعید احمد ہیں۔ نتھو خان کے تین لڑکے محمد منیر' محمد ظہیر اور محمد قدیر ہیں۔ سعد الدین کے تین پسران مسمیان مبارک علی' محمد خلیل' اور محمد جمیل ہیں۔ مبارک علی کے محمد فاروق' ممتاز احمد اور ارشاد احمد ہیں۔ محمد خلیل کے ہارون الرحمٰن اور گل شیر ہیں۔ محمد جمیل کے لڑکے مسمیان شمشاد علی' رب نواز' عبدالوحید' محمد حامد' محمد خالد اور عابد علی ہیں۔

16۔ دھویا

ریکارڈ مال میں اس گاؤں کا نام ادھویا درج ہے لیکن تواتر سے دھویا بولا جاتا ہے۔

Marfat.com

ارہ کے نزدیک راجو کھیڑی اور دھوئی سے تھوڑے فاصلہ پر واقع تھا۔

اس گاؤں میں اس برادری کے صرف دو تین خاندان آباد تھے۔ عبدال کا خاندان نمایاں تھا۔ اس کے تین لڑکے مسمیان علم الدین' نذیر احمد اور نجیب الدین ہیں۔ یہ خاندان شاہ کوٹ رمیں رہتا ہے علم الدین پٹواری تھے۔ فوت ہو گئے ہیں ان کا لڑکا نذیر احمد ہے۔

اس گاؤں کا باڑا کا خاندان بھی شاہ کوٹ میں رہتا ہے جس کا لڑکا شیر احمد ہے۔

17۔ دینار پور

یہ گاؤں ریلوے اسٹیشن کسیری کے نزدیک تھا اس کو دین محمد نے آباد کیا تھا اس کو دینا کہتے تھے اس کے نام کی نسبت سے اس کا نام دیناپور اور بعد میں دینار پور ہوا۔

اس گاؤں کے جناب اکبر علی مشہور شخص تھے۔ ان کے پسر ہاشم علی کا بیٹا حاجی علی نواز فوت ہو چکے ہیں۔ ریلوے ڈرائیور تھے۔ علی نواز کے لڑکے محمد علی' شوکت علی' احمد علی' اختر علی' اصغر علی اور صفدر علی ہیں۔

جناب محمد علی فاروق آباد کے محلہ اسلام پورہ میں رہتے ہیں۔ بلدیہ فاروق آباد کے ممبر اور زکوۃ و عشر کمیٹی فاروق آباد کے سات سال چیئرمین رہے ہیں۔ ہر دلعزیز شخصیت کے مالک اور خوشحال ہیں یہ تعلیم یافتہ گھرانہ ہے۔ ان کی تینوں بیٹیاں اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں ان کا لڑکا شرافت علی ائیر فورس سے ریٹائر ہو کر کویت میں سروس کر رہا ہے۔ دوسرا لڑکا ناصر علی بھی کویت میں ہے۔ تیسرا عباس علی ملائشیا میں ہے۔ چوتھا لڑکا ناظم علی ہے اس نے فیصل آباد زرعی یونیورسٹی سے ایم۔ ایس۔ سی فل کیا ہے اور لاہور میں ملازم ہے پانچواں لڑکا عرفان زیر تعلیم ہے۔

جناب شوکت علی شالیمار ٹاؤن میں رہائش پذیر ہے اس کا پسر سجاد علی شناختی کارڈ کے محکمہ کراچی میں ملازم ہے۔ ارشاد علی امریکہ میں ہے اس سے چھوٹا خالد علی بھی امریکہ میں ہے۔ معظم علی لاہور میں ملازم ہے۔ عامر علی اور حزب اللہ لاہور میں کتابوں اور اسٹیشنری کا کاروبار کرتے ہیں۔ جناب احمد علی ولد علی نواز ذیل پاک ہائی سکول کے ہیڈ ماسٹر کے عہدہ

Marfat.com

سے ریٹائر ہو کر کوٹری میں آباد ہیں۔ اور اس شہر کی جماعت اسلامی کا امیر ہے۔ جناب اختر علی ایئر فورس سے ریٹائر ہو کر فاروق آباد میں میڈیکل سٹور کا مالک ہے۔ اس کے پسران اعجاز اختر اور امتیاز اختر والد کے ہمراہ کاروبار میں شریک ہیں ان کا بڑا بیٹا ریاض اختر جرمنی میں ہے۔ اصغر علی ولد علی نواز واہ کینٹ سے ریٹائر ہو کر وہیں آباد ہیں ان کے پسران کاشف علی' عاطف علی اور ثاقب علی ہیں۔ جناب صفدر علی ولد علی نواز سندھ یونیورسی سے ریٹائر ہو کر کوٹری میں کپڑے کا کاروبار کرتے ہیں۔

جناب امیر محمد کا پسر محمد حنیف چک نمبر1/1۔ آر۔اے میں آباد ہے۔ جس کے دو لڑکے محمد ظہیر احمد اور محمد صغیر احمد ہیں۔ محمد ظہیر احمد پوسٹ آفس اوکاڑہ میں ملازم ہیں اس کے بیٹے محمد منیر' محمد سلیم' محمد انیس اور محمد جنید ہیں۔ محمد صغیر احمد سٹیٹ بنک کراچی میں ملازم ہیں اس کے بیٹے محمد عاصم صغیر اور محمد وقاص ہیں۔

اسی گاؤں کے مشہور و معروف سانپ کے کاٹے کا تیر بہدف علاج کرنے والے کرم بخش تھے ان کا شجرہ نسب حسب ذیل ہے۔

کرم بخش کا خاندان موضع کوٹلہ عبداللہ تحصیل شاہپور ضلع سرگودھا میں آباد ہے

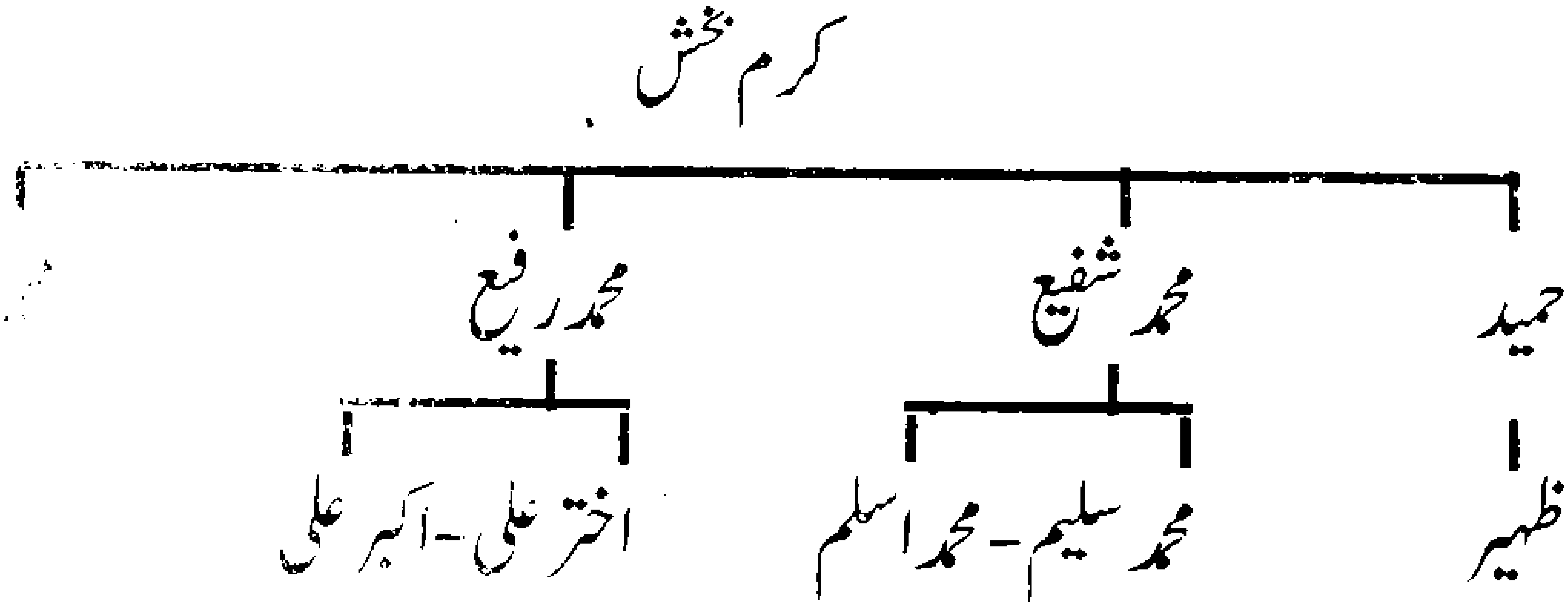

☆☆☆☆☆☆

Marfat.com

دھنورا

دھنوری

18- دمیاماجرار

حالات معلوم نہ ہو سکے۔

19- ڈھکولہ

کسی بھی خاندان کے کوائف حاصل نہ ہو سکے۔

20- ڈولیانہ

تحصیل مالی میں اس گاؤں کا نام ڈولیانہ تھا لیکن یہ ڈلیانہ بولا جاتا تھا۔ یہ گاؤں نابھہ دھوری سڑک پر برارہ سے پانچ میل کے فاصلہ پر تھا۔

اس گاؤں میں جناب رحیم بخش مشہور شخص تھے۔ ان کا بڑا بیٹا ۔۔۔ فوت ہو گیا تھا دیگر دو پسران برکت علی اور قطب الدین کے شجرے حسب ذیل ہیں۔

محمد یوسف کا عبدالغفار لاولد فوت ہو چکا ہے۔ محمد ادریس اور محمود علی اپنے پسران کے ہمراہ سانده خورد صداقت پارک میں رہتے ہیں۔ محمود علی ریٹائر قانون گو ہے۔ محبوب علی بھی اسی محلہ کے رہائشی ہیں۔ نصیر احمد اور منظور علی کے خاندان چک نمبر 169/9L ضلع ساہیوال میں رہتے ہیں۔ لیاقت علی ولد بشیر احمد ضلع لاہور کے خزانہ کے سینئر آڈیٹر ہیں۔ بشیر احمد کا دوسرا بیٹا محمد اختر کسٹم میں اسسٹنٹ کلکٹر ہے اور محمد اقبال لاہور کا مشہور وکیل ہے۔ یہ خاندان بھی صداقت پارک میں رہائش پذیر ہے۔ سرفراز احمد کاروبار کرتے ہیں۔ مسعود اختر ایم۔ایس۔سی ہے۔

جناب عبداللہ ولد نتھا کا پسر نصیر الدین فروکہ میں آباد ہے۔

قمرالدین کا بیٹا محبوب علی محکمہ ہاؤسنگ اینڈ فزیکل پلاننگ میں ریسرچ آفیسر ہے۔

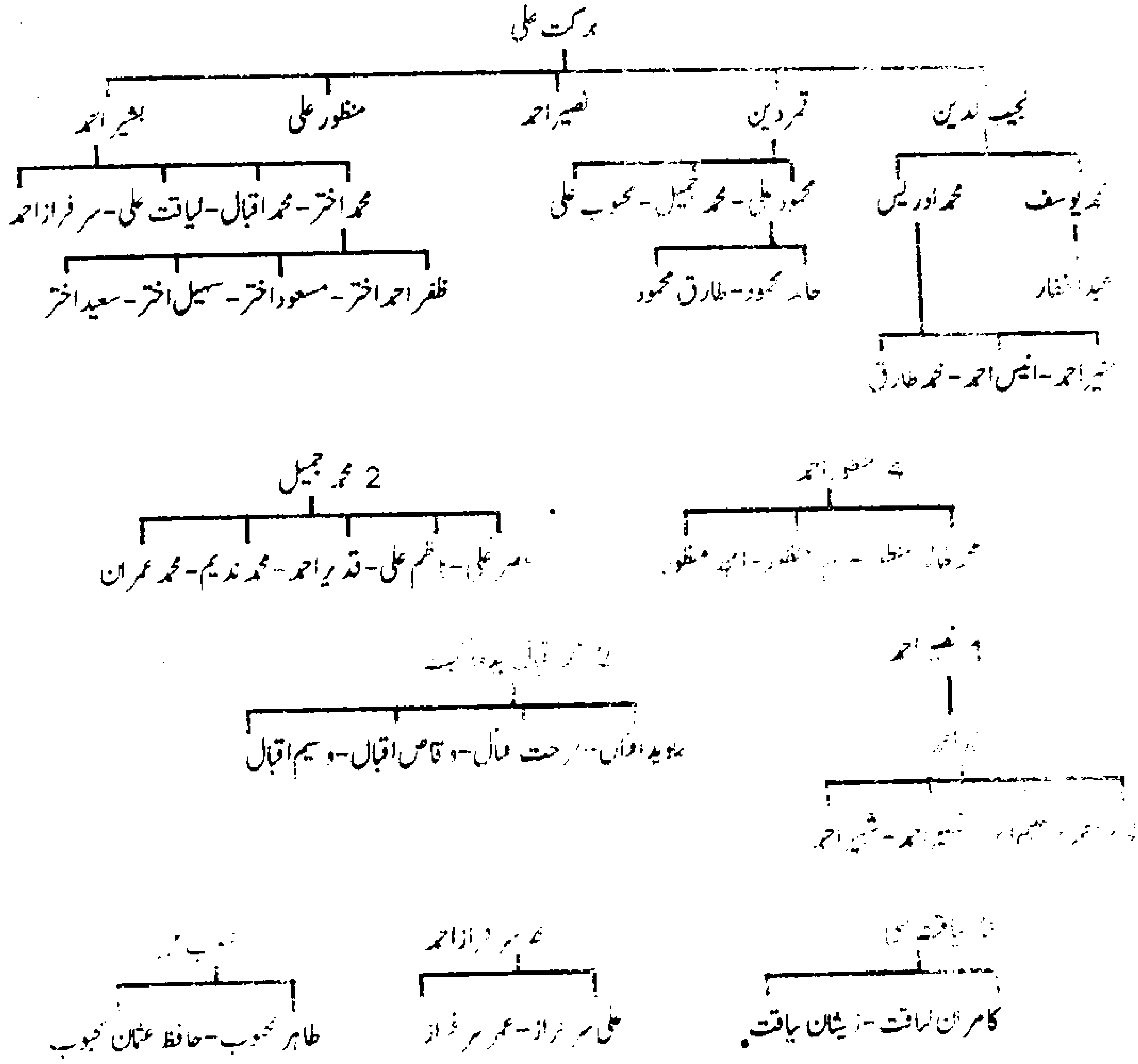
برکت علی
بشیر احمد
منظور علی
نصیر احمد
قمر دین
نجیب الدین
محمد اختر - محمد اقبال - لیاقت علی - سرفراز احمد
محمود علی - محمد جمیل - محبوب علی
محمد ادریس
محمد یوسف
ظفر احمد اختر - مسعود اختر - سہیل اختر - سعید اختر
حامد محمود - طارق محمود
انیس احمد - محمد طارق
محمد جمیل
محمد عمران
کامران لیاقت - ذیشان لیاقت
طاہر محبوب - حافظ عثمان محبوب

☆☆☆☆☆

21۔ جمال ماجرا عدف (فسادات) لیانی

یہ موضع برارہ ساڈھورا کے درمیان رویلے اسٹیشن برارہ سے سات میل تھا۔ فسادات کے دوران یہاں کیمپ لگا تھا۔ اس موضع میں شذر سلیم پور سے آنے والا مشہور خاندان رحما ارائیں کا تھا۔ چوہڑ اور رحما دو بھائی تھے۔ شجرہ جات حسب ذیل ہیں۔

عظیم الدین کا خاندان مکان نمبر 167/E گلی نمبر 5 فردوس پارک بالمقابل [illegible] ہسپتال لاہور میں آباد ہے [illegible] باقی افراد خاندان موضع جنڈ [illegible] سیالکوٹ میں آباد ہے [illegible] کا خاندان [illegible] آباد ہے ان کا [illegible]

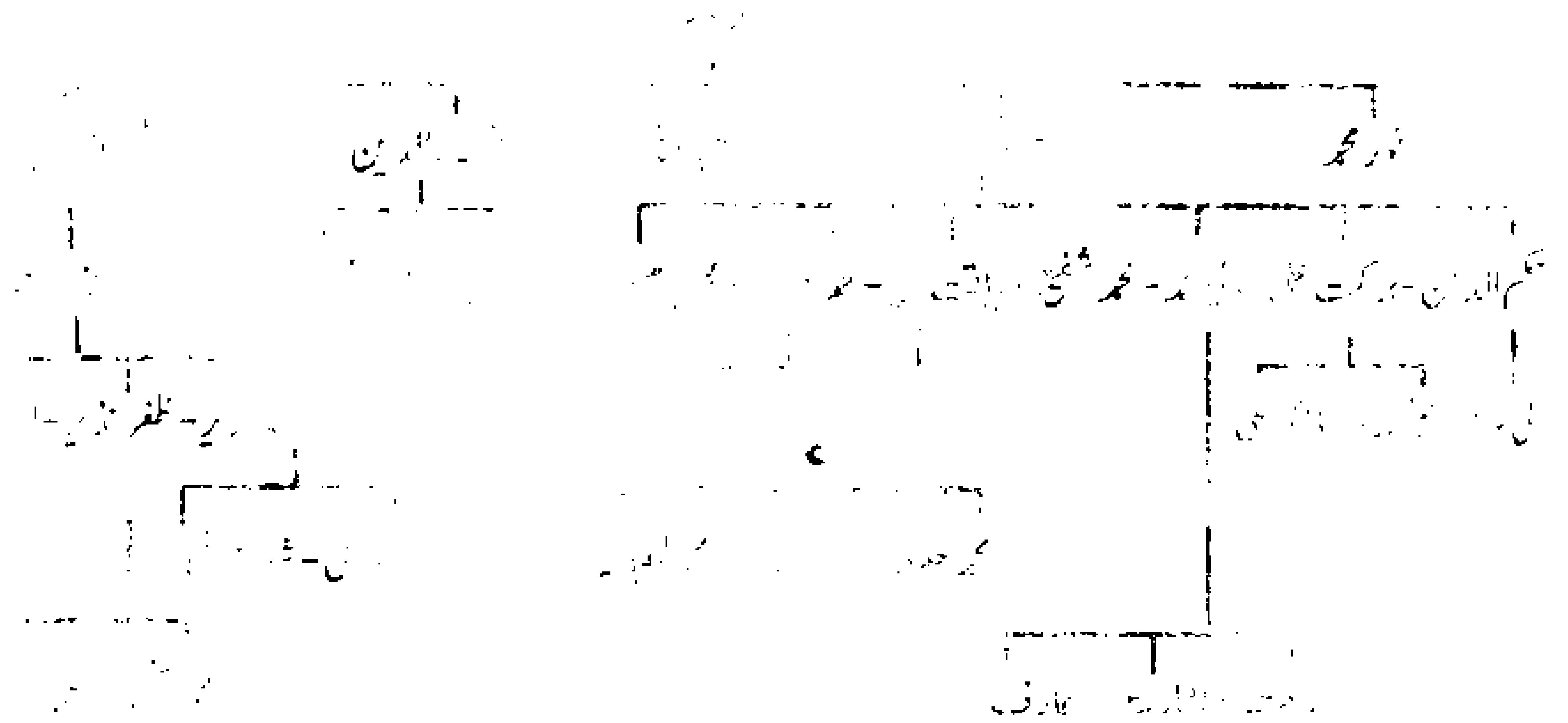

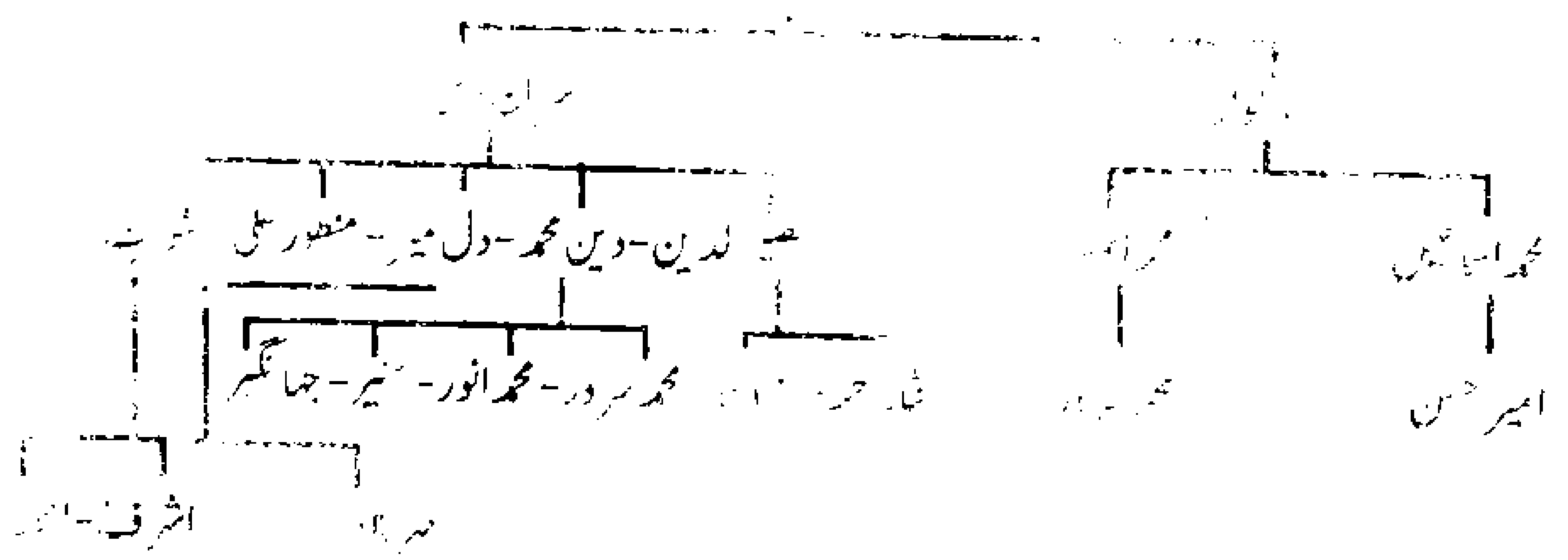

☆☆☆☆☆

(22) [illegible]

یہ گاؤں ریلوے اسٹیشن [illegible] کے نزدیک [illegible] سے ایک میل کے فاصلہ پر واقع تھا۔ جناب خدا بخش ولد [illegible] بخش اس گاؤں کے زمیندار تھے۔ ان کے بعد ان کا لڑکا حکیم محمد اسماعیل نمبردار سفید پوش مقرر ہوا جس کا پسر عبدالغنی اب چک نمبر 142 جنوبی سرگودھا کا نمبردار ہے۔ اس کے برادران میاں عبدالحکیم، عبدالستار اور عبدالجبار اسی چک میں رہتے ہیں۔ جناب عبدالحکیم کا پسر [illegible] عبدالکریم [illegible] اس کا لڑکا عبدالشکور اسی چک میں ہے۔ عبدالشکور کے بیٹے [illegible] محمد اسلم اور عبداللطیف ہیں۔ عبدالجبار [illegible] بھی خوشحال [illegible] رب پاک [illegible] خاندان کا [illegible] اس گاؤں سے [illegible] عبداللطیف و محمد [illegible] بھی [illegible]

[illegible] آباد میں [illegible] شادی [illegible] جلال الدین پسر عبدالجبار کا جمشید فاروق [illegible] حافظ محمد [illegible] جمشید فاروق فوج میں کپتان [illegible] ولد عنایت اللہ چاہ سانگڑہ [illegible]

جناب [illegible] منصور علی، محمد [illegible] منصور علی کے [illegible] علی اور [illegible] عمران ہیں۔ [illegible] کے محمد اکبر، محمد اختر [illegible] ہیں۔ محمد اکبر کے [illegible] محمد بابر [illegible] محمد [illegible] محمد ریحان ہیں۔ یہ خاندان [illegible] میں رہتا ہے۔

جناب اسد اللہ کا خاندان بھی [illegible] میں رہائش پذیر ہے اس کے دو پسران محمد حنیف اور قطب دین ہیں۔ قطب دین کے بیٹے محمد نصیر اور محمد بشیر ہیں۔ قطب دین سراج دین اور

اس کے بیٹے محمد ادریس' محمد ابراہیم' محمد اسحاق اور محمد اسحاق ہیں۔ محمد ادریس کا محمد احتشام ہے۔

جناب ارجمند کے پسر محمد شفیع کے دو بیٹے ہیں۔ محمد رمضان اسسٹنٹ وائس پریذیڈنٹ نیشنل بنک میں ہیں۔ 47-اے نیو چوبرجی پارک میں رہتے ہیں ان کے دو لڑکے محمد طاہر اور محمد زاہد آسٹریلیا میں زیر تعلیم ہیں تیسرا لڑکا محمد عابد علی ہے۔ محمد شفیع کے دوسرے بیٹے کا نام ڈاکٹر اے ڈی رضا ہے۔ امریکہ میں ریاضی اور سائنس کے پروفیسر ہیں۔ ریاضی اور فزکس میں پی ایچ ڈی ہیں۔ فضائی سائنس میں یکتا ہیں اور دنیا بھر میں مشہور ہیں وہ اس برادری کے قابل فخر سپوت ہیں۔

جناب محمد علی کا پسر جعفر علی محکمہ انکم ٹیکس میں سپرنٹنڈنٹ ہے۔ اللہ دیا کا پسر جعفر علی کاروبار کرتا ہے وہ 250 نیو شادباغ میں رہتا ہے۔

جناب رحمت اللہ کے دو پسران برکت علی اور شمس الدین ہیں۔ برکت علی کے محمد شبیر اور محمد مبشر ہیں۔ محمد بشیر کے عبدالخالق' محمد طاہر' محمد طارق اور محمد طیب ہیں۔ جبکہ محمد مبشر کے محمد جاوید' محمد شاہد اور محمد زاہد ہیں۔ محمد شاہد کے دو لڑکے محمد عثمان اور رمضان ہیں۔ شمس الدین کے چار لڑکے مسمیان محمد حفیظ' محمد ظہور' محمد اسحاق اور محمد یونس ہیں۔ حفیظ کے سہیل' بلال اور عادل ہیں۔ ظہور کا کاشف' اسحاق کا عتیق اور خلیق ہیں۔ جبکہ یونس کا عدیل ہے یہ خاندان چھالیہ میں آباد ہے۔

جناب نیاز احمد ولد شیر محمد علی پور چٹھہ میں آباد ہیں تعلیم یافتہ خاندان ہے آپ کے پسر فیاض احمد ایکسین پی ڈبلیو ڈی اسلام آباد ہیں۔ دوسرے پسر محمد یعقوب ایم بی بی ایس کراچی میں تعینات ہیں۔ تیسرا فرزند بھی انجنیئرنگ کی تعلیم حاصر کر رہا ہے چوتھا لڑکا منظور احمد کاروبار کرتا ہے۔

22- رام پور

یہ گاؤں برارہ سے دو میل جانب مشرق سیون ماجرا اور ملک چوکی کے درمیان واقع

Marfat.com

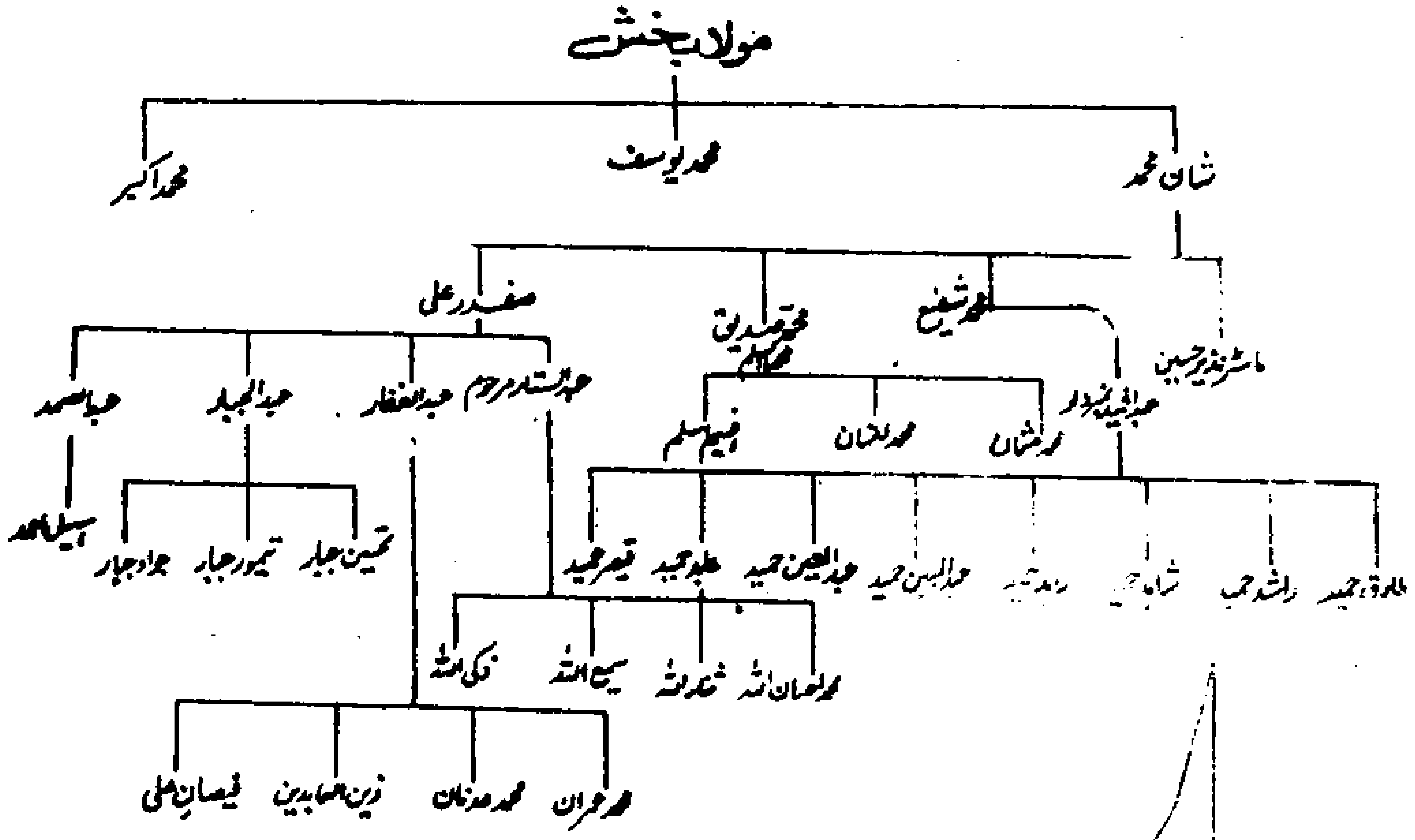

پسران شان محمد اور محمد اکبر ماسٹر نذیر حسین اور دیگر بھائی
اس وقت خیر دلپور ملیاں میں آباد ہیں۔ محمد شفیع کا بیٹا عبدالحمید نمبردار ہے
اور علاقہ کے بڑے زمیندار ہیں۔ یہاں بھی یہ گھرانہ بہت خوشحال اور امیر
... ام پور رحیو کی ملک اور ڈھوڈی کے قریب واقع تھا۔

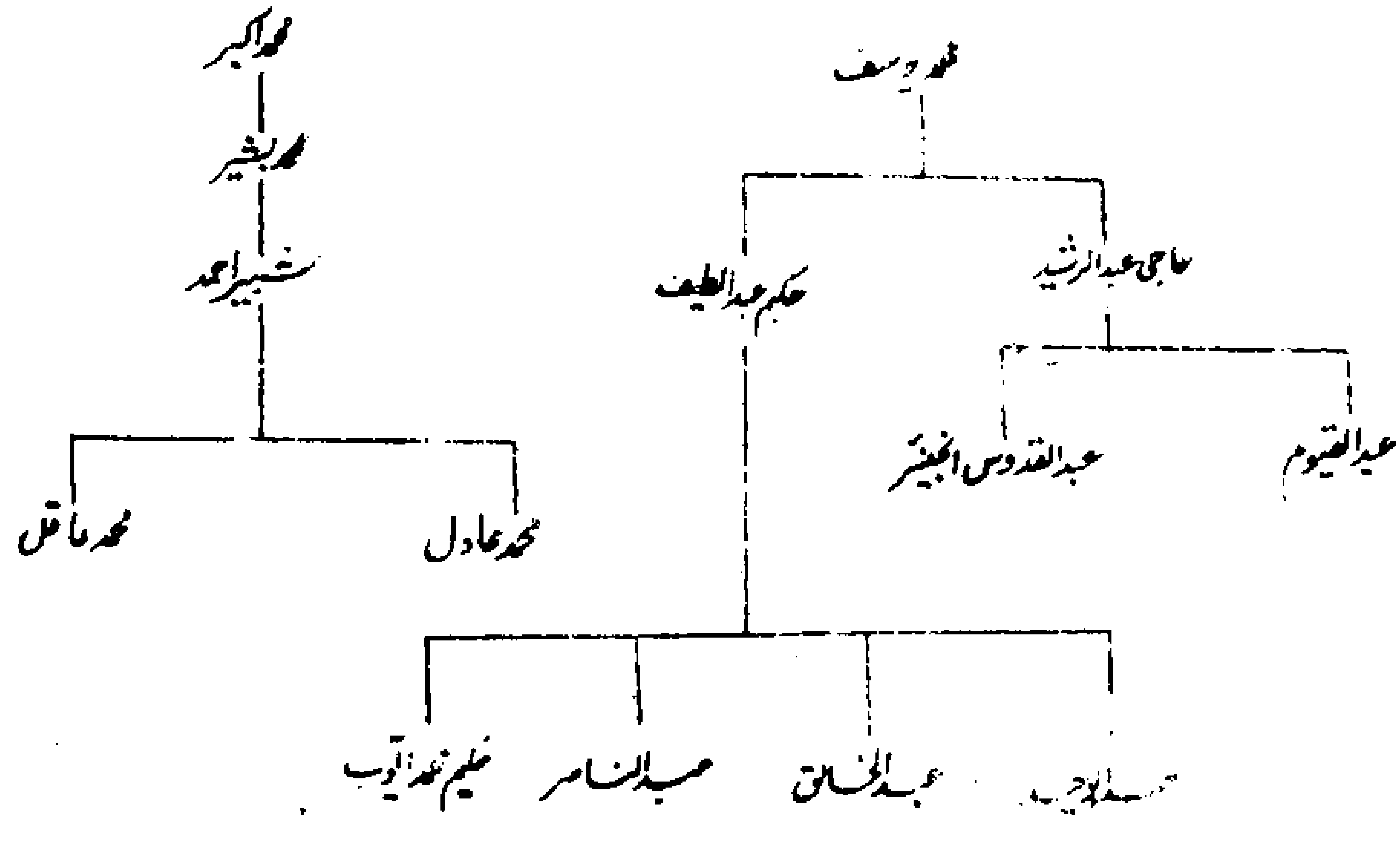

Marfat.com

تھا۔ خالصتاً ارائیوں کا گاؤں تھا۔ ابتداً آباد ہونے والے گاؤں میں اس کا شمار ہوتا ہے۔ بعد ازاں یہاں کے کئی خاندان دیگر مواضعات میں آباد ہوئے اور رامپوی کہلائے۔

اس گاؤں کے ارجو (ارجمند) کے تین پسران فتح محمد' نذیر حسین اور خلیل ہیں۔ نذیر حسین فوت ہو چکا ہے۔ فتح محمد کے پسران محمد یاسین' محمد یامین' عبدالستار' عبدالغفار اور عبدالجبار ہیں۔ یہ خاندان چک 48 میں رہتا ہے۔

حکیم عبداللطیف ولد محمد یوسف علی پور چٹھہ کے مشہور حکیم ہیں۔ آپ دینی اور سماجی علاقوں میں قابل احترام ہیں۔ ان کے ایک فرزند محمد ا صر بینک آفیسر ہیں۔ عبدالوحید اور محمد ایوب حکمت اور ادویات کے کاروبار سے منسلک ہیں۔ ان کا چوتھا لڑکا عبدالخالق کاروبار کرتا ہے۔ یہ باا ثر اور خوشحال خاندان ہے۔ شجرہ حسب ذیل ہے۔

پسران شان محمد' محمد اکبر ماسٹر نذیر حسین اور دیگر بھائی اس وقت خیر پور ملیاں میں آباد ہیں۔ محمد شفیع کا بیٹا عبدالحمید نمبردار ہے۔ اور علاقے کے بڑے زمیندار ہیں۔ یہاں بھی یہ گھرانہ بہت خوشحال اور امیر ہے۔ رامپور چوکی لک اور دوہا کے قریب واقع تھا۔ پسران محمد یوسف اب علی پور چٹھہ میں آباد ہیں اور ان کے بیٹے حکیم عبداللطیف صاحب علقے میں اچھا مقام رکھتے ہیں۔ حاجی عبدالرشید کے بیٹے عبدالقدوس انجینئر ہیں۔

23- سجن ماجری

یہ مخلوط آبادی کا گاؤں برارہ سے ایک میل کے فاصلہ راجو کھڑی کے نزدیک تھا۔ یہ چھوٹا سا گاؤں تھا۔ نصف آبادی و ملکیت راجپوتوں کی تھی اور نصف ملکیت ارائیوں کی تھی ان کے یہاں صرف دس پندرہ گھر تھے۔ علی بخش کا بڑا خاندان تھا ان کا شجرہ اس طرح ہے۔

عبدالرزاق سادھوکی ضلع گوجرانوالہ میں کاروبار کرتے ہیں۔ محمد حسین محکمہ زراعت سے ریٹائر ہوئے۔ فرزند علی مکان نمبر1' بلاک نمبر35' بلال چوک سرگودھا میں رہتا ہے۔ مرغوب احمد' محمد یامین' محمد باقر' مہدی حسن' چک نمبر130 جنوبی ڈاکخانہ خاص ضلع سرگودھا میں رہائش پذیر ہیں۔ محمد صدیق چک کا نمبردار ہے اس گاؤں کے ایک اور

علی بخش
- پیر بخش
  - کریم بخش
    - معصوم علی - محمد یوسف - محمد اسماعیل - محمد صدیق
      - (معصوم علی) محمد باقر - مہدی حسن
      - (محمد اسماعیل) مرغوب احمد - محمد یامین
  - اللہ دیا
    - فرزند علی - محمد یٰسین
      - (محمد یٰسین) الطاف حسین - شہباز
      - (فرزند علی) عبدالوہاب - عبدالواحد - محمد عثمان - محمد زمان - عبدالرحمان
  - قادر بخش
    - عبدالرزاق
  - نتھو

☆☆☆☆☆

فتح محمد
- منشی
- علی نواز
- رشید
- عزیزالدین
- احمد علی

☆☆☆☆☆

دوست محمد
- علی شیر
- مہدی حسن

☆☆☆☆☆

Marfat.com

نمایاں خاندان کا شجرہ یہ ہے۔

یہ خاندان موضع جونے والی تحصیل وزیر آباد میں رہتا ہے۔ دین محمد ولد جانی کے چار پسران محمد رفیق، شوکت علی، چوراں والی ڈاکخانہ خاص ضلع گوجرانوالہ میں اور واجد علی محمد جمیل میانی ضلع سرگودھا میں ہیں۔

بشیر احمد ولد غلام نبی اہل کی بستی ملتان میں کاروبار کرتے ہیں۔ عبدالرشید ولد شان محمد محکمہ تعلیم لاہور میں ملازم ہیں۔ سانون کے دو پسران شیر محمد اور فیض محمد ہیں۔ شیر محمد لاولد فوت ہو چکا ہے فیض محمد کا پسر مہربان علی ہے جس کے چار پسران رتی ٹھٹھ میں کاشت کرتے ہیں اسی گاؤں کے دوست محمد کے خاندان کا شجرہ ذیل میں ہے۔

مہدی حسن سعودیہ میں ہے اور مستقل رہائش نیو سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا میں ہے۔۔ اس گاؤں کے رزاق ولد علاؤ الدین لاہور میں اور غلام رسول ولد محمد شریف 90 شمالی میں۔

24۔ سرداہیڑی

یہ گاؤں ملانہ کے مشرق کی جانب چند میل کے فاصلہ پر تھا۔ ہیڑی ایک قوم ہے۔ بندوبست اراضی کے وقت ہیڑی قوم کا سردار انگریز نائب ناظم اراضیات کا ذاتی ملازم تھا اس نے اس کے نام پر سردار ہیڑی کا نام رکھ دیا۔ ریونیو ریکارڈ میں سردار ہیڑی درج ہے جبکہ بولا سرد ہیڑی جاتا تھا۔

اس گاؤں کے جناب کرم بخش کے پسر کا نام سراج دین تھا جس کے لڑکے برکت علی کے دو بیٹے ہیں۔ علی حسن مکان نمبر 43، گلی نمبر 14، بلاک ایکس نیو سیٹلائٹ ٹاؤن اور میر حسن راشد منزل رحمان پور سرگودھا میں رہتے ہیں۔ نجیب الدین ولد علی بخش کا پسر حاجی محمد یاسین چک 45 جنوبی سرگودھا میں ہے۔ جناب ولی محمد کے دو پسران وزیر علی، محمد اسماعیل تھے۔ وزیر علی کے محمد صدیق اور عبداللطیف جلا بالا تحصیل ساہیوال سرگودھا، عبدالمجید منظور کالونی کراچی میں کریانہ کا کاروبار کرتا ہے۔ جبکہ محمد شریف اور عبدالغفور کراچی کینٹ

Marfat.com

اسٹیشن رہتے ہیں۔

جناب علم الدین ولد شادی کے پسران شرافت علی اور محمد اقبال قاضی احمد تحصیل سکرنڈ ضلع نواب شاہ اور ارشد علی شراب پور ڈاکخانہ خاص ضلع نواب شاہ میں قیام پذیر ہیں۔

جناب اللہ دیا ولد بھورا کے پسران محمد تحصیل و محمد شفیع سکرنڈ میں ہیں۔ صفدر ولد اللہ دیا کا ایک پسر عبدالغفور دریا خان اور دوسرا علی احمد لالیکا تحصیل گوجرخان میں ہے۔ جناب شیخ محمد دین ولد عزیز دین کے پسران محمد شفیع گھر نمبر 8 گلی نمبر 17 بلاک نمبر 10 پیپلز کالونی گوجرانوالہ اور دوسرا ... اقبال ٹاؤن لاہور سکونت رکھتے ہیں۔

عزیز دین کے بھائی ... الدین کے پسر محمد شفیع ... کراچی میں اور ان کے دوسرے پسر نذیر حسین کا لڑکا ... چک نمبر 35 شمالی ... محمد حسن چک نمبر 159 شمالی میں ہے۔ جناب اللہ رکھا ولد محمد یعقوب ... ولد شادی ... سرگودھا میں ہے۔

اس گاؤں میں ... کا میراں کا ... تھا۔

[illegible]

جناب میراں ... الٰہی بخش تھا ... دو پسران فتح محمد اور رحیم بخش ... فتح محمد ... لاہور ... رحیم بخش کا بیٹا حاجی محمد یوسف فرد کہ میر آباد ... اس کے دو لڑکے ... محمد خورشید میں ... سرور خان میرپور خاص ... ملازم ہے ... خورشید کے پانچ لڑکے ... عبدالرشید، محمد ... خالد عمر اور ... ہیں۔ عبدالحمید ٹاؤن کمیٹی ... اس ... ہیں۔

Marfat.com

26۔ [illegible]

بعض احباب نے اس سمیٹری گاؤں کو تحصیل جگادھری شمار تحریر کیا ہے لیکن اس تحصیل کی فہرست مواضعات میں اس نام کا کوئی گاؤں نہ ہے۔ تحصیل انبالہ کی فہرست میں یہ گاؤں نمبر شمار 142 پر درج ہے اس لئے اس کو تحصیل انبالہ میں تحریر لیا گیا۔

اس گاؤں کے جناب محمد بشیر کا خاندان فاروق آباد میں رہتا ہے۔ ان کے دو پسران مقصود احمد اور محمد یعقوب ہیں۔ مقصود احمد کے تین لڑکے ذوالفقار علی، افتخار علی اور محمد عامر ہیں۔ محمد یعقوب کے بھی تین پسران [illegible] اور محمد عثمان ہیں۔

27۔ سیون ماجرا (سیئون ماجرا)

یہ گاؤں ریلوے اسٹیشن [illegible] سے ایک میل فاصلہ پر واقع تھا۔ کہتے ہیں کہ یہ ایک [illegible] گاؤں کے آخری سرے پر آباد تھا۔ اس لئے اس کا نام سیون [illegible] حد یا سرا پر آباد اور ماجرا معنی بستی ہوا یہ بھی روایت ہے کہ اس گاؤں کو حسین [illegible] شخص نے آباد کیا تھا جس کے نام کی نسبت سے حسین ماجرا اور بعد میں سیون ماجرا ہوا۔ ابتدا اس میں دو گھر آباد ہوئے۔ پھر ایک خاندان باہین تحصیل تھانیسر ضلع کرنال [illegible] دوسرا خاندان [illegible] سے آ کر آباد ہو گیا یہ چاروں خاندان بعد میں خوب پھلے پھولے۔ [illegible] محمد اس گاؤں کے نمبردار تھے۔ ان کے دونوں بیٹے محمد یوسف اور محمد یاسین ان کی زندگی میں ہی فوت ہو گئے تھے۔ محمد یوسف کا لڑکا واجد علی ہے وہ موتہ سنگھ والا تحصیل و ضلع لاہور [illegible] آباد اور لاہور ملازمت کرتا ہے۔

عبدالغفور ولد رحمت اللہ سے وی ٹیچر ہین [illegible] ہیں [illegible] میں آباد ہوئے [illegible] کے بھائی نصیرالدین ہیں۔ رحمت اللہ کے ایک بھائی کا نام محمد [illegible] تھا جس کے پسران محمد صدیق اور عبداللطیف ہیں۔ ان کے دوسرے بھائی کا نام حافظ اللہ ہے جس کے پسران اختر علی اور ظفر علی ہیں ان کے تیسرے بھائی برکت کا بیٹا اللہ دیا ہے۔ احمد علی محمد حسین اور قاسم

علی اسی خاندان سے ہیں۔ یہ سب سرانوالی میں آباد ہیں نیک سیرت اور متمول ہیں۔
محمد حسین ولد رحمت اللہ کھارا ایکھا تحصیل و ضلع نارووال میں آباد ہے۔ عبدالطیف ولد محمد شفیع اور محمد شفیع ولد ارجمند' رستم علی ولد احمد علی کوٹ منگل سنگھ میں آباد ہیں۔ مہربان علی ولد نور محمد ڈھوک ٹاہلیاں (مسلم ٹاؤن) ضلع راولپنڈی اور حشمت علی ولد احسان محمد چک نمبر1' تحصیل رینالہ ضلع اوکاڑہ میں رہائش رکھتے ہیں۔ فرزند علی و اصغر علی پسران نور موضع ترک پنڈ نزد کوٹ رادھاکشن میں آباد ہوئے۔ دونوں بھائی فوج میں ملازم رہے ہیں۔ فرزند علی کے دو بیٹے محمد حنیف اور محمد رفیق ہیں اور حاجی اصغر علی کا بیٹا صابر علی ہے۔
اس گاؤں کے بعض مشہور خاندانوں کا شجرہ نسب حسب ذیل ہے۔

خدا بخش نمبردار

محمد سلیم

علی نوار — شاہنوار — رحم نوار — شوکت علی

علی نوار: اصغر علی۔ اختر علی۔ صفدر علی

رحم نوار: تصور علی۔ صفدر علی۔ انور علی

شوکت علی: احمد علی۔ محمد علی۔ یوسف علی۔ اشرف علی۔ آصف علی۔ شجاعت علی

نور احمد نمبردار

یوسف علی　　　　یامین علی

خدا بخش کا بھائی مولا بخش تھا اس کا شجرہ نسب حسب ذیل ہے۔

یہ مشہور اور خوشحال خاندان ہے۔ عبدالکریم کا خاندان چک نمبر1/ ایم ایل' ضلع میانوالی میں رہتا ہے۔ خلیل احمد اور اس کے پسران چک نمبر48 ڈاکخانہ خاص ہیں۔ نصر اللہ کے پسر شیر محمد اور اس کے پسران چک نمبر 78 ڈاکخانہ خاص ضلع سرگودھا میں رہتے ہیں۔ جناب شیر محمد انجمن رائیاں سرگودھا کے جائنٹ سیکرٹری زکوۃ و عشر کمیٹی چک نمبر78 کے چیئرمین رہے اور اب محافظ کمیٹی کے چیئرمین ہیں۔ یہ دلعزیز اور مشہور شخص ہیں یہ متمول خاندان ہے۔ اس کا پسر وسیم اختر فرانس میں کاروبار کرتا ہے اور محمد اعجاز اختر زرعی ترقیاتی بنک میں اسسٹنٹ ڈائریکٹر ہے۔ محمد یونس اور اس کے پسران مکان نمبر206 ڈی

Marfat.com

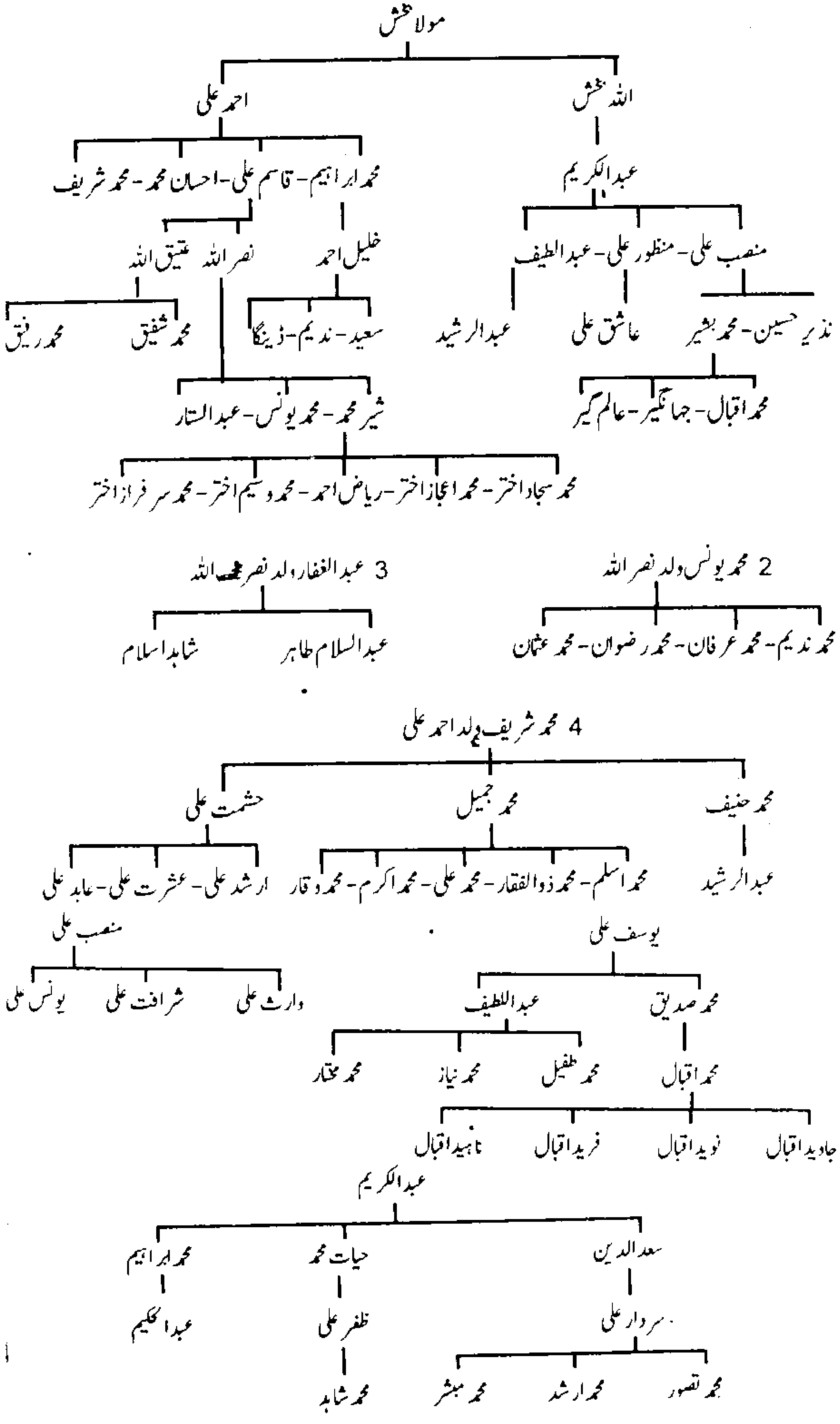
مولا بخش
اللہ بخش
احمد علی
عبدالکریم
منصب علی - منظور علی - عبداللطیف
نذیر حسین - محمد بشیر
عاشق علی
عبدالرشید
محمد اقبال - جہانگیر - عالمگیر
محمد ابراہیم - قاسم علی - احسان محمد - محمد شریف
خلیل احمد
سعید - ندیم - ڈینگا
نصر اللہ
عتیق اللہ
محمد شفیق
محمد رفیق
شیر محمد - محمد یونس - عبدالستار
محمد سجاد اختر - محمد اعجاز اختر - ریاض احمد - محمد وسیم اختر - محمد سرفراز اختر
2 محمد یونس ولد نصر اللہ
محمد ندیم - محمد عرفان - محمد رضوان - محمد عثمان
3 عبدالغفار ولد نصر اللہ
عبدالسلام طاہر
شاہد اسلام
4 محمد شریف ولد احمد علی
محمد حنیف
محمد جمیل
حشمت علی
عبدالرشید
محمد اسلم - محمد ذوالفقار - محمد علی - محمد اکرم - محمد وقار
ارشد علی - عشرت علی - عابد علی
منصب علی
وارث علی
شرافت علی
یونس علی
یوسف علی
محمد صدیق
عبداللطیف
محمد اقبال
محمد طفیل
محمد نیاز
محمد مختار
جاوید اقبال
نوید اقبال
فرید اقبال
ناہید اقبال
عبدالکریم
سعد الدین
حیات محمد
محمد ابراہیم
سردار علی
ظفر علی
عبدالحکیم
محمد تصور
محمد ارشد
محمد مبشر
محمد شاہد

☆☆☆☆☆

Marfat.com

بلاک سیٹلائٹ سرگودھا میں قیام پذیر ہیں۔ عبدالستار اور اس کے پسران چک نمبر 78 مکان نمبر 179 بی بلاک سیٹلائٹ ٹاؤں میں رہتے ہیں۔ اس گاؤں کے ایک اور اہم خاندان کا شجرہ اس طرح ہے۔

یہ خاندان چک نمبر 78 ضلع سرگودھا میں رہتا ہے۔ با اثر اور متمول ہے۔

ایک اور خاندان کا شجرہ نسب اس طرح ہے

یہ خاندان چک نمبر 48 میں رہتا ہے۔ جاوید اقبال اور فرید اقبال سعودیہ میں ہیں۔ وارث اور یونس علی فرانس میں۔ یہ خاندان کاشت اور کاروبار کرتا ہے۔ محمد طفیل وغیرہ تینوں بھائی کاروبار کرتے ہیں۔ عبدالکریم کے خاندان کا شجرہ نسب یہ ہے۔

یہ خاندان چک نمبر 30 شمالی میں رہتا ہے۔ محمد تصور ای۔ایس۔ٹی ظفر علی محکمہ زراعت میں اور عبدالحکیم محکمہ ڈاکخانہ میں ملازم ہے۔ اس گاؤں کے جناب کرامت علی اور اس کے پسران محمد الیاس اور محمد ریاض پھالیہ میں رہتے ہیں۔

اس گاؤں کے جناب ارجمند کے دو پسران مسمیان شمس الدین اور خیر دین قائم بھروانہ ڈاکخانہ خاص ضلع جھنگ میں آباد ہیں۔ شمس الدین واپڈا سے ریٹائر ہوئے ہیں۔ اس کے دو لڑکے ہیں اور خیر دین کے تین لڑکے ہیں۔

28- کھارو کھیڑا

اس گاؤں کو افتخار عرف کھاور نے آباد کیا تھا جس کے نام کی نسبت سے اس کا نام کھاور کھیڑا ہو گیا۔ کھیڑا بمعنی گاؤں (دیکھو مٹھاپور) ارئیوں کا یہ بہت بڑا گاؤں انبالہ چھاؤنی سے چار میل دور انبالہ جگادھری روڈ پر واقع تھا ریلوے اسٹیشن کیسری یہاں سے ایک میل کے فاصلے پر تھا۔ 1947ء میں اس کے چار اشخاص جناب محمد اسماعیل، خلیل، علی نواز اور لیاقت علی ولد برکت علی پر ہندوؤں نے حملہ کر کے شہید کر دیئے۔ پہلے اس گاؤں کا ایک حصہ نزدیکی گاؤں ساہا میں چلا گیا اور بعد ازاں انبالہ کیمپ میں یہ گاؤں منتقل ہو گیا جہاں بیماری سے اس گاؤں کے کئی خاندان فوت ہو گئے۔ جناب جلال دین ولد قطب الدین اور

Marfat.com

علی حسن ولد بندے علی اور خلیل شہیدٔ کا خاندان شامل ہے۔ ریل گاڑی پر حملہ کے دوران بھی کئی افراد شہید ہوئے۔ نام کے لئے دیکھئے میٹھا پور۔ اس گاؤں میں وزیر حسین نمبردار کا نمایاں اور مشہور خاندان تھا وزیر حسین کے دو پسران تصدق حسین اور افضل حسین تھے۔ تصدق حسین نمبردار تھا اس کا پسر دلدار میانی تحصیل بھلوال میں آباد ہوا جس کا بیٹا جناب گلزار احمد اب وہاں رہائش پذیر ہے۔ افضل حسین کے دو پسران ہیں عبدالرزاق میانی میں اور گلزار لاہور میں ہے۔ افضل حسین کا پسر ڈاکٹر ذاکر حسین بھی میانی میں ہے۔ جناب منظور علی ریٹائرڈ تحصیل دار کا خاندان خوشحال اور مشہور تھا اس کے چار پسران مسمیان سردار علی واجد علی' وارث علی اور شکرا ہیں۔ سردار علی فوت ہو گیا ہے۔ اس کے پسران دربار علی' ناصر علی اور ذاکر علی منڈی کالیکی ضلع حافظ آباد میں اور بقایا خاندان پنڈوری کلاں تحصیل حافظ آباد میں رہائش پذیر ہیں۔ دربار علی اور ناصر علی کاروبار کرتے ہیں ان کی اپنی رائس مل ہے۔ جناب محمد اسماعیل کا معزز خاندان تھا۔ محمد اسماعیل اور شمس الدین دو بھائی تھے۔ محمد اسماعیل کا پسر فوج سے کیپٹن کے عہدہ سے ریٹائر ہوا۔ شمس الدین کے تین پسران نصیر الدین' عبدالشکور اور ناصر علی ہیں۔ یہ خاندان سجان پور ضلع ملتان میں آباد ہے۔ کیپٹن رشید کا فرزند محمد سعید اختر فوج سے بطور سکوارڈن لیڈر ریٹائر ہوا ہے۔

جناب محمد اسماعیل شہید کا پسر رحمت اللہ ہے اس کے پسران محمد صدیق وغیرہ قلعہ میہاں سنگھ میں آباد ہیں۔ محمد اسماعیل کا دوسرا بیٹا امیر اللہ ہے۔

جناب غلام بھیک کے والد کا نام جانی تھا۔ غلام بھیک کے دو پسران محمد یاسین اور محمد اشرف ہیں۔ محمد یاسین اپنے تین پسران مسمیان محمد یامین' محمد مشتاق اور محمد یاسین کے ہمراہ کوٹ ارائیاں تحصیل شورکوٹ میں آباد ہے جبکہ محمد اشرف اپنے پسران مسمیان محمد انور' ارشاد علی اور علی محمد کے ہمراہ ونی کے تارڑ تحصیل و ضلع حافظ آباد میں رہائش رکھتے ہیں۔

اس گاؤں کے علم الدین کے چار پسران ہیں محمد اقبال کراچی میں ہے۔ اس کے دوسرے پسر محمد نثار ہیں جو اپنے لڑکوں مسمیان نسیم احمد' تنویر احمد اور ندیم احمد کے ہمراہ پھالیہ میں رہتا ہے تیسرا عبدالستار اور چوتھا حسن محمود کو کراچی میں ہیں۔

جناب شادی کے پسران بابو خان اور محمد صدیق اور وزیر علی ولد ولی محمد بھی اسی گاؤں میں آباد ہیں۔ نصیرالدین ولد کرامت علی ڈوگرانوالی میں مقیم ہے۔

جناب برکت علی کے پسران نتھو خان قمرالدین محمد اشرف اور محمد رفیق اور محمد اسماعیل کے پسران جہانگیر و عالمگیر گھنیان ضلع حافظ آباد میں رہتے ہیں۔

جناب گلاب کے پسران نتھو خان اور محمد خلیل چوران والی میں اور جناب جمعدار کے پسران تاج محمد اور علم الدین راجوڑہ تحصیل پھالیہ میں آباد ہیں جناب علی نوار کو 1947ء میں شہید کر دیا گیا تھا۔

جناب برکت علی کے پسران اشرف علی' عبداللہ اور لیاقت علی چکوال میں آباد ہیں۔ رفیع اللہ ولد برکت علی ایڈووکیٹ ہیں اور چک 78 میں رہتے ہیں۔

جناب دین محمد کے پسران محمد رشید' محمد فقیر' منصب علی کا پسر یامین ولی محمد کا پسر نذیر حسین اور اللہ بخش کا پسر محمد یوسف وساوا میں آباد ہیں۔

جناب محمد حسین اور محمد رشید پسران عبداللطیف چک نمبر78 میں محمد رشید ولد نتھو' امیراللہ ولد حاکم علی محمد ادریس ولد محمد رفیق اور علی نواز چک نمبر90 شمالی میں آباد ہیں۔ سراج دین کے پسران نواب علی' سردار علی اور لیاقت علی چک ممھو پٹھانکوٹ تحصیل ساہیوال ضلع سرگودھا میں رہتے ہیں۔

جناب قاسم علی کے پسران محمد حنیف اور محمد بشیر اور فتح محمد ولد وزیر علی وجھ تحصیل شاہ پور میں آباد ہیں۔ محمد صدیق ولد یوسف علی' محمد اشرف ولد لیلا محمد شفیع ولد دلا چک نمبر 1/1 آر میں رہتے ہیں۔ شادی کے پسران بابو خان اور محمد صدیق اور اللہ دیا ولد قطب دین بھی اسی چک میں ہیں۔

جناب رحیم بخش کے پسران محمد صدیق' محمد یسین اور محمد یوسف منڈی شاہ کمڈی میں قیام پذیر ہیں۔ تصور خان ولد منشی میاں چنوں میں جلال الدین ولد عبدل چک نمبر 15/128 ایل میں آباد ہیں۔

جناب قطب دین کا پسر جلال الدین شہید کر دیا گیا تھا اس کا دوسرا پسر محمد شفیع عربی

Marfat.com

بستی میں رہتا ہے محمد حنیف بھی اسی بستی میں ہے۔

جناب کپتان محمد رشید بی۔اے' ایل۔ایل۔بی کا پسر محمد سعید اور ان کا خاندان ملتان شہر میں آباد ہے۔ نجیب الدین ولد حاجی غلام محمد شجاع آباد میں اور اصغر علی چک نمبر59 میں آباد ہیں۔

جناب امیر اللہ' محمد صدیق' عبداللطیف اور محمد یامین سیت پور تحصیل علی پور میں آباد ہیں۔

جناب مشتاق علی نمبردار کے پسران واجد علی' عاشق علی اور اشرف علی مرادیاں میں رہتے ہیں ہدایت اللہ کے پسران نصیرالدین اور اصغر علی بھی اسی گاؤں میں ہیں۔

جناب شوکت علی و خورشید علی پسران احسان محمد' محمد صدیق ولد محمد اسماعیل' محمد امین ولد سراج' عبدالعزیز' فرزند علی' اصغر علی اور احسن علی پھلوکی میں رہائش پذیر ہیں۔ اصغر علی شہید کے فرزند بھی اسی گاؤں میں ہیں۔

29۔ کانسے پور

جناب رستم علی اور نجیب الدین کے خاندان ہجرت کے بعد کوٹ ارائیاں میں آباد ہوئے۔ نجیب الدین کا واحد پسر لیاقت علی فوت ہو چکا ہے۔ رستم علی کا پسر محمد رشید ہے۔ جس کے دو لڑکے مسمیان جاوید اور نوید ہیں۔

30۔ کمباسی

مخلوط آبادی کا یہ مشہور گاؤں شاہ آباد جگا دھری روڈ پر واقع تھا۔ اس گاؤں میں برادری کے بعض خاندان نہایت خوشحال اور بااثر تھے۔

اس گاؤں میں جناب محمد بخش کا مشہور اور بڑا خاندان تھا اس خاندان کا شجرہ نسب حسب ذیل ہے۔

Marfat.com

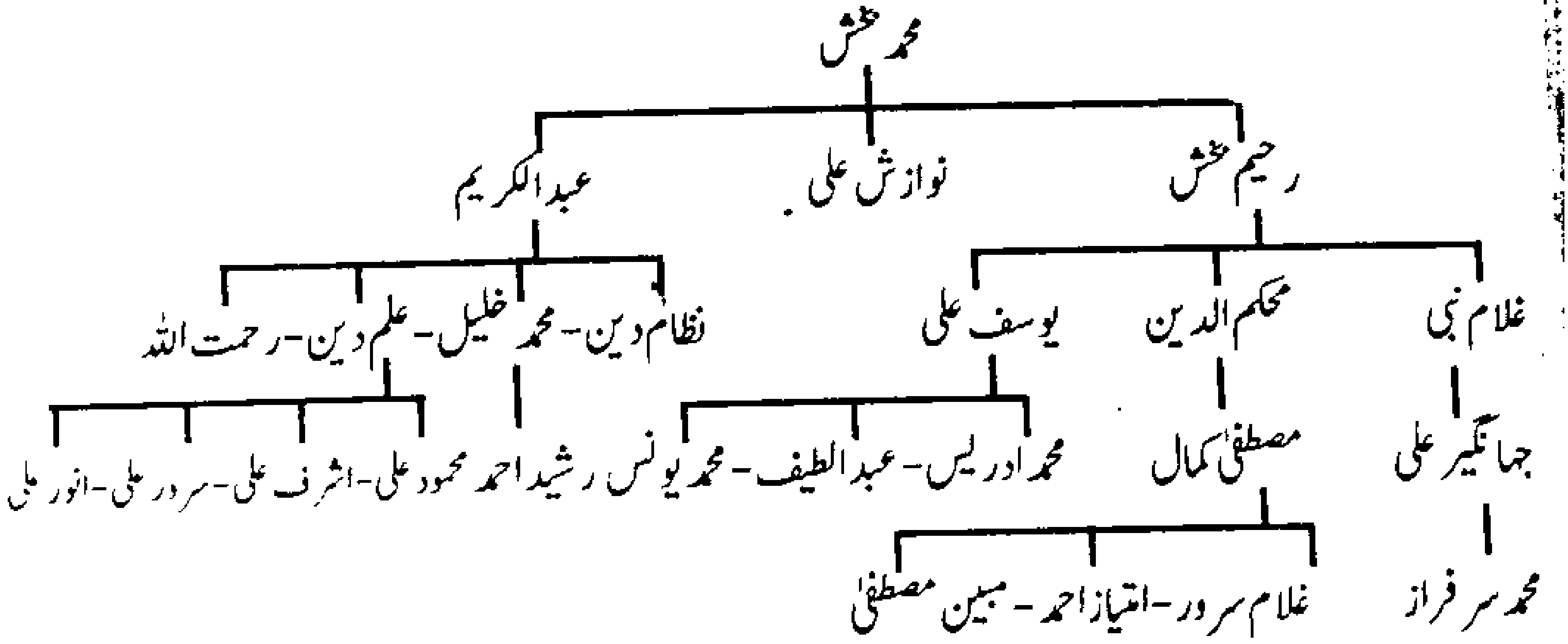

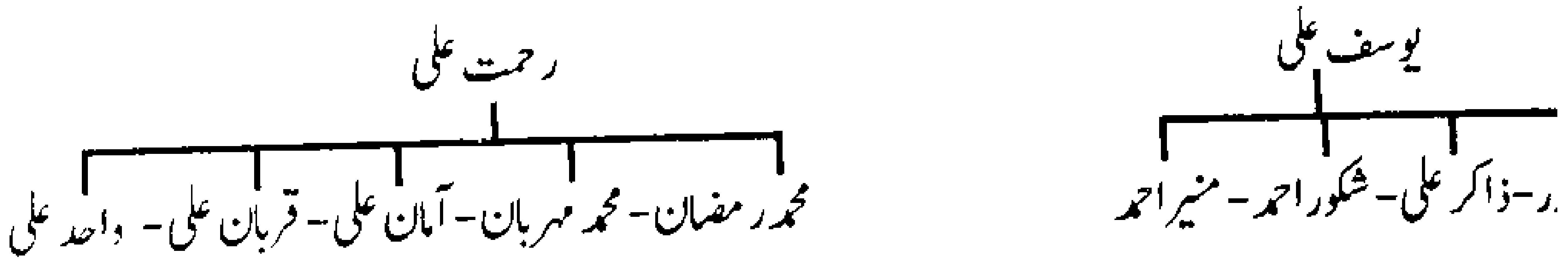

جناب محکم الدین ہندوستان میں پٹواری تھے ہجرت کے بعد بورے والا میں آباد

ہوئے اور بطور گرداور ریٹائر ہوئے۔ ملنسار اور خلیق انسان ہونے کی بناء پر برداری کی ہردلعزیز شخصیت تھے۔ ان کا واحد پسر مصطفےٰ کمال حقیقتاً باکمال شخص تھے۔ جوانی میں فوت ہو گئے۔ اس کے پسران بورے والا میں ذکریا فلور ملز اور گھی ملز کے مالکان ہیں۔ جہانگیر کا پسر سرفراز اور یوسف علی کا پسر ذاکر علی و عبدالغفور چک نمبر 1563 ای بی میں آباد ہیں۔ شکور احمد اور منیر احمد کراچی میں ہیں۔ عبدالکریم کا جملہ خاندان چک نمبر 563 ای بی میں رہتا ہے یہ جملہ خاندان خوشحال اور بااثر ہے۔

اس گاؤں کے جناب شادی کا خاندان بھی مشہور تھا۔ اس کا پسر نور محمد ہجرت کے بعد موضع کیلان والہ میں آباد ہوا۔ اس کے تین پسران نذر محمد' محمد طفیل اور محمد ظفر ہیں۔ نذر محمد کا واحد پسر غلام مصطفےٰ سعودیہ میں کاروبار کرتا ہے۔ محمد طفیل اپنے پسران محمد سلیم وغیرہ کے ہمراہ واہ کینٹ میں رہتا ہے۔ محمد ظفر کے 5 لڑکے مسمیان محمد جنید' محمد جاوید' محمد ہارون' محمد شکیل اور محمد ادریس ہیں۔ محمد ظفر اپنے خاندان کے ہمراہ واہ کینٹ میں رہائش پذیر ہے۔

Marfat.com

31۔ ملانہ

اس برادری کا یہ مشہور قصبہ انبالہ چھاؤنی سے دس میل کے فاصلہ پر دریائے مارکنڈا کے کنارے انبالہ جگادھری سڑک پر واقع تھا۔ اس میں بہت بڑا بازار سول ہسپتال' تھانہ' ڈاکخانہ' لڑکے اور لڑکیوں کے مڈل اسکول تھے یہ قصبہ ریلوے اسٹیشن برارہ سے تین میل کے فاصلہ پر تھا۔

یہ گاؤں مغلون کا بسایا ہوا تھا اس لئے اس کا نام مغلانہ پڑ گیا بگڑ کر ملانہ ہو گیا۔ اس گاؤں نے برادری کی کئی مشہور شخصیات پیدا کی ہیں۔ ناظم علی ولد صفدر علی' وقار انبالوی کے نام سے قومی و بین الاقوامی سطح پر شہرت یافتہ صحافی اس گاؤں کے سپوت تھے۔ اسی طرح میاں یوسف علی ضیاء چیف انجینئر واپڈا اور میاں اقبال حسین مرحوم کا تعلق بھی اسی قصبہ سے تھا۔ جناب اعجاز حسین اور جناب سجاد حسین نے انتہائی محنت سے ہمیں مفصل حالات مہیا کیے ہیں اس لئے ان کا تہہ دل سے شکر گزار ہوں۔

اس قصبہ کی تین پتیاں تھیں۔ پتی چنار تھل خالصتاً ارائیوں کی ملکیت تھی۔ دوسری پتی مگیرڈ میں ارائیں۔ ہندو جاٹ اور بعض دیگر اقوام مالک تھیں جبکہ تیسری پتی ملانہ میں ہندو راجپوت مالک تھے۔ بنیے' برہمن' مسلمان' پارچہ باف' تیلی اور درزی آباد تھے۔ چماروں اور چوہڑوں کی الگ الگ بستیاں اسی پتی میں تھیں۔ ریونیو ریکارڈ میں اس کا نام مولانا لکھا ہے۔

Marfat.com

اس قصبہ میں جناب کریم بخش کا نہایت باا ثر خاندان تھا۔ ان کا شجرہ نسب حسب ذیل ہے۔

- کریم بخش
  - بہادر علی
    - نجیب الدین
      - محمد شریف
        - حامد حسین
          - عارف حسین
          - آصف حسین
      - شان محمد
    - محمد قاسم
      - معصوم علی
  - عزت علی
    - خادم حسین
  - مختار علی
    - الفت حسین
      - عاشق حسین
      - اقبال حسین
        - پرویز اقبال
        - راشد اقبال
      - رفاقت حسین
        - عامر نعمان
        - علی رفاقت
  - علی بخش
    - مبارک حسین
      - سجاد حسین
      - اعجاز حسین

1 شان محمد
- زاہد حسین
  - نادر علی
  - شاکر علی
- ساجد حسین

2 معصوم علی
- ممتاز علی
  - مجاہد علی
  - مبارز علی
  - ضیغم علی
  - غضنفر علی
  - مبشر علی
- مظفر علی
  - مطاہر علی
  - مظاہر علی

3 مبارک حسین
- سجاد حسین
  - جواد حسین
  - عزادار حسین
  - اظہر حسن
- اعجاز حسین
  - امتیاز حسین
  - سرفراز حسین
  - فیاض حسین
  - اعتزاز حسین

☆☆☆☆☆

جناب بہادر علی بہت وضع دار اور مہمان نواز تھے۔ گاؤں کے بارعب اور باوقار نمبردار تھے۔ ان کا خاندان اعلیٰ تعلیم یافتہ اور خوشحال ہونے کے علاوہ پاکستان کے صوبہ بلوچستان میں نمایاں اور باثر ہے۔ محمد شریف مرحوم کے پسر جناب حامد حسین حکومت بلوچستان کے سیکرٹری کے عہدہ سے ریٹائر ہو کر کوئٹہ میں آباد ہیں۔ ان کا فرزند جناب عارف حسین سی۔ایس۔پی ہیں۔ مختلف اضلاع میں ڈپٹی کمشنر رہے ہیں اور آج کل وزیر اعلیٰ بلوچستان کے سیکرٹریٹ میں جوائنٹ سیکرٹری ہیں۔ آپ شریف الطبع نیک نام اور باپ کی طرح بردبار اور مہمان نواز ہیں ان کے چھوٹے بھائی گورنمنٹ کنٹریکٹر ہیں اور خاندانی روایات کے حامل نیک سیرت ہیں۔ یہ خاندان تراب کا مپ کوئٹہ کینٹ میں رہتا ہے۔

جناب زاہد حسین ولد شان محمد علی پور چٹھہ میں آباد ہیں اور ایک تعلیمی ادارہ نہایت کامیابی سے چلا رہے ہیں۔ آپ اعلیٰ اخلاق اور نیک سیرت کے مالک ہیں۔ آپ کے فرزند ناصر علی کویت میں خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ چھوٹا لڑکا شاکر چارٹڈ اکاؤنٹنٹ ہیں اور بیرون ملک خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ ساجد حسین اور شان محمد لندن میں کاروبار کرتے ہیں۔

جناب ممتاز علی ریٹائرڈ نائب تحصیلدار جودھے والی کلاں میں آباد ہے۔ ان کا پسر مبارک علی اعلیٰ عہدہ کا سرکاری آفسر ہے جبکہ ضیغم علی ڈویژنل ناریسٹ آفیسر ڈیرہ جمالی بلوچستان ہے۔ غضنفر عباس ایم۔ایس۔سی محکمہ تعلیم میں لیکچرار ہے۔ مجاہد علی گورنمنٹ

Marfat.com

کنٹریکٹر ہے۔ مبشر علی زیر تعلیم ہے۔

جناب مظفر علی حکومت بلوچستان کے ریٹائرڈ ڈائریکٹر زراعت ہیں اور کوئٹہ میں آباد ہیں۔ ان کا پسر مظاہر علی زراعت آفسر ہے جبکہ مظاہر علی ڈینٹل سرجن ہے اور لندن میں مقیم ہے۔

جناب الفت حسین ولد ممتاز علی حکومت پنجاب کے محکمہ جیل خانہ جات میں چیف ہیڈ وارڈن تھے۔ ان کے والد جناب مختار علی بھی محکمہ جیل خانہ جات میں اعلیٰ عہدہ کے آفسر تھے۔ فرض شناس اور نہایت دبنگ آفسر تھے قومی غیرت کا یہ حال تھا کہ ایک انگریز آفیسر کے توہین امیز الفاظ پر اس کو گھونسا مار کر اس کا دانت توڑ دیا اور نوکری پر لات مار کر گاؤں میں آ گئے۔ وضع دار اور نیک سیرت انسان تھے۔ 100 سال سے زائد عمر پائی ان کی وفات پر جناب وقار انبالوی کی نظم روزنامہ احسان لاہور میں شائع ہوئی۔ الفت حسین کے پسر عاشق حسین بچپن میں ہی فوت ہو گئے تھے۔ جناب اقبال حسین 1974ء میں اسسٹنٹ ڈائریکٹر اکاؤنٹس اور انجمن فلاح ارائیاں کے صدر منتخب ہوئے تھے کہ اسی سال جوانی میں احباب کو داغ مفارقت دے گئے۔ نہایت ملنسار' دوست پرور' بردباد اور حلیم الطبع انسان تھے۔ انجمن کے روح رواں تھے اور برادری کو منظم کرنے میں ان کا مثالی کردار تھا۔ ان کے بعد چراغوں میں روشنی نہ رہی ہے۔ اور ان کی وفات سے تنظیم کو ناقابل تلافی نقصان ہوا۔ اس کتاب کی اشاعت میں بھی تاخیر ہوئی اور انجمن بھی فعال نہ رہی۔ ان کے فرزند پرویز اقبال امریکہ میں سروس کرتے ہیں۔ اور راشد اقبال کاروبار کرتے ہیں۔ مکان نمبر 11' گلی نمبر 2 آصف بلاک' علامہ اقبال ٹاؤن میں مقیم ہیں۔

جناب رفاقت حسین ولد الفت حسین یونائیٹڈ بنک کی شادباغ برانچ میں مینجر ہیں اور 11 آصف بلاک میں رہائش پذیر ہیں۔

خاندانی روایات اور شرافت کے امین ہیں ان کے دونوں پسران عامر نعمان اور علی رفاقت زیر تعلیم ہیں۔ نعمان ٹیکسلا انجینئرنگ یونیورسٹی میں اور علی گورنمنٹ کالج میں ہے۔

جناب علی بخش ولد کریم بخش محکمہ جیل میں اسٹنٹ جیلر تھے۔ تقویٰ' دیانت اور

Marfat.com

شرافت کے امین تھے اپنے ہم عصروں میں اعلیٰ وارفع مقام کے حامل تھے۔ صوم و صلوۃ کے پابند تھے۔ ان کے فرزند مبارک حسین نابغہ روزگار تھے۔ انتہائی ذہین اور معاملہ فہم انسان تھے۔ مہمان نوازی اور وضع داری ورثہ میں ملی تھی۔ گاؤں کے نمبردار تھے۔ تاحیات اسیر رہے۔ چیئرمین ڈسٹرکٹ بورڈ بھی رہے۔ امدادی باہمی کے روح و رواں تھے۔ ملانہ سے دو عدد ماہنامہ رسالہ جات "آواز" اور کواپریٹو سوسائٹی شائع کرتے تھے یہ دونوں ماہانے علاقہ کی آواز تھے۔ آپ کواپریٹو بنک انبالہ کے عرصہ دراز تک ڈائریکٹر رہے۔ آپ اس قصبہ' علاقہ اور برادری کے بے تاج بادشاہ تھے۔ آپ نے تحریک پاکستان اور مسلم لیگ کے لئے بے مثال خدمات سرانجام دیں۔ دیانت و امانت آپ کا طرہ امتیاز تھا۔

ہجرت کے بعد آپ جودھے وال کلاں میں آباد ہوئے۔ نمبردار مقرر ہوے اور خاندانی روایات اور ذاتی اوصاف کو قائم رکھا 95 سال کی عمر میں وفات پائی۔ آپ کے فرزند سجاد حسین اپنے والد محترم کی مجسمہ تصویر ہیں۔ جودھے وال کلاں کے نمبردار ہیں۔ ملٹری اکاؤنٹس کے سپرنٹنڈنٹ کے عہدہ سے ریٹائر ہوئے۔ ان کا پسر جواد حسین بی اے بیرون ملک سروس کر رہے ہیں۔ عزادار حسین بی اے بھی بیرون ملک ہیں اور اظہر حسین کاروبار کرتے ہیں۔

جناب اعجاز حسین ڈپٹی ڈائریکٹر لیبر ڈیپارٹمنٹ حکومت پنجاب کے عہدہ سے ریٹائر ہوئے۔ محنت' دیانت اور نظم و ضبط ان کا خاص وصف ہے۔ خاندانی روایات کا حامل ہے۔ خدمت خلق کے لئے ہمہ تن مصروف رہے ہیں۔ برادری کا درد رکھتے ہیں اس کتاب کی تکمیل میں ان کا گرانقدر حصہ ہے۔ علاقہ کی تعمیر و ترقی کے لئے ہر وقت کوشاں رہے ہیں۔ آپ کا فرزند امتیاز حسین ایم اے حبیب بنک شیخوپورہ میں سیکنڈ آفسر ہے۔ آپ کا دوسرا فرزند سرفراز حسین زرعی یونیورسٹی کا آخری سال کا طالب علم ہے جبکہ تیسرا بیٹا فیاض حسین ایم ایس سی اور اعتزاز حسین ایف ایس سی کے طالب علم ہیں۔

جناب ناظم علی ولد صفدر علی اسی گاؤں میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم مکمل کر کے جوانی میں ہی لاہور آ گئے۔ تعلیم مکمل کی اور صحافت کے معزز پیشہ سے منسلک ہو گئے۔ قیام

پاکستان کے وقت اپنا اخبار "سفینہ" لاہور شائع کرتے تھے۔ بعد ازاں روزنامہ نوائے وقت سے وابستہ ہو گئے۔ چند سال قبل عمر کی صدی پوری کرنے کے بعد اللہ کو پیارے ہو گئے۔ یہی ناظم علی آسمان صحافت پر وقار انبالوی کے نام سے نصف صدی سے زائد تاباں رہے۔ شیخوپورہ کے گاؤں سجوال میں آباد تھے۔ ان کا پسر ناصر وقار ایئر فورس سے بطور ایئر وائس مارشل ریٹائر ہو کر کراچی میں سکونت پذیر ہیں۔ ان کے دیگر پسران عارف وقار' یاور وقار اور عابد وقار ہیں۔

جناب صفدر علی کے دوسرے پسر علی حسن میانی ضلع سرگودھا میں آباد ہوئے۔ پھر بلاک نمبر 28 سرگودھا میں آ گئے۔ اب ان کا خاندان اقبال کالونی سرگودھا میں رہائش پذیر ہے۔ سرگودھا کے معروف وکیل جناب محمد عرفان انور ان کے داماد ہیں۔ ان کے چار لڑکے جاوید حسین' زاہد حسین' جمشید حسین اور شاہد حسین ہیں۔

چوہدری حسین بخش پٹواری کے تین پسران مسمیان محمد علی دوست' شوکت علی اور دلبر علی ہیں۔ میاں دوست محمد علی نیک سیرت' ملنسار اور انتہائی پر کشش شخصیت کے مالک ہیں۔ انجمن کے روح رواں رہے ہیں۔ گورنمنٹ سروس سے ریٹائر ہو کر اکثر اپنے پسران کے پاس کینیڈا میں رہتے ہیں۔

جناب اکبر علی کے تین فرزند محبوب علی' انور علی اور حاجی اصغر علی ہیں۔ محبوب علی ریلوے میں انسپکٹر پولیس تھے۔ آپ کے پسر ضرغام علی بطور ہیڈ ماسٹر ریٹائر ہوئے اور بھٹان والی تحصیل وزیر آباد میں آباد ہیں۔ انور علی بھی اپنے پسران کے ہمراہ بھٹانوالی میں رہتے ہیں۔ زراعت اور کاروبار کرتے ہیں۔ وضع دار اور ملنسار انسان ہیں۔ اصغر علی کپڑے کے تاجر ہیں اور علی پور چٹھہ کے مشہور شخص ہیں ان کے دو پسر افسر علی اور مسعود علی ہیں۔ دونوں گریجویٹ ہیں۔ یہ باوقار اور متمول خاندان ہے۔

حکیم محمد عمر ولد بہار علی اس گاؤں کے مشہور حکیم تھے۔ آپ ڈلیانہ سے آ کر یہاں آباد ہوئے۔ پہلے مدرس بنے۔ پھر پٹواری اور گرداور تانگو ہوئے۔ 1933ء میں ملازمت چھوڑ کر حکمت اختیار کی اور اس گاؤں میں اور اردگرد کے علاقہ میں بطور حکیم خوب شہرت

Marfat.com

پائی۔ ہجرت کے بعد بھیرہ ضلع سرگودھا میں آباد ہوئے۔ آپ کے تین پسران محمد عبدالطیف‘ علی اکبر اور علی اصغر ہیں۔ عبدالطیف بڑے عہدہ کے سرکاری ملازم کراچی میں آباد ہیں۔ ان کا پسر وقار احمد لطیف ہے علی اکبر اور علی اصغر بیرون ملک ہیں۔

جناب دارا موضع رادور سے آکر اس گاؤں میں آباد ہوئے سکھوں کے دور میں مقدم مقرر ہوئے۔ ان کا بیٹا سائر تھا جس کا ایک ہی پسر حسین بخش ہوا۔ حسین بخش کا اللہ بخش اور ان کا لڑکا احمد حسن ہوا۔ احمد حسن کے دو بیٹے امام دین اور شفاعت احمد ہیں۔ جناب امام دین مکان نمبر 32 لسوڑی شاہ روڈ فیصل آباد میں رہائش پذیر ہیں۔ ان کے پسران ارشاد احمد‘ افتخار احمد‘ امتیاز احمد اور اعجاز احمد فیصل آباد میں کاروبار کرتے ہیں۔ یہ مشہور اور خوشحال خاندان ہے جناب شمیم جہانگیر اسسٹنٹ کمشنر امام دین کے داماد ہیں۔ شفاعت احمد اور ان کے پسران ایاز احمد و اقبال احمد بھی فیصل آباد میں رہتے ہیں اور کاروبار کرتے ہیں۔

برکت علی کے تین پسران میاں عبداللہ‘ عبدالمجید اور محمد صدیق تھے۔ میاں عبداللہ کے دو لڑکے ہیں جناب شوکت علی 104 جنوبی سرگودھا اور محمد علی ریٹائرڈ پٹواری ہڑپہ میں رہتے ہیں۔ جناب عبدالمجید کے دو لڑکے ہیں عبدالحمید سعودیہ میں اور عبدالحفیظ کراچی میں رہتے ہیں۔ جناب محمد صدیق کے چار بیٹے ہیں۔ محمد اختر ائیرفورس سے ریٹائر ہو کر ڈی بلاک سرگودھا میں رہتے ہیں۔ جناب محمد خورشید اور اس کے پسران مسمیان محمد ارشد‘ محمد انور و جاوید خورشید۔ طاہر اور محمد ارشد 232 بلاک بی سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا میں رہتے ہیں۔ جمشید علی ان کے تیسرے پسر ہیں جن کے دو لڑکے ہیں بڑے کا نام عبدالرحمان ہے جناب ارشاد کے چار لڑکے ہیں بڑے کا نام محمد عارف ہے۔ کاروبار کرتے ہیں۔

جناب امداد علی کے فرزند بابو محمد شریف فوج سے ریٹائر ہو کر جنڈاں والا ڈاکخانہ خاص ضلع بھکر میں رہتے ہیں ان کے بیٹے نذیر احمد بھی اسی جگہ ہیں۔ اقبال احمد گوجرانوالہ میں جنرل بس سٹینڈ بمقابل جاوید ٹائر سروس اور مقبول احمد سیالکوٹ میں حافظ ٹائر سروس کے نام سے کاروبار کرتے ہیں۔ ان کا چوتھا بیٹا بشیر احمد خالد لاہور میں آڈٹ مینجر ہے۔

Marfat.com

جناب شبیر حسین ولد ہدایت علی کے دو پسران امیر حسن اور مہدی حسن ہیں۔ امیر حسن کا ایک لڑکا فاروق مصطفٰے لاہور میں رہتا ہے اور ان کا دوسرا لڑکا حیدر کرار موضع جیسک ڈاکخانہ خاص ضلع سرگودھا میں ہے۔ مہدی حسن کے دو لڑکے محمد اسلم اور محمد اکرم ہیں محمد اسلم اور اس کے پسران محمد افضل اور محمد عمران اسلم۔ محمد اکرم اور اس کے پسران عدیل اکرم اور عمیر اکرم موضع جیسک میں سکونت رکھتے ہیں۔

جناب قمرالدین کے چار پسران میں سے محمد یوسف ساہیوال میں ہے۔ محمد اشرف فوت ہو چکا ہے۔ اس کے دو لڑکے سرگودھا میں رہتے ہیں۔ عبدالغفور ڈی بلاک سرگودھا اور عبدالصبور چک نمبر121 جنوبی ضلع سرگودھا میں سکونت رکھتے ہیں۔

جناب محمد صدیق اور سراج دین حقیقی بھائی ہیں۔ محمد صدیق کا لڑکا محمد اقبال امریکہ اور محمد شریف لاہور میں ہے۔ دوکانداری کرتا ہے۔ حاجی سراج دین کے دو لڑکے شہاب دین اور حسام دین ہیں۔ شہاب دین اور اس کے بیٹے محمد رشید' محمد خالد' محمد حامد چک نمبر 132 جنوبی سرگودھا میں رہتے ہیں۔ حسام دین بی۔ ایم۔ ڈی سی میں ملازم ہیں۔ ان کے بیٹے محمد علی' شوکت علی' محمد فاروق اور محمد عثمان ہیں۔

جناب بھیکو کے دو پسران منصب علی اور صدر الدین ہیں۔ منصب علی کا شوکت علی ہے جن کا لڑکا محمد طارق دیو سماج روڈ سنت نگر میں رہتا ہے۔ صدر دین کے سات لڑکے تھے ایک لڑکا بشیر احمد لاولد وفت ہو چکا ہے ان کا بڑا لڑکا فیض محمد ہے جس کے لڑکے محمد اصغر اپنے بیٹوں مسمیان محمد فیاض اور محمد ارشد کے ہمراہ پیسہ اخبار سٹریٹ انارکلی میں رہتا ہے۔ ان کے دوسرے لڑکے محمد احسان ہیں جن کے پسران عبدالستار' عبدالغفار اور عبدالبلال ہیں۔ گلیکسو فیکٹری لاہور میں رہتے ہیں۔ ان کے تیسرے لڑکے کا نام شیر محمد ہے جو اپنے پسران مسمیان محمد اقبال' محمد ندیم' محمد اختر اور محمد منیر کے ہمراہ پیسہ اخبار سٹریٹ میں رہتا ہے چوتھا نیامت علی ہے جو اپنے پسران منظور علی' ظہور علی کے ساتھ کنجاہ ڈاکخانہ خاص ضلع گجرات میں آباد ہے۔ پانچواں رشید احمد ہے اس کے لڑکے نثار احمد' حافظ ارشاد احمد' جمشید احمد' خورشید احمد اور سعید احمد ہیں یہ خاندان دیو سماج روڈ میں سکونت پذیر ہے۔ ان کا لڑکا محمد

Marfat.com

رفیع اپنے پسران ریاض و فیاض کے ہمراہ فوٹریس سٹیڈیم لاہور کے نزدیک رہتا ہے۔

جناب محمد صدیق کے دو پسران ڈاکٹر منصب علی ایم بی بی ایس اور عبدالطیف ہیں۔ ڈاکٹر منصب علی بطور ڈی۔ ایچ۔ او ریٹائر ہوئے ہیں۔ علاقہ کی مشہور اور ملنسار شخصیت ہیں اور دو بیٹے نیسب علی اور حبیب علی ہیں۔ عبدالطیف کا پسر قیصر لطیف ہے یہ تعلیم یافتہ خاندان قلعہ سوبھا سنگھ میں مقیم ہے۔

جناب حاکم علی کا مشہور خاندان ہے ان کے دو پسران میاں دوست محمد اور فرزند علی ہیں دوست محمد قیام پاکستان سے قبل کلکتہ میں کاروبار کرتے تھے پاکستان آکر وہ بلوچستان میں کاروبار کرنے لگ گئے اور شب و روز کی محنت و دیانتداری کی بدولت بلوچستان کے مشہور ٹھیکہ دار بن گئے۔ اس صوبہ کے اکثر تعمیراتی منصوبے ان کے مکمل کردہ ہیں۔ خلیق و شفیق انسان تھے۔ 75 سال کی عمر میں وفات پائی۔ ان کے تین پسران مسمیان سفر علی ' ناصر علی اور خالد پرویز ہیں۔ سفیر علی بی اے کاروبار کرتے ہیں ناصر علی ایڈووکیٹ ہیں جبکہ خالد پرویز واپڈا میں ایس ڈی او ہیں۔

جناب فرزند علی نے بھی بلوچستان کے کاروباری حلقہ میں بڑا نام پایا۔ ملنسار اور خوش اخلاق انسان تھے۔ 70 سال کی عمر میں فوت ہوئے۔ ان کا فرزند جمیل احمد ایم۔ اے ' پی۔ ایچ۔ ڈی بلوچستان یونیورسٹی میں ڈین کے عہدہ جلیلہ پر فائز ہیں۔ اس کا دوسرا پسر محمد یونس کاروبار کرتا ہے۔ جناب حاکم علی کا یہ تعلیم یافتہ اور متمول خاندان موضع کالے والی میں آباد ہے۔

جناب محمد صدیق نمبردار ولد ولی محمد کا خوشحال خاندان موضع چھچھڑیالی میں آباد ہے۔ محمد صدیق اس علاقہ کے مشہور سماجی کارکن اور ہردل عزیز شخصیت تھے۔ تقریباً سو سال کی عمر میں چند سال قبل وفات پائی ان کے دو پسران امان اللہ اور ثنا اللہ ہیں۔ امان اللہ نمبردار ہیں۔ مسلم لیگ کے جوائنٹ سیکرٹری اور دیگر کئی انتظامی و سماجی کمیٹیوں کے رُکن ہیں۔ ان کے چار لڑکے مسمیان احسان اللہ ایم۔ اے ' ایل۔ ایل۔ بی ' سیف اللہ بی۔ ایس۔ سی ' نعیم اللہ اور محمد رضوان ہیں۔ ثناء اللہ اس موضع کی ویلفیئر سوسائٹی کے جنرل

Marfat.com

سیکرٹری ہیں۔ ان کے تینوں پسران مسمیان سمیع اللہ' شاہد ندیم اور مبین احمد زیر تعلیم ہیں۔ یہ علاقہ کا باا ثر خاندان ہے۔

جناب نوازش علی کے تین پسران مبارک علی' فرزند علی اور عبدالغفور ہیں۔ مبارک علی کے محمد یامین اور محمد ادریس ہیں۔ فرزند علی کے خالد محمود' خالق محمود اور محمد پرویز ہیں جبکہ عبدالغفور کا محمد فاروق ہے یہ خاندان پھالیہ میں رہتا ہے۔

جناب منشی خان کے پسران محمد ابراہیم اور محمد رفیق ہیں۔ محمد ابراہیم کے محمد عارف' طارق محمود ہیں۔ محمد رفیق کے عبدالقیوم' محمد شفیق' محمد فاروق اور رؤف قیصر ہیں۔ عبدالقیوم کے لڑکے طلحہ قیوم اور حمزہ قیوم ہیں جبکہ محمد شفیق کا لڑکا وقاص شفیق ہے۔ یہ خاندان پھالیہ میں آباد ہے۔

جناب حسن دین کے پسر نتھو خان کا خاندان قادر آباد میں رہتا ہے۔ اس کے پسران ماسٹر نجیب الدین' نذیر حسین اور محمد صدیق ہیں۔ ماسٹر نجیب الدین کا غلام سرور تھا۔ جس کا بیٹا عبدالحمید ہے جس کے دو لڑکے منیر احمد اور محمد عامر ہیں۔ محمد صدیق کا عبدالغفار اور اس کا محمد طلع ہے۔

جناب حاجی برکت علی کا وسیع باا ثر اور خوشحال خاندان بھی قادر آباد میں رہتا ہے۔ ان کے پسران عبدالرحمٰن' حاجی عبدالعزیز' حاجی عبدالغفور' اصغر علی' سردار علی اور ارشاد احمد ہیں۔ عبدالرحمن اپنے پسران محمد یامین' محمد یقین' محمد ریاض' محمد ظفر' محمد طارق اور محمد خالد کے ہمراہ کراچی میں آباد ہے۔ حاجی عبدالعزیز کے پسران ڈاکٹر خورشید علی' ڈاکٹر جمشید علی' حاجی یوسف علی اور ڈاکٹر محمد یامین ہیں۔ ڈاکٹر خورشید کا مدثر علی' ڈاکٹر جمشید علی کا شعیب علی' حاجی یوسف علی کے عبدالباسط' احتشام علی اور ڈاکٹر محمد یامین کے بیٹے سیف اللہ' سمیع اللہ اور ثناء اللہ ہیں۔ حاجی عبدالغفور کے پسران ڈاکٹر عبدالمجید حاجی عبدالحمید اور حاجی ابراہیم ہیں۔ ڈاکٹر عبدالمجید کے بیٹے محمد حفیظ' محمد عمران' محمد عثمان اور محمد عمر ہیں۔ حاجی عبدالحمید کے محمد یونس' ظہیر عباس ہیں اور حاجی ابراہیم کا محمد اسمٰعیل ہے۔ اصغر علی کے پسران اکبر علی' ناصر محمود اور محمد عمر فاروق ہیں۔ اکبر علی کے فاروق اکبر' ظہیر اکبر' تیمور

Marfat.com

اکبر' فرید اکبر ہیں۔ ناصر محمود کے وقاص محمود' بابر محمود ہیں۔ سردار علی کے پسران محمد اعظم اور سعید اقبال ہیں۔ ارشاد احمد کے پسران محمد اشرف' محمد اسلم' غضنفر شہباز اور مظہر علی ہیں۔ عبدالرشید کا ارسلان رشید ہے۔ جبکہ صوفی عبدالوحید کے پسران محمد بلال' محمد ابوبکر' محمد قیوم اور ثناء اللہ ہیں۔ شبیر حسین کی کوئی نرینہ اولاد نہ ہے۔

32۔ میٹھاپور

ارائیوں کا یہ چھوٹا سا گاؤں بیس بائیس خاندانوں پر مشتمل موضع کھارو کھیڑا سے چار فرلانگ کے فاصلہ پر انبالہ چھاؤنی سے جانب مشرق 4 میل دور اور ریلوے اسٹیشن کیسری کے نزدیک واقع تھا۔ یہ خالصتاً ارائیوں کا گاؤں تھا۔ میٹھو اور خاور (افتخار) دو بھائی سمیلہڑی سے آکر یہاں آباد ہوئے۔ تاہم افتخار عرف خاور نے اس کے نزدیک ہی نیا گاؤں آباد کیا جس کا نام خاور کھیڑا رکھا گیا۔ جو بعد میں کھارو کھیڑا ہو گیا۔ کھیڑا بمعنی گاؤں' میٹھو کے نام سے اس گاؤں کا نام میٹھا پور ہوا۔ پور کے معنی بھی گاؤں کے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی دیگر دو بھائی عبدل عرف دلیل اور فاضل عرف پھلیل نے سمیلہڑی سے نکل کر نزدیک ہی ایک تیسرا گاؤں بسایا جس کا نام پھلیل ماجرا ہوا۔ ماجرا کے معنی بھی گاؤں کے ہیں۔

اس گاؤں میں جناب محمد انور کا بڑا خاندان تھا اس کے دو بیٹے عبداللہ اور نوازش علی تھے۔ عبداللہ کے پسران عبدالرحمان اور عبدالرزاق ہیں۔ عبدالرحمان فوج سے ریٹائر ہو کر چک 54۔ ایم بی ضلع خوشاب میں آباد ہیں۔ اس کے تین لڑکے علی حسن' اختر علی اور محمد خلیل ہیں۔ علی حسن کے انور' توصیف انور' ناظم اور ناصر ہیں۔ اختر علی فوت ہو چکا ہے اس کا پسر اصغر علی ہے۔ محمد خلیل کے محمد عمران' محمد مجاہد' محمد آصف اور محمد کاشف ہیں۔

عبدالرزاق کوٹ ارائیاں میں رہائش پذیر ہے۔ اس کے چار لڑکے عبدالخالق' عبدالحق' طارق حسین اور زاہد حسین ہیں۔ عبدالخالق کے خالد محمود' ساجد علی اور ماجد علی ہیں۔ عبدالحق کے قربان علی' عثمان علی' عرفان علی' قربان علی' فرمان علی اور حسان علی ہیں۔ زاہد حسین کا ثاقب علی اور طارق حسین کا قدیر ہے۔

Marfat.com

نوازش علی کے چار پسران محمد صدیق' محمد حنیف' بلند خان اور دین محمد ہیں۔ محمد صدیق کے محمد کلفام اور محمد سہراب ہیں۔ محمد کلفام کے جعفر حیات' محمد داؤد' انور علی اور شیر علی جبکہ محمد سہراب کے محمد ذکریا' محمد یحییٰ اور محمد مزمل ہیں۔ محمد حنیف کے عبدالخالق اور ان کے محمد عمر اور محمد ظہیر ہیں۔ مشکوک ہے دو دو دفعہ لکھا گیا ہے۔ وضاحت ٹھیک نہیں ہے تحقیق ضروری ہے۔ عبدالوہاب' عبدالستار اور عبدالغفار دین ہیں۔ عبدالستار ایم۔بی۔بی۔ایس ڈاکٹر ہے۔ بلند خان کے اعجاز' ارشاد اور شمشاد ہیں جبکہ دین محمد کا محمد سلیمان ہے یہ خاندان بھی کوٹ ارائیاں میں رہتا ہے۔ عبدالوہاب کے محمد آصف اور محمد ہاشم ہیں۔ عبدالوہاب کے محمد آصف اور محمد کاشف ہیں۔ اعجاز کے محمد سعید' محمد شکیل' محمد سہیل اور محمد وسیم ہیں۔ ارشاد کا محمد عرفان' شمشاد کا محمد سجاد' محمد سلیمان کے محمد قیصر' محمد فیصل اور محمد جاوید ہیں۔

جناب محمد حسین ولد خدا بخش کے پسران علم الدین' عبداللطیف اور محمد علی موضع سکندری میں رہتے ہیں۔

جناب محمد شفیع کا خاندان چونڈہ میں آباد ہے۔ اعلیٰ کردار کا یہ خاندان کاروبار کرتا ہے۔ خوشحال اور بااثر خاندان ہے۔ ان کے پانچ پسران مسمیان محمد عاشق' محمد عارف' محمد اقبال' محمد بشارت اور محمد اسلم ہیں۔ محمد عاشق کا پسر شیراز باپ کے ساتھ کاروبار کرتا ہے۔ محمد عارف' محمد اقبال اور محمد بشارت جرمنی میں کاروبار کرتے ہیں۔ محمد اسلم چونڈہ میں کاروبار کرتے ہیں۔ صحافت میں بھی مشہور ہیں۔ ان کے مضامین اکثر اخبارات کی زینت بنتے ہیں۔ ان کے تین فرزند مسمیان محمد خالد' محمد کاشف اور محمد طارق ہیں جو انگلینڈ میں انجینئرنگ کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ یہ ذہن اور قابل فخر شخصیت میاں اقبال حسین کے داماد ہیں۔ نہایت ہی خوشحال اور ملنسار انسان ہیں۔

جناب شیر محمد کا خاندان بھی چونڈہ میں آباد ہے ان کے دو پسران عبدالغنی اور محمد یاسین ہیں۔ عبدالغنی اس علاقہ کا ممتاز زمیندار ہے۔ محمد یاسین ڈسٹرکٹ اکاؤنٹس آفس میں سپرنٹنڈنٹ ہیں۔ دیانت دار اور فرض شناس آفیسر ہے۔ عبدالغنی کے پانچ اور محمد یاسین کے

Marfat.com

چار بیٹے ہیں۔

جناب ابراہیم کے دو پسران اصغر علی اور غلام رسول چونڈہ میں زمیندار د کاروبار کرتے ہیں۔ مشہور ہوٹل کے مالک ہیں۔

33۔ ملک دھن کوٹیان

اس گاؤں کا اصل نام ملک تھا۔ ملک نام کے اور بھی گاؤں تھے اس لئے شناخت کی غرض سے اس کو ملک دھن کوٹیاں کہتے تھے کیونکہ یہاں دھان بہت ہوتے تھے۔ اس کو ملک چوکی بھی کہتے ہیں۔ یہ گاؤں مصطفےٰ آباد کے قریب تھا۔

اس گاؤں میں رحمت اللہ پٹواری کا خاندان مشہور تھا۔ پٹواری رحمت اللہ ایماندار سرکاری ملازم تھا اس لئے لوگ اس کی عزت کرتے تھے۔ اس کا پسر جناب نواز محمد سرائے بہادر چند بمقابل تھانہ مغل پورہ میں آباد ہے۔ اس کا لڑکا عبدالعزیز ہے۔

اس گاؤں کے دیگر معززین جناب فرزند علی ولد سراج دین مغلپورہ لاہور' جناب صدر الدین' علم الدین' رکن دین' محمد شریف موضع ستوسکھانہ ڈاکخانہ خاص ضلع نارووال ہیں۔ جناب نجیب الدین موضع جھگڑنوالہ کھوہ ضلع ملتان' محمد بشیر علی پور ضلع گوجرانوالہ اور ولی محمد حافظ آباد شہر میں رہائش رکھتے ہیں۔ جبکہ واجد علی بجلی گھر پاکستان منٹ میں ہیں۔ فرزند علی کے پسران محمد اقبال اور محمد یوسف ہیں۔

جناب نبی بخش کا بااثر خاندان پھالیہ میں آباد ہے۔ اس کا پسر حاجی مہربان میونسپل کمیٹی کا کونسلر (ممبر) رہا ہے۔ اس کے چار لڑکے محمد رفیق' محمد لطیف' محمد مجید اور عبدالحمید ہیں۔ محمد رفیق کے محمد طارق اور محمد شاہد ہیں۔

جناب نتھو کا خاندان چک نمبر 130 جنوبی میں آباد ہے۔ اس کے دو لڑکے علم الدین اور شیر محمد ہیں۔ علم الدین فوت ہو چکا ہے اس کا پسر محمد رفیع بھی فوت ہو گیا ہے۔ اس کے پسران خالد محمود وغیرہ ہیں۔ شیر محمد کے پسران محمد رشید' محمد اسلم اور محمد اقبال ہیں۔

Marfat.com

34۔ مہتاب گڑھ

اس برادری کا یہ مشہور گاؤں انبالہ چھاؤنی سے دس میل دور جانب شمال مشرق واقع تھا۔ ریلوے اسٹیشن کیسری کے قیب تھا۔ خالصتاً ارائیوں کا گاؤں تھا۔

اس گاؤں میں رحیم بخش کا بڑا خاندان تھا۔ جس کا شجرہ نسب حسب ذیل ہے۔

ابتدائً یہ خاندن گوجرانوالہ میں آباد ہوا۔ یہ انتہائی متمول اور خوشحال خاندان ہے۔
اس خاندان کے افراد زمیندار' تاجر اور صنعت کار ہیں۔ بحرین ان کا تجارتی مرکز ہے۔

جناب اصغر علی فوت ہو چکے ہیں۔ انجمن کے سرپرست تھے۔ 90۔ سی ماڈل ٹاؤن میں رہتے تھے۔ بدر نظیر اور ڈاکٹر نعیم ان کے ۔امادہیں۔ ان کا پسر منظور اصغر بھی فوت ہو چکا ہے۔ اس کے دونوں بیٹے انگلینڈ میں کاروبار کرتے ہیں۔ حمید اصغر کے تین پسران جاوید حمید' محمود حمید اور حبیب حمید ہیں۔ کراچی میں کاروبار تے ہیں اور وہیں رہائش پذیر ہیں۔ اختر اصغر اور اس کے پسران بحرین میں ہیں اور کاروبار کرتے ہیں۔ اسلم اصغر بھی بحرین میں کاروبار کرتا ہے ان کا ایک ہی لڑکا ہے جو واشنگٹن امریکہ میں کاروبار کرتا ہے۔ سلیم اصغر بحرین میں کاروبار کرتا ہے اس کا پسر شہزاد سلیم ایم بی اے ماڈل ٹاؤن لاہور میں رہتا ہے اس کا لڑکا سلمان شہزاد ہے۔ سمیر سلیم ایم بی اے ٹیکسٹائل انجینئر ہے۔ 90۔ سی ماڈل ٹاؤن میں مقیم ہے۔ سعد سلیم بحرین میں ہے۔

جناب عنایت اللہ فوت ہو چکا ہے اس کا پسر بحرین میں کاروبار کتا ہے۔ جناب محمد صدیق انجمن کے سرپرست ہیں۔ ڈیفنس ہاؤسنگ سوسائٹی گوجرانوالہ میں رہائش پذیر ہیں۔ گلف انڈسٹریز گوجرانوالہ کے مالک ہیں۔ ملنسار' نیک سیرت اور ہردلعزیز شخصیت کے مالک ہیں۔ ان کا پسر محمد رفیق بحرین میں ہے۔ اس کے چار پسران محمد جمال' محمد سلیمان' محمد منیر اور محمد نعمان ہیں۔ پہلے دو گوجرانوالہ میں اور دیگر دو بحرین میں کاروبار کرتے ہیں۔ محمد شفیق اسلام آباد میں مقیم ہے اور کاروبار کرتا ہے۔ اس کے پسران گوجرانوالہ میں کاروبار کرتے ہیں۔ عبدالحلیم اور عبدالعلیم گوجرانوالہ میں کاروبار کرتے ہیں۔ جناب واجد علی مرحوم کا

Marfat.com

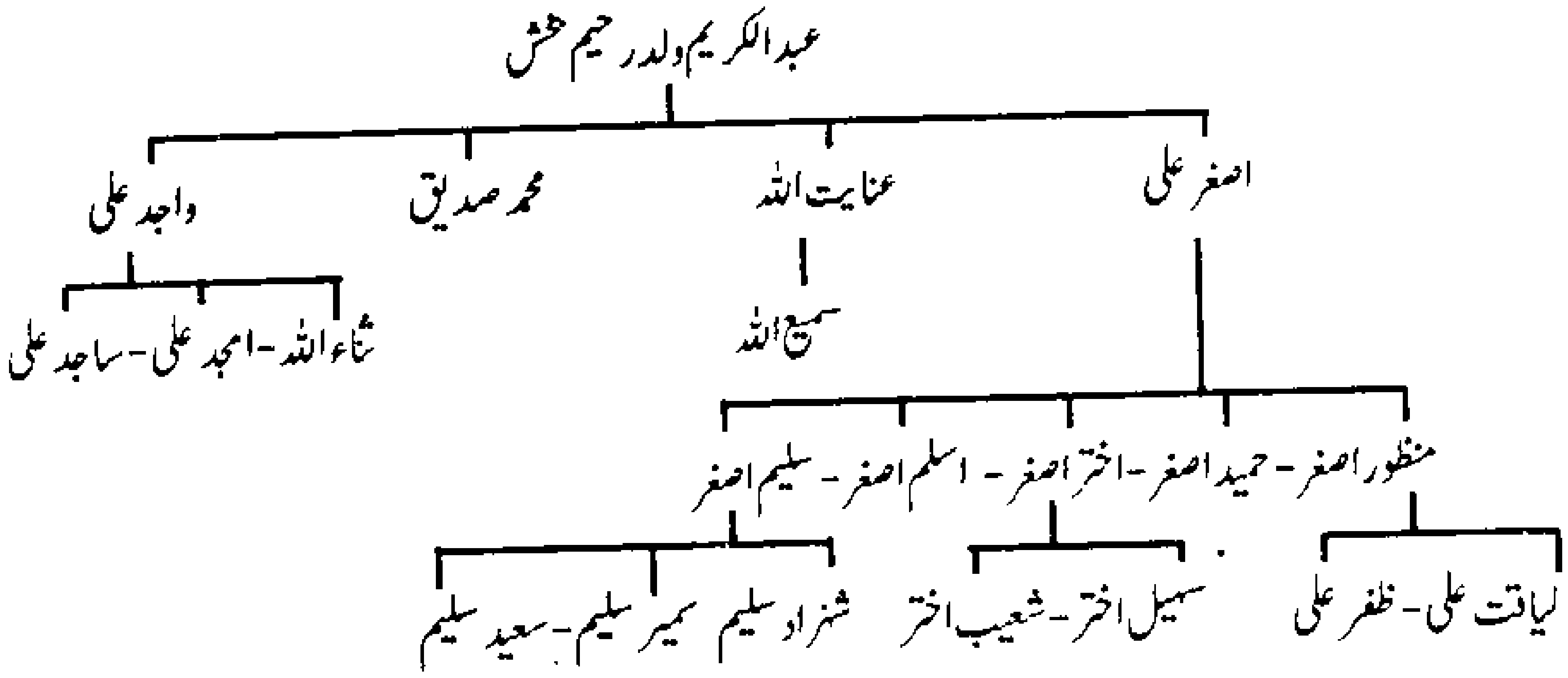
عبدالکریم ولد رحیم بخش
اصغر علی
عنایت اللہ
محمد صدیق
واجد علی
ثناء اللہ - امجد علی - ساجد علی
سمیع اللہ
منظور اصغر - حمید اصغر - اختر اصغر - اسلم اصغر - سلیم اصغر
لیاقت علی - ظفر علی
سہیل اختر - شعیب اختر
شہزاد سلیم سمیر سلیم - سعید سلیم

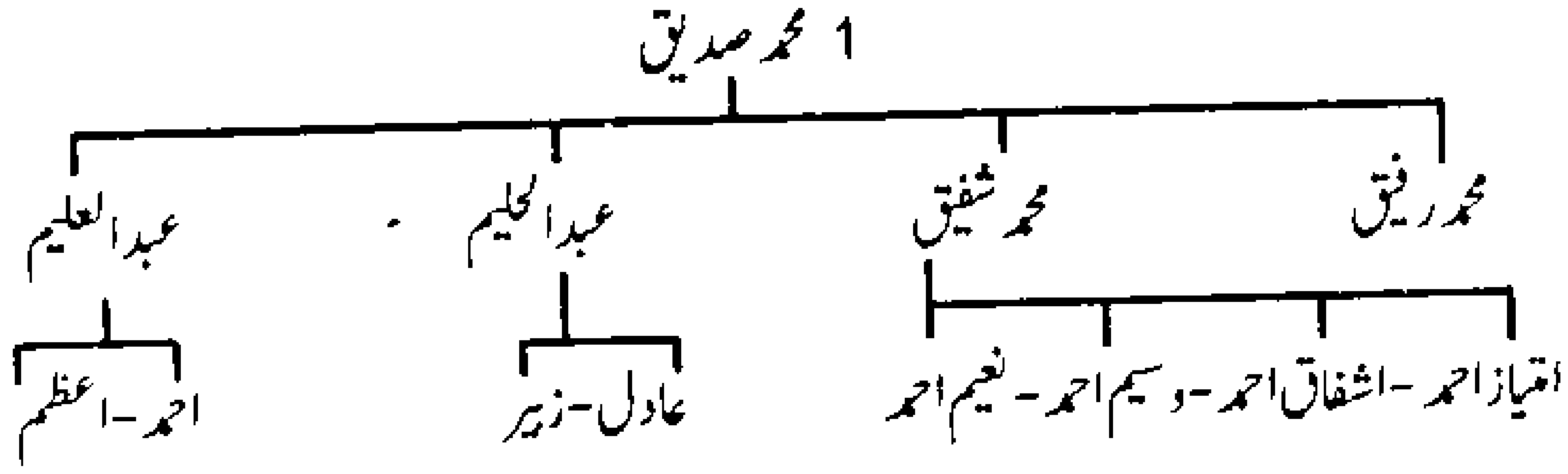
1 محمد صدیق
محمد رفیق
محمد شفیق
عبدالحلیم
عبدالعلیم
امتیاز احمد - اشفاق احمد - وسیم احمد - نعیم احمد
عادل - زبیر
احمد - اعظم

☆☆☆☆☆

Marfat.com

بڑا بیٹا بحرین میں اور چھوٹے بیٹے گوجرانوالہ میں کاروبار کرتے ہیں۔

اسی خاندان کے عبدالعزیز جھنگ میں آباد ہوئے۔ ان کا پسر عبدالمجید تھا۔ جس کے دو لڑکے عبدالقیوم (عبدالسمیع) اور غلام مصطفیٰ ہیں۔ عبدالقیوم لندن میں کاروبار کرتا ہے غلام مصطفیٰ ملتان میں کاروبار کرتا ہے اس کے لڑکے کا نام مدثر ہے۔

اس گاؤں کے جناب قطب الدین کے دو پسران برکت علی اور علم الدین تھے۔ برکت علی کے عبدالغفور اور محمد شفیع ہیں۔ عبدالغفور اور اس کا لڑکا سلیمان فوت ہو چکے ہیں۔ محمد شفیع کا لڑکا چک نمبر 78 میں رہتا ہے۔ علم الدین کے محمد حنیف اور محمد شریف ہیں۔ محمد حنیف فوت ہو چکا ہے اس کے پسران نذیر وغیرہ ورپال کلاں میں رہتا ہے۔ محمد شریف کے تین بیٹے ہیں۔ احمد کمال صابر سرکاری ملازم ہے۔ محمد ایوب محکمہ تعلیم میں انڈر سیکرٹری ہے جبکہ طاہر محمود ڈاکٹر ہے۔ یہ خاندان دیو سماج روڈ سنت نگر میں آباد ہے۔

محمد شفیع کے پسران مسمیان محبوب علی' اختر علی' اصغر علی' محمد اقبال' محمد حیات اور محمد ریاض ہیں۔ محمد اقبال بحرین میں ہے۔ محمد حیات اور محمد ریاض کارو ربار کرتے ہیں جبکہ دیگر ملازمت کرتے ہیں۔

جناب ارجمند کا پسر محمد یوسف تھا اس کے دو لڑکے محمد یاسین اور مہربان علی چک 78 میں رہتے ہیں۔ قطب الدین اور ارجمند بھائی تھے۔

جناب قادر بخش کا خاندان فردکہ میں آباد ہے۔ اس کے پسر کریم الدین کے نصیر الدین اور امیرالدین ہیں۔ نصیر الدین کے لڑکے زاہد حسین' ناصر حسین' شاہد حسین' خالد نصیراور راشد حسین ہیں۔ زاہد حسین کے لڑکے عادل فاروق' عمر فاروق اور مدثر احمد ہیں۔ ناصر حسین کے مرید تاثیر اور عثمان تاثیر ہیں۔ شاہد حسین کے بلال شاہد' جنید شاہد' حسین شاہد اور اویس شاہد ہیں جبکہ خالد نصیر کا حماد خالد ہے۔

امیرالدین کے پسران طاہر امیر' طارق امیر اور منظور امیر ہیں یہ فردکہ کا مشہور اور بااثر خاندان ہے۔ طاہر امیر فوج میں میجر ہے۔

اس گاؤں کے جناب مولا بخش کے پسر جیوتا مشہور شخص تھا۔ اس کا لڑکا محمد شریف

Marfat.com

اپنے پسران مسمیان محمد شیر اور محمد صغیر کے ہمراہ مسلم آباد شالیمار میں رہتا ہے۔

جناب سراج الدین برادری کے مشہور و معروف شخص تھے۔ ان کا پسر خلیل احمد تیزاب احاطہ لاہور میں رہتا ہے۔ خوشحال اور متمول خاندان ہے۔

اس گاؤں کے جناب شان محمد چک نمبر 127 جنوبی میں رہتے ہیں محمد بشیر ولد نعمت علی بھی اسی چک میں آباد ہے۔

الحاج محمد رفیق مشرق وسطیٰ کے مشہور تاجر رہے ہیں۔ علی پور چٹھہ میں آباد ہیں۔ ہر دلعزیز اور ملنسار شخصیت کے مالک ہیں۔ برادری کے لئے دردِ دل رکھتے ہیں۔ آپ کے فرزند شمشاد احمد بحرین میں کاروبار کرتے ہیں دوسرے پسر عبدالحئی لاہور میں کاروبار کرتے ہیں۔

35۔ منکا منکی

محکمہ مال کے ریکارڈ میں اس گاؤں کا نام ماناکا منکی تحریر ہے لیکن یہ منکا اور منکی بولے جاتے تھے یہ دو ملحقہ آبادیاں تھیں اور مصطفیٰ آباد فرید پور کے قریب یہ گاؤں واقع تھا۔ اس علاقہ میں اس برادری کے سات آٹھ گاؤں نزدیک نزدیک تھے۔ اس گاؤں کے اکثر خاندان واسو ضلع منڈی بہاؤالدین اور چونڈہ میں آباد ہیں اور دونوں جگہ منفرد حیثیت کے حامل ہیں۔

اس گاؤں میں جناب مولا بخش کا خاندان مشہور تھا۔ اس کا لڑکا ہاشم علی تھا جس کے منظور علی کے دو بیٹے شوکت علی اور قدرت علی ہیں۔ شوکت علی کے محمد اسلم کے محمد فاروق' عبدالرؤف' ظہیر احمد اور مقصود احمد ہیں۔ قدرت علی کے محمد شفقت' برکت علی' محمد اقبال اور محمد اسحاق ہیں۔ محمد شفقت کے محمد بلال اور محمد کامران اور محمد عظیم ہیں یہ خاندان واسو میں آباد ہے۔

جناب امر علی کا خاندان بھی واسو میں رہتا ہے۔ ان کے تین پسران میں سے خادم حسین لاولد فوت ہو چکا ہے۔ محمد شفیع اور واجد علی صاحب اولاد ہیں۔ محمد شفیع کے تین لڑکے

Marfat.com

محمد شاہین' محمد طاہر اور محمد طارق ہیں۔ محمد شاہین کے محمد شہزاد' محمد سہیل' فیصل اعجاز
الرشید اور محمد بلال ہیں جبکہ محمد طاہر کے محمد وقاص' محمد ذیشان' محمد عمیر اور محمد عدیل ہیں۔
واجد علی کا بیٹا مختار احمد ہے۔

جناب قادر نواز کا خاندان بھی اسی گاؤں میں سکونت پذیر ہے۔ ان کے دو بیٹے محمد صدیق اور محمد شریف لاولد گئے۔ تیسرے بیٹے محمد رشید کے پسران گل شیر' محمد یونس' محمد یوسف' عبدالغفار اور عبدالستار ہیں۔ گل شیر کے گل زمان' محمد لقمان' محمد عمران اور محمد عثمان ہیں۔ محمد یونس کے محمد بشیر' محمد ادریس اور محمد زکریا ہیں۔ محمد یوسف کے محمد عرفان اور محمد عدنان ہیں۔ جبکہ عبدالغفار کے اکاش رضا اور دانش رضا ہیں۔

جناب دین محمد کا متدین خاندان بھی واسو میں مقیم ہے اس کے پسر صوفی عاشق علی کے تین بیٹے حکیم حافظ محمد عبداللہ' محمد سلیم اور سیف اللہ ہیں۔ حکیم محمد عبداللہ کے سمیع اللہ اور محمد دانش ہیں۔

جناب عبداللطیف اور محمد بشیر حقیقی بھائی ہیں۔ عبداللطیف کے پسران عبدالحمید اور عبدالمجید ہیں۔ عبدالمجید کے محمد زاہد' محمد خالد' محمد شاہد اور محمد راشد ہیں۔

اس گاؤں کے جناب نصیرالدین ولد قادر نواز کا خاندان واسو میں رہائش رکھتا ہے۔ اس کے دو پسران عبدالرزاق اور عبدالغفار ہیں۔ عبدالرزاق کے بیٹے محمد ارشد' محمد ارشد' محمد خالد' محمد حامد اور محمد شاہد ہیں جبکہ عبدالغفار کے عبدالجبار' انتظار احمد' ذوالفقار احمد' ثناء اللہ اور ذکاء اللہ ہیں۔ محمد ارشد ایم۔اے ہے اور اس کا لڑکا محمد رمیض ہے۔

جناب شاہنواز کا خاندان چونڈہ میں آباد ہے۔ آپ ہر دل عزیز شخصیت کے مالک ہیں۔ کئی دفعہ بلدیہ کے کونسلر منتخب ہوئے ہیں۔ دیانتدار کاروبار کی حیثیت سے مشہور و معروف ہیں۔ آپ کے پانچ پسران ہیں۔ محمد اکرم ایم اے اور محمد انور بی اے جرمنی میں ہیں۔ تیسرا پسر محمد افتخار امریکہ میں ہے۔ دو پسران چونڈہ میں کاروبار اور زراعت سے وابستہ ہیں۔ یہ بااثر اور خوشحال خاندان ہے۔

Marfat.com

35۔ ناہرہ

یہ گاؤں شاہ آباد جگا دھری روڈ پر فرید پور کے نزدیک واقع تھا۔ کاغذات مال میں اس کا نام ناہرہ ہے اس کو نارا بولتے ہیں۔ یہ اس برادری کا مشہور گاؤں تھا۔ مخلوط آبادی کا گاؤں تھا۔ اس گاؤں میں عبدالکریم کے خاندان کا شجرہ اس طرح ہے۔

جناب محمد عمر کا پسر مزنگ اڈہ لاہور میں کاروبار کرتا ہے جناب فرزند علی ملازمت سے ریٹائر ہو کر ٹاؤن شپ کے بلاک نمبر4' مکان نمبر128/129 بی میں رہائش پذیر ہیں۔ ان کا بڑا لڑکا اختر علی پنجاب یونیورسٹی میں پروفیسر ہے۔ اور جوہر ٹاؤن کے بلاک ایف مکان نمبر 202 میں رہتا ہے۔ دوسرا لڑکا ناصر علی میو ہسپتال میں اور تیسرا راشد علی محکمہ زراعت میں ملازم ہے جبکہ چوتھا لڑکا زاہد علی ہے۔ یہ تینوں بھائی مکان نمبر128/129 میں رہتے ہیں۔ جناب نور محمد کے پانچ لڑکے ہیں۔

جناب منظور علی اپنی فیملی کے ہمراہ نیویارک امریکہ میں رہتے ہیں۔ جناب شیر محمد کا پسر ارشد قطر میں ہے۔ ڈاکٹر محمد اظہر محکمہ صحت میں ملازم ہے اور محمد عارف صحافی ہے۔ یہ خاندان ٹاؤن شپ کے مکان نمبر112/113 بلاک نمبر4 بی میں رہتا ہے۔ جناب برکت علی کا شجرہ نسب حسب ذیل ہے۔

یہ نیک سیرت اور خوشحال خاندان واسو میں آباد ہے عاشق علی پنجاب اسمبلی میں ملازم رہا ہے اور اب کاروبار کرتا ہے اس کا بیٹا عارف جاوید بی کام میں ہے۔

جناب فتح محمد ولد دین محمد کا شجرہ اس طرح ہے۔

مرحوم عبدالحمید پنجاب اسمبلی کے ہردلعزیز آفسر تھے۔ نہایت ملنسار اور نیک انسان تھے جوانی میں ایک حادثہ میں اللہ کو پیارے ہو گئے۔ ان کا بیٹا شاہد حمید ایم اے پنجاب یونیورسٹی میں انتظامی آفسر ہے۔ نواں کوٹ سمن آباد میں رہتا ہے۔ باقی خاندان واسو میں رہتا ہے محمد شمشاد کا بیٹا محمد احسن ہے۔

جناب عزت علی کے دو پسران تھے۔ محمد اسماعیل لاولد فوت ہو چکا ہے۔ دوسرے پسر

Marfat.com

- عبدالکریم
  - محمد عمر
    - محمد عمیر
  - محمد اسماعیل
  - محمد شفیع
    - مزمل علی - نور احمد - منظور علی
  - شیر محمد
    - ارشد - ڈاکٹر اظہر - محمد عارف
  - محمد حسین

☆☆☆☆☆

- برکت علی
  - محمد حنیف
    - محمد اقبال
      - محمد سلیم - محمد صدیق - ندیم اقبال
    - اختر علی
      - محمد طاہر - محمد شاہد - محمد زاہد
    - عاشق علی
      - طارق جاوید - عارف جاوید
  - محمد شریف
    - محمد یعقوب - محمد محمود - محمد انور - محمد نعیم

☆☆☆☆☆

- دین محمد
  - نجیب الدین
    - عبدالحمید
      - شاہد حمید
  - محمد یوسف
    - محمد خلیل
      - محمد ارشاد - محمد شمشاد - عبدالرزاق - محمد اشفاق - مشتاق احمد - محمد اسحاق - محمد ذیشان - محمد رمضان
  - واحد علی

☆☆☆☆☆

قطب الدین کے چار لڑکے ہیں۔ عبدالقادر کا بیٹا آپ کے لڑکوں مسمیان سہیل' تابش' طارق اور طاہر کے ہمراہ لاہور میں رہتا ہے۔ ان کا دوسرا بیٹا غضنفر علی ہے جس کے پسران شہزاد' کاشف اور عاطف ہیں۔ عبدالقادر کا تیسرا بیٹا محمد علی لاہور میں رہتا ہے۔ قطب الدین کا دوسرا بیٹا حکمی الدین ہے جس کے پسران عبدالحلیم' محمد عباس' محمد الیاس' محمد ریاض' محمد اعجاز اور محمد افتخار ہیں۔ عبدالحلیم کے ندیم اور نعیم ہیں جبکہ محمد عباس کا محمد وسیم ہے۔ قطب الدین کا تیسرا لڑکا عبدالحمید فوت ہو چکا ہے۔ جس کا بیٹا ناصر حمید اسلام آباد میں ہے۔ ان کے چوتھے لڑکے اپنے بیٹوں مسمیان محمد محمود' محمد اظہر اور محمد قیصر کے ہمراہ واسو میں رہتا ہے۔
جناب محمد احسان ولد فیض محمد اپنے پسران مسمیان محمد اکرم' محمد بشیر' محمد اسلم اور محمد انور کے ہمراہ واسو میں رہتا ہے۔

37۔ نیک نوان

یہ گاؤں نیک ناوان کے نام سے مشہور تھا۔ اس گاؤں کے محمد لطیف اور نظام دین کا خاندان مشہور تھا۔ محمد لطیف کے پسران محمد نذیر' محمد انور اور محمد سرور ہیں۔ محمد نذیر کے لڑکے غلام رسول اور رمضان ہیں۔ محمد انور کے پسران محمد ارشد' محمد افضل اور محمد ضیغم ہیں جبکہ محمد سرور کا پسر محمد عامر ہے۔ محمد لطیف کا ایک اور لڑکا تصور حسین ہے اس کی کوئی اولاد نہ ہے۔

نظام دین کے تین بیٹے مسمیان محمد اسلم' محمد اشرف اور محمد عارف ہیں۔ صرف محمد اسلم کے دو لڑکے محمد تنویر اور کاکا ہیں۔ یہ خاندان موضع مانگٹ میں آباد ہے۔

جناب مبارک علی ولد عبداللطیف اپنے پسران مسمیان صابر علی اور امجد علی قادر آباد میں رہتے ہیں۔ اس گاؤں کے محمد رحمت اللہ کا خاندان بھی قادر آباد میں آباد ہوا۔ ولی محمد عرف محمد کے تین پسران مسمیان محمد حسین' نذیر حسین اور رحیم بخش ہیں۔ نذیر حسین کے پسران مسمیان محمد اشرف اور ذاکر علی 1947ء میں کیمپ میں فوت ہو چکے ہیں۔

جناب ارجمند کا خاندان بھی قادر آباد میں رہتا ہے۔ اس کا پسر نجیب الدین ہے جس

کے لڑکے مسمیان محبوب علی ' یعقوب علی ' محمد یامین اور محمد صغیر ہیں۔ محبوب علی کا محمد سعید ' یعقوب علی کے عامر یعقوب ' فہد یعقوب اور ارباب یعقوب ہیں۔ محمد یامین ' محمد منیب اور محمد یاسین ہیں جبکہ محمد صغیر کے محمد عمران ' محمد شعیب اور محمد ثاقب ہیں۔

تحصیل جگادھری

جگادھری دریائے جمنا کے کنارے انبالہ کا آخری شہر تھا۔ دریائے جمنا کے دوسری طرف یو۔پی کا ضلع سہارنپور تھا۔ اس کے نزدیک عبداللہ پور تھا جہاں دریا کے اوپر ریلوے کا پل تھا۔ یہ دستکاروں کا شہر تھا۔

اس تحصیل میں 240 گاؤں تھے۔ جن میں سے 27 گاؤں میں ارائیں برادری آباد تھی۔ بعض گاؤں خالصتاً اس برادری کے تھے اور بعض گاؤں مخلوط آبادی کے تھے۔

اس تحصیل میں 1947 میں اس برادری کے بعض گاؤں کو زبردست نقصان پہنچایا گیا۔ سینکڑوں مرد شہید ہوئے اور ایک سو سے زائد خواتین نے کنوؤں میں کود کر اپنی جان کا نذرانہ پیش کیا اور اپنی عفت کو جان پر ترجیح دی۔

Marfat.com

(1) ادھم گڑھ

اس گاؤں کے حالات معلوم نہ ہو سکے ہیں تاہم تحصیل نرائن گڑھ کے ادھم گڑھ کے حالات اس تحصیل میں ملاحظہ فرمائیں۔

(2) بھگوان پور

بھگوان پور' سلطان پور اور فتح پور ایک دوسرے کے نزدیک تھے۔ یہ تینوں گاؤں مصطفے آباد سے دو میل کے فاصلہ پر تھے۔ اس میں صرف رائیں آباد تھے۔ اس گاؤں میں جناب محمد قاسم ولد ولی محمد کا خوشحال اور مشہور خاندان تھا۔ یہ بستی دھروپہ میں آباد ہوئے۔ فوت ہو چکے ہیں۔ ان کے پسر محمد طفیل اپنے بیٹے محمد ثاقب کے ہمراہ سٹلائٹ ٹاؤن جھنگ میں رہتے ہیں۔ کاروبار کرتے ہیں۔

جناب اللہ بخش کے تین پسران مسمیان محمد شریف' محمد صدیق اور محمد رفیق تھے۔ تینوں فوت ہو چکے ہیں۔ محمد شریف کا محمد اشرف اور محمد صدیق کے محمد سلیم اور محمد اسلم ہیں۔ محمد رفیق لاولد فوت ہو گیا ہے۔ محمد اشرف کے محمد طاہر' محمد طیب' محمد نعیم' عبدالرؤف' ہارون اور محمد عظیم ہیں۔ محمد سلیم کے طارق' جعرف اور یاسر ہیں۔ جبکہ محمد اسلم کا محمد عامر ہے۔ یہ خاندان کوٹ ارائیاں میں رہتا ہے۔

جناب علی حسن ولد ابراہیم کے پسران محمد مشتاق' محمد اشفاق' محمد الطاف' محمد طفیل' محمد ارشد اور ضیاء الرحمن ہیں۔ مندرجہ بالا گاؤں کے سکونتی ہیں۔

جناب رحیم بخش اور نوازش علی حقیقی بھائی تھے۔ رحیم بخش کا منشی اور اس کے پسر نذیر احمد ہے۔ جس کے ظہور احمد' ناصر علی' حامد علی' حیدر علی اور سجاد علی ہیں۔ نوازش علی کے پسر محمد حنیف کے واجد علی اور عبدالسمیع ہیں۔ یہ جملہ خاندان شاہ کنگڈو میں آباد ہے۔ نوازش علی کا پسر محمد صدیق اور رحیم بخش پسر ابراہیم لاولد فوت ہو گئے تھے۔

Marfat.com

(3) بھیل چھپر

یہ گاؤں قصبہ بلاس پور کے نزدیک تھا۔ دریائے سرستی اس کے نزدیک سے گزرتا تھا۔ ندی نالوں کی بہتات تھی چاروں طرف ڈھاکہ کے جنگل تھے۔ بھیل قوم کے نام پر بھیل چھپر نام پڑا۔ زیادہ تر مالکی راجپوتوں کی تھی۔

اس گاؤں میں جناب قاسم علی ولد نتھا کا خاندان بہت مشہور تھا۔ قاسم علی ماؤن ٹین پولیس کوئٹہ میں ملازم تھے۔ ریٹائر ہونے کے بعد گاؤں میں کاشت کاری کرتے تھے۔ گاؤں کی پنچایت کے سرپنچ تھے۔ 1946 میں 110 سال کی عمر میں ماہ رمضان میں فوت ہوئے۔ مرنے سے ایک دن قبل قبر کی نشاندہی کی اور اگلے دن روزہ کی حالت میں اللہ کے پیارے ہو گئے۔ ان کے صاحبزادے نوازش علی ہجرت کر کے چونڈہ ضلع سیالکوٹ میں آباد ہوئے اور 100 سال کی عمر میں وفات پائی۔ ان کے چار بیٹے تھے۔ بڑا بیٹا اصغر علی اس کا لڑکا اور بیوی ایک ہی دن 1947 میں میو ہسپتال میں انتقال کر گئے۔ دوسرا بیٹا منظور علی تھا جس نے ملازمت چھوڑ کر کوئٹہ میں ٹھیکہ داری کی اور وہیں فوت ہوئے۔ ان بڑا بیٹا میاں کمال الدین ایم۔اے بی ایڈ ہے اور ملازمت کے سلسلہ میں کراچی میں ہے جبکہ مستقل رہائش محلہ ماچھی واڑہ چونڈہ میں ہے۔ ان کے پسران محمد ارشد کمال اور محمد شاہد کمال ہیں۔

جناب نوازش کے تیسرے بیٹے منصب علی اور چوتھے بیٹے نظام دین تھے دونوں نے فوج میں خدمات سرانجام دیں۔ نظام دین چونڈہ کے نمبردار تھے۔ دونوں چونڈہ میں فوت ہوئے ان کے پسران سردار علی' ناصر علی اور شفقت علی ہیں۔ یہ نہایت ہی معزز اور بااثر خاندان ہے۔ چونڈہ میں خاص طور سے قابل احترام ہے۔

جناب نجیب الدین کا خاندان بھی اس گاؤں کا مشہور گھرانہ تھا ان کا پسر رستم علی میانوالی میں مدرس ہے اور مکان نمبر362 ایف گلی وکیلان والی میانوالی میں رہائش پزیر ہے۔ ان کا دوسرا لڑکا شریف الدین محلہ ریشم پور نواب شاہ میں رہتا ہے اور ملازمت کرتا ہے۔ یاسین ولد بھورو بھی گلشن راوی میں رہائش پذیر ہیں۔ اس کے پسر کا نام جاوید ہے۔

Marfat.com

بھورو کا دوسرا لڑکا محمد یوسف ہے۔ اس گاؤں کے دیگر معززین جناب محمد شفیع' شیر محمد اور رحمت اللہ پسران دار دحیہ چالیس داد ڈاکخانہ و ضلع نواب شاہ میں رہائش پذیر ہیں۔ جناب ابراہیم سراج فوت ہو گئے ہیں۔ 25-2-C-V ناظم آباد کراچی 18 اور محمد بشیر ولد سراج الدین مکان نمبر 106 قصبہ کالونی' منگھوپیر روڈ کراچی 16 میں قیام پذیر ہیں۔

اس گاؤں کے جناب علیا کا بڑا اور مشہور خاندان ہے اس خاندان کا مفصل اور مکمل شجرہ نسب حسب ذیل ہے۔

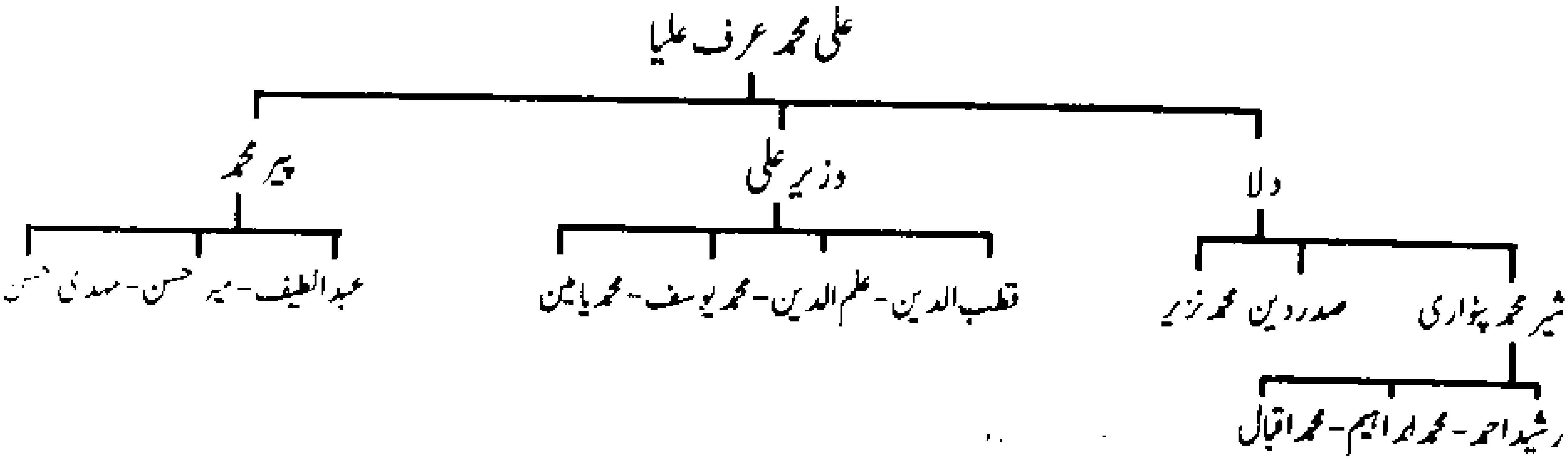

جناب رشید احمد کے تین پسران ہیں۔ جاوید رشید فیصل ٹاؤن میں رہتے ہیں ملازمت کرتے ہیں۔ خالد رشید لاہور میں آباد ہیں اور کراچی میں ملازمت کرتے ہیں۔ حاجی زاہد رشید لاہور میں آباد ہیں اور سعودیہ میں ملازمت کرتے ہیں۔

جناب محمد ابراہیم کا بیٹا محمد اعظم ہے۔ یہ خاندان بدو کی چیمہ مین رہتا ہے۔ محمد اقبال ولد شیر محمد وارنٹ آفیسر ہے۔ ریٹائر ہو کر فوت ہوئے ان کے چار لڑکے مسمیان ناصر جاوید' عاطف جاوید' کاشف جاوید اور فیض اقبال ہیں۔ ناصر جاوید سیڈ ریسرچ آفیسر اسلام آباد ہیں۔

جناب صدر دین کے دو لڑکے مسمیان صغیر احمد اور عبدالعزیز ہیں جبکہ محمد نذیر کے تین پسران مسمیان محمد بشیر' محمد جہانگیر اور نصیر احمد ہیں۔

محمد صدیق محلہ انصاریاں چونڈہ کی جامع مسجد کے مشہور خطیب ہیں۔

جناب نجیب الدین ولد صدر دین موضع راجگڑھ تحصیل و ضلع حافظ آباد میں ہجرت کے بعد آباد ہوئے۔ آج کل گلی نمبر 4' مکان نمبر 16' سانده خورد میں مقیم ہے۔ ناصر علی ان کا بیٹا ہے۔

Marfat.com

5- پنجوری-

یہ چھوٹا سا گاؤں موضع شاہری کے نزدیک تھا۔ مخلوط آباد کا گاؤں تھا۔ اس برادری کے چند گھر اس میں آباد تھے۔ اس گاؤں میں جناب حسین بخش ولد کرم بخش کا خاندان مشہور تھا۔ ان کے پسر نصیرالدین کے پانچ لڑکے محمد اقبال' محمد جمال' محمد مزمل' محمد صدیق اور محمد طاہر اتحاد کالونی ملتان روڈ پر رہتے ہیں۔ محمد اقبال ملازمت کرتا ہے۔

7- پھیرو والا

حاجی اللہ بخش اور اس کا خاندان ملتان سے نکل کر مختلف شہروں اور علاقوں میں گھومتے گھماتے رہے اور پھیرو کے نام سے مصروف ہو گئے۔ وہ بالآخر سکھوں کے دور حکومت میں اس گاؤں میں آباد ہو گئے اور ان کی نسبت سے گاؤں کا نام پھیرو والا ہوا۔

اس گاؤں کی زیادہ تر اراضی سکھوں کی ملکیت بنجر اور غیر آباد تھی جس کو اس برادری کے افراد نے آباد کیا بعد ازاں وہ اس کے مالک قرار پائے۔

یہ گاؤں بلاس پور کے نزدیک تھا جو ہندوں کا ایک مشہور شہر تھا۔ اس گاؤں کے اردگرد زیادہ تر ہندو و جاٹون' راجپوتوں اور دیگر غیر مسلم اقوام کے گاؤں تھے۔ قیام پاکستان کے بعد اس گاؤں پر چاروں طرف سے ہندو اور سکھوں نے حملہ کیا جس میں درجنوں مرد و زن اور بچے شہید ہوئے۔ بعض خاندانوں کا نام و نشان تک مٹ گیا۔ کئی عفت ماب خواتین نے کوؤں میں کود کر موت کو گلے لگا لیا مگر اپنی عزت و آبرو کو پامال نہ ہونے دیا۔ شہید ہونے والوں میں جناب حاکم علی' نوازش علی' کرم الٰہی' صدر دین' سردار علی' امانت علی' عزیز الدین' محمد یامین' نذیر احمد' بلا اور اس کا پسر محمد شریف' محمد حسین' محمد حنیف' محمد صدیق' ارجمند' علم الدین' عبدالعزیز' نور محمد' غلام نبی' رشید احمد ولد نور محمد' نصیرالدین اور اس کے بھائی شامل ہیں۔ احتراماً شہید خواتین کے نام تحریر نہ کیے گئے ہیں۔

اس گاؤں میں شیرو کا خاندان بہت مشہور تھا اس کا شجرہ نسب حسب ذیل ہے۔

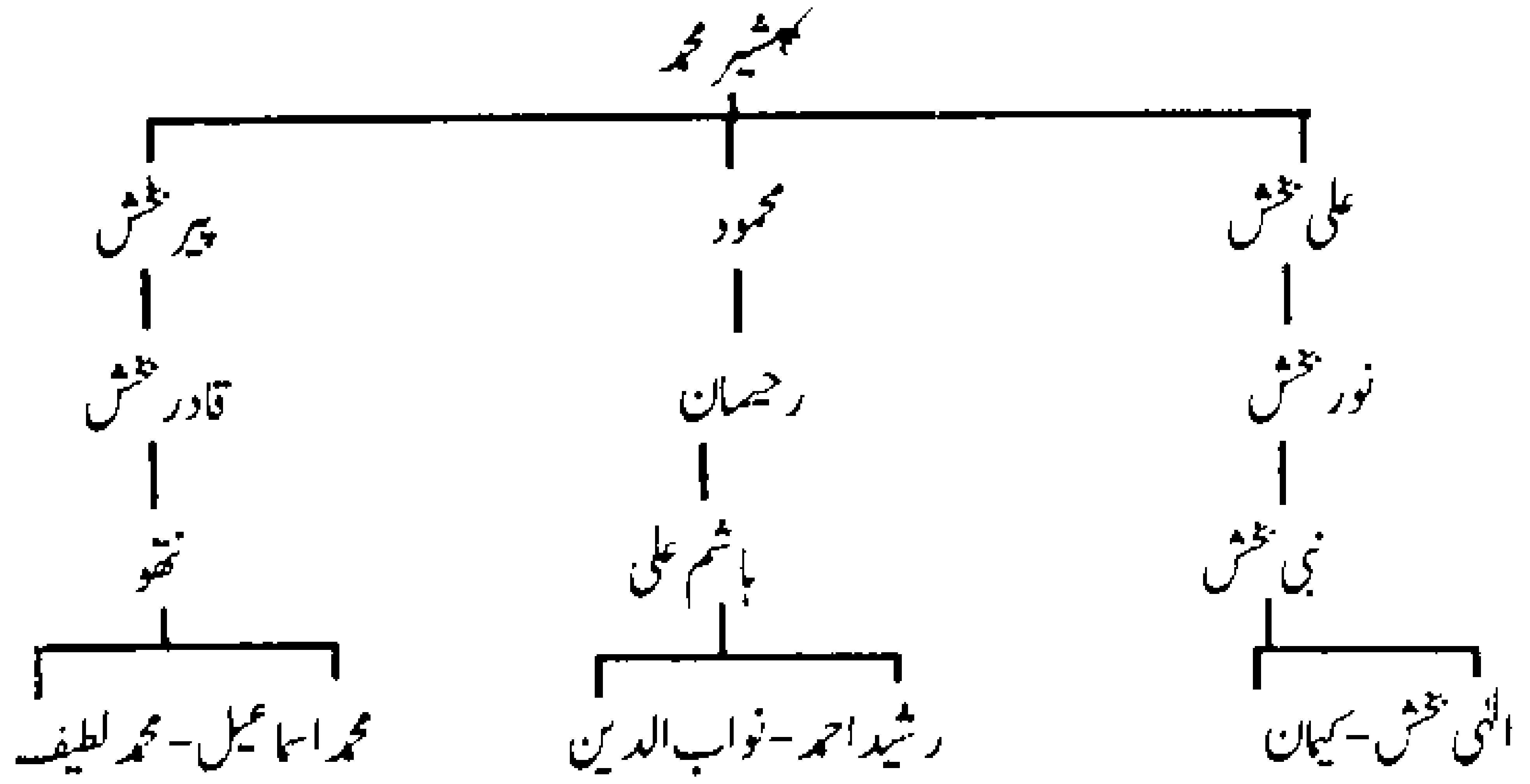

☆☆☆☆☆

جناب نواب الدین علامہ اقبال ٹاؤن میں رہائش پذیر ہیں ان کے پسران راحیل احمد اور شکیل احمد کاروبار کرتے ہیں۔ وہ انجمن کے بانی عہدیدار ہیں۔ برادری کی تنظیم میں ان کا گرانقدر حصہ ہے۔ وضع دار اور نیک سیرت انسان ہیں۔ آج کل جماعت اسلامی پاکستان کے اہم عہدیدار ہیں۔ برادری کا درد رکھتے ہیں۔ ان کے بھائی رشید احمد' صداقت پارک سانده خورد میں رہتے ہیں۔ ان کے پسران راشد رشید' شاہد رشید' زاہد رشید اور عابد رشید ہیں۔ کاروبار کرتے ہیں۔ نواب دین اور رشید احمد کی برادری کے لئے خدمات قابل تحسین ہیں۔ یہ خوشحال اور بااثر خاندان ہے۔

اس خاندان کے دیگر معززین جناب حاکم علی' صدر دین' ہاشم علی' محمد علی' برکت علی' عبدالغفور' محمد حنیف' محمد یونس' امیر خان اور محمد ادریس موضع نند پور میں رہتے ہیں۔

Marfat.com

نمبرداروں کا خاندان بھی مشہور اور خوشحال خاندان تھا۔ جناب نوازش علی نمبردار تھے۔ اس کا پسر عمر دین نند پور کا نمبردار ہے۔ اس کا دوسرا پسر نور محمد ہے۔ چک نمبر59 میں رہتا ہے۔ جبکہ محمد دین لاولد فوت ہو گیا ہے۔ اس خاندان کے دیگر معززین مسمیان محمد یاسین ولو کلو چک نمبر61 اور محمد رفیع نمبردار ولد منصب علی چک نمبر59 میں رہائش پذیر ہیں۔ جناب محمد شریف ولد کلو بحرین والے ملتان شہر میں رہائش رکھتے ہیں۔ محمد یوسف اور شیر محمد بھی ملتان میں رہتے ہیں۔

جناب رحمت علی ولد دین محمد قائد آباد لانڈھی کراچی' عبدالستار ولد قمردین دودھا ضلع سرگودھا' قطب دین سکندری' حاجی محمد شریف چک نمبر128/15 ایل' علم دین مسلم ٹاؤن راولپنڈی' نور محمد ساوان تحصیل کوٹ ادو' حاجی بشارت علی گوٹھ سکھانوالی ڈالخانہ و ضلع نواب شاہ میں آباد ہیں۔

جناب حسن دین گناعور ڈاکخانہ خاص ضلع گوجرانوالہ' ولی محمد چونڈہ' محمد حنیف ولد نذیر دین رندھاوی ضلع سیالکوٹ اور نواب علی و الطاف حسین موضع وزیر کی ضلع گوجرانوالہ میں رہتے ہیں۔

اس گاؤں میں نتھا کے نام کا ایک خاندان تھا۔ جس کے چار پسران مسمیان میر حسن' صدر دین' عاشق علی اور علی دین ہیں۔ جناب میر حسن کے دو لڑکے ہیں۔ محمد نصیر اور اس کے دو لڑکے واحد نذیر بابو سابو میں رہتے ہیں۔ دونوں ملازمت کرتے ہیں۔ میر حسن کا دوسرا لڑکا نواب دین ہرن کرٹ ڈاکخانہ جٹاوالی ضلع حافظ آباد میں ہے۔ جناب صدر دین کا

بیٹا رحمت علی اور اس کے دو لڑکے سامر علی و ساجد علی صداقت پارک سانده میں رہتے ہیں۔ جناب عاشق علی کے دو پسران تاج دین اور عبدالسمیع چک نمبر 128/15.L ضلع خانیوال مین سکونت رکھتے ہیں اور کاروبار کرتے ہیں۔ علی دین کے پسران عبدالحمید' جہانگیر اور منیر بھی چک نمبر 128/15.L میں رہائش پذیر اور کاروبار کرتے ہیں۔ محمد جمیل ولد کرم الٰہی قادر آباد میں آباد ہوا دلا کے پسران صدر دین' نذیر احمد اور مدثر بدو کی چمبہ میں رہتے ہیں۔

اس گاؤں کے معززین مختلف اضلاع میں آباد ہیں۔ جن میں سے بعض کے پتے اس طرح ہیں۔ چوہدری برکت علی ولد محمد حسن موضع نند پور میں اور جناب عبدالغفور ولد قطب الدین موضع ملیان کلان ضلع شیخوپورہ میں آباد ہیں۔ ان کے پسر عبدالشکور' ناصر علی' ناظم علی اور عبدالغفار ہیں۔ صدر الدین ولد حاکم علی اس گاؤں کا سب سے زیادہ پڑھا لکھا مشہور و متمول شخص جو 1947ء میں شہدی ہوئے۔ اس گاؤں کے جناب رشید احمد ولد قاسم علی' نذیر حسین ولد ہاشم علی چک نمبر ج/59' محمد رفیق ولد نظیر حسین چک نمبر 38۔ جنوبی اور ماسٹر محمد منیر ولد احسان محمد چک نمر 127 جنوبی ضلع سرگودھا میں آباد ہیں۔ جبکہ جناب محمد جمیل ولد کرم الٰہی موضع بلو کی انھوال ضلع چکوال میں رہائش پذیر ہیں۔

چوہدری عبدالغفور ولد شمس الدین ٹھیکہ دار ریتالہ خودر میں' چوہدری عبدالرزاق ولد محمد یوسف موضع سابو کی داندیاں ضلع گوجرانوالہ' چوہدری محمد حسن ولد نبی بخش محلہ رتیان والا گواجرانوالہ اور چوہدری مٹھا ولد غلم قادر موضع کاموکی ضلع سیالکوٹ میں مقیم ہیں۔

جناب علاؤ الدین ولد دلاکوٹ ادو' یوسف علی ولد لاہوری تتلے عالی ضلع گوجرانوالہ اور کفایت اللہ ولد امر علی کوٹ رادھاکشن ضلع لاہور میں مقیم ہیں۔

رامپوریوں کا خاندان:

ریلوے اسٹیشن برارہ اور مصطفےٰ آباد کے درمیان رام پور ایک مشہور گاؤں تھا۔ تین حقیقی بھائی ادھدئی یا دھودا سے نقل مکانی کرکے یہاں آباد ہوئے۔ ایک بھائی سائر رتن

Marfat.com

گڑھ ضلع کرنال میں آباد ہو گیا اس گاؤں کا یہ مشہور خاندان قیام پاکستان تک رامپوری خاندان کہلاتا تھا۔ دوسرا چھیروالا میں آباد ہوا اور وہاں بھی یہ رامپوری خاندان مشہور تھا۔ جناب امیر علی کے چار لڑکے فیض محمد' عنایت اللہ کفایت اللہ ہیں۔ اس خاندان کے کریم الدین' دین محمد' امیر خان اور شیر وغیرہ گوجرانوالہ میں آباد ہیں۔

جناب اللہ بخش ولد امیر بخش کا مشہور خاندان واسو میں آباد ہے۔ اللہ بخش کے دو پسران نوازش علی اور نجیب الدین تھے۔ جناب نوازش علی کو 1947ء کو شہید کر دیا گیا۔ اس کے دو فرزند سعید الدین اور دین محمد ہیں۔ منیر احمد چوہدری منڈی پوائنٹ کے چیف ایڈیٹر ہیں وہ سعید الدین کے بیٹے ہیں اور منڈی بہاؤالدین کی باا ثر شخصیت ہیں۔ دین محمد کے دو لڑکے محمد رفیق اور محمد بشیر ہیں۔

(6) ٹونڈے کی پڑیان

پڑی سرکندے سے بنائی گئی جھونپڑی کو کہتے ہیں۔ سلام نگر سے نقل مکانی کر کے کچھ افراد یہاں جھونپڑیاں ڈال کر آباد ہو گئے۔ ان کا کوئی بزرگ ٹنڈا کہلاتا ہو گا اس لئے گاؤں کا نام ٹونڈے کی پڑیاں پڑ گیا۔ اس گاؤں میں صرف ارائیں آباد تھے اور ایک ہی خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ بہادر علی نمبردار نہایت باا ثر شخصیت تھے۔ ان کے دو پسر شرف دین اور امیر حسین تھے۔ ساڈھورہ سے 3 میل دور ہمالہ پہاڑ کے دامن میں واقع تھا۔ ہجرت کے بعد یہ خاندان موضع مرادیاں تحصیل و ضلع حافظ آباد میں آباد ہوا اور امیر حسین نمبردار مقرر ہوئے۔ امیر حسین حج کی سعادت کے لیے تشریف لے گئے اور مدینہ منورہ میں فوت ہو کر وہیں دفن ہوئے۔ ان کے بعد ان کا بڑا لڑکا جناب نواب علی نمبردار ہوا۔ اس کے پسران مبارک علی اور امجد علی ہیں۔ بہادر علی بھی سو سال سے زائد کی عمر میں 1958ء میں فوت ہوئے۔ جناب شرف الدین کے پسران جناب شیر احمد اور ابراہیم فتح گڑھ نزد شالیمار بلاک ٹاؤن شپ لاہور میں آباد ہیں۔ جہنگیر علی پٹواری موضع بدرتہ گوجرانوالہ میں ہیں۔ محمد صدیق' محمود' حامد محمد ولد محمد حنیف' نصیر الدین ولد نور محمد بھی موضع ملہ کے میں آباد ہیں۔

Marfat.com

اس گاؤں کی دیگر معززین میں نجاب قمردین' عبدالغنی' یاسین اور فیض محمد موضع کردیان تحصیل و ضلع حافظ آباد میں مقیم ہیں۔ اس گاؤں میں جناب رحیم بخش کا بڑا اور مشہور خاندان تھا اس کا شجرہ نسب اس طرح ہے۔

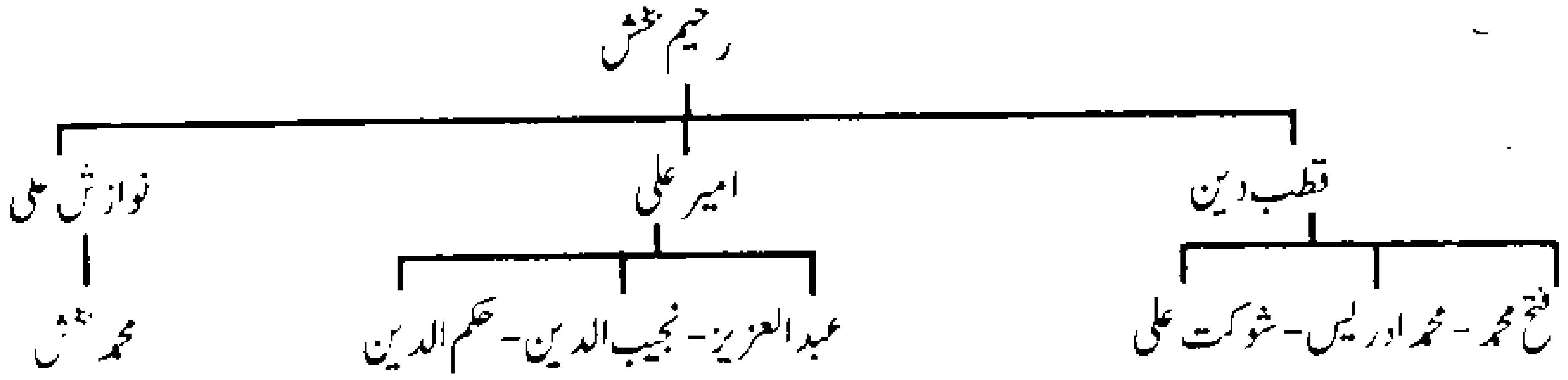

☆☆☆☆☆☆

فتح محمد واپڈا کالونی شالیمار' محمد ادریس اور شوکت علی حضر آباد لاہور میں رہتے ہیں۔ عبدالعزیز کے تین پسران نعیم وغیر مرادیاں میں رہتے ہیں۔ نجیب الدین کے پسر خیسم اختر امریکہ میں ہیں۔ شیر احمد اپنے دونوں لڑکوں کے ہمراہ حافظ آباد میں ہیں۔ نجیب الدین کا تیسرا لڑکا جاوید اقبال قطر میں ہے اور پکی آبادی فاضلیہ لاہور میں دباد ہے۔ ان کا چوتھا لڑکا پرویز اقبال رفحان ملز میں ملازم ہے۔ حکیم الدین کے دو لڑکے محمد نعیم اور محمد اکرم واپڈا میں ملازم ہیں اور مکان نمبر10 واپڈا کالونی نیو کلی کوئٹہ میں رہتے ہیں۔ نوازش علی کا محمد بخش مرادیاں میں رہتا ہے۔

Marfat.com

8- جاگدولی

یہ بڑا گاؤں موضع شاہری اور ملک کے درمیان واقع تھا۔ اس گاؤں میں پٹی ارائیاں خالصتاً اس برادری کی تھی۔ مخلوط آبادی کا گاؤں تھا۔ اس گاؤں کے بعض افراد نے ایک سکھ کو قتل کیا اور پہاڑوں میں روپوش ہو گئے اور بعد ازاں انہوں نے پہاڑ کے دامن میں ٹی ارائیاں کے نام سے گاؤں بسایا۔ اس خاندان کے شجرے نسب حسب ذیل ہیں۔

جناب اللہ بخش کا دادا ملک دھن کوٹیاں سے آکر یہاں آباد ہوا۔ یہ خاندان اب فروکہ میں آباد ہے۔ مشہور اور خوشحال خاندان ہے۔ جناب لیاقت علی فروکہ ٹاؤن کمیٹی کے چیئرمین رہے ہیں اور مسلم لیگ فورکہ کے صدر ہیں نہایت فعال اور ہردلعزیز شخصیت ہیں۔ جناب محمد اکرم رضا فوج میں میجر ہیں۔

جناب محمد رشید اور اس کے پسران فروکہ میں ہیں۔ محمد ذاکر اور اس کے پسران جیسک میں اور محمد یونس اور اس کے پسران فروکہ میں رہتے ہیں۔ اسی خاندان کا حاجی ولی محمد اپنے دو بیٹوں سمیع اور انوار کے ساتھ فروکہ میں رہتے ہیں جبکہ اس کا تیسرا بیٹا محمد اختر

لاہور میں کاروبار کرتا ہے۔

جن کا شجرہ یہ ہے۔

یہ خاندان فروکہ میں سکونت پذیر ہے۔ جناب محمد بشیر بی-اے-بی ایڈ فروکہ میں سیکنڈ ہیڈ ماسٹر ہیں۔

جناب محمد شریف ولد محمد ابراہیم کا شجرہ اس طرح ہے۔

یہ خاندان فروکہ میں آباد ہے۔

- اللہ بخش
  - حافظ قاسم علی
  - محمد عمر
    - محمد انور
    - محمد سرور
  - حاجی محمد یوسف
    - عبدالغفور
      - محمد حنیف - محمد جمیل - حاجی محمد سلیم - محمد انتظار
    - لیاقت علی
      - محمد اقبال آصف
    - محمد شفیع
      - میجر محمد اکرم رضا - محمد اشرف رضا - محمد شفقت رضا
  - عبدل
    - محمد خلیل
      - محمد تنویر - محمد سلیم

☆☆☆☆☆☆

- الہی بخش
  - حاکم علی
    - محمد صدیق
    - محمد رشید
      - اشرف علی - ریاست علی
  - امر علی
    - بشیر
      - عدیل حسین
      - مقیم حسین
    - محمد ذاکر
    - محمد باقر
    - محمد یونس
      - محمد اسلم - محمد اکرم - محمد طارق - محمد حامد

☆☆☆☆☆

- جنگا
  - عبدل
    - محمد خلیل
      - محمد اسلم
  - محمد یوسف
    - محمد بشیر
  - قاسم علی
    - محمد گلزار
    - عبدالرزاق

- محمد تریف
  - محمد بشیر
    - محمد رضوان - خرم شہزا
  - محمد نذیر
    - محمد زبید - محمد عدیل - محمد نعیم
  - محمد نصیر
    - محمد توقیر
  - محمد منیر
    - محمد ثاقب - محمد عاقب

Marfat.com

9 - چولی

اس گاؤں کے جناب ولی محمد ولد محمد بخش کا بڑا خاندان ہے۔ اس کے چار پسران تھے۔ اختر علی اپنے لڑکوں فرزند علی اور محمد شاہد کے ہمراہ واسو میں رہتا ہے۔ دوسرا بیٹا اشرف علی اور اس کے پسران مبارک علی' محمد اشفاق' محمد ارشد اور محمد اکرم واسو میں آباد ہیں۔ تیسرا بیٹا نواب علی منگلا ڈیم میں رہتا ہے۔ اس کے لڑکے محمد امجد اور محمد عبداللہ ہیں۔ ان کا چوتھا بیٹا اصغر علی لاہور میں ہے اس کے لڑکے محمد طارق' محمد زاہد اور ناہید خان ہیں۔

جناب شان محمد ولد سعد الدین کا پسر محمد ذیشان ہے۔ یہ خاندان واسو میں مقیم ہے۔

اس گاؤں کے جناب حاجی محمد عبداللہ سہانپور چلے گئے تھے وہ گولڈ میڈلسٹ حکیم تھے اور سہارنپوری کی مصروف شخصیت تھے۔ 1963ء میں فوت ہو چکے ہیں۔ محلہ آتشبازاں سہارنپور میں رہتے تھے۔ ان کا پسر حافظ عبدالعلی تھا۔ ان کا ایک لڑکا عبدالغنی بی اے۔ ایل ایل بی ایڈووکیٹ سہارنپور میں ہے۔ عبدالعلی 1944ء میں فوت ہوا۔ ان کی دوسری بیوی نے مولانا عبدالغفار خان سے شادی کرلی جو 1948 میں عبدالعلی کے بیٹے اشرف علی اور ان کی والدہ کو لے کر بنوں آگیا۔ اشرف علی کو تعلیم دلائی اور اپنے بیٹے کی طرح اس کی پرورش کی اس نے مختلف محکموں میں ملازمت کے دوران ایم اے کیا۔ فوت ہو چکے ہیں۔ ان کے پسران کے نام معلوم نہ ہو سکے ہیں۔

جناب محمد شریف کا خاندان جلا بالا ڈاکخانہ رادھن تحصیل ساہیوال سرگودھا میں۔

جناب نجیب الدین اور قطب الدین کا خاندان کبیر والا ضلع خانیوال میں آباد ہے۔ قطب الدین کے پسران فرزند وغیرہ شوکت میڈیکل ہال کے نام سے کاروبار کرتے ہیں۔

10- خن پورہ

یہ گاؤں موضع بلاولی کے نزدیک تھا۔ جناب خدا بخش کے دو بیٹے عبدالکریم اور غلام نبی تھے۔ عبدالکریم لاولد فوت ہوگیا۔ غلام نبی کے دو پسران محمد ابراہیم اور عبدالمجید ہیں۔ محمد ابراہیم کا ایک لڑکا پی آئی اے میں اکاؤنٹینٹ ہے اور ڈیفنس لاہور میں رہتا ہے ان کا دوسرا لڑکا اشرف علی مغل پورہ میں رہتا ہے اور پی آئی اے میں ملازم ہے۔ عبدالمجید کے دو پسران ہیں۔ ڈاکٹر اصغر علی صداقت پارک سانده میں ہے اور خورشید احمد کاروبار کرتا ہے مکان نمبر16 گلی نمبر7' اشیور نگر مغل پورہ میں رہتا ہے۔

اس گاؤں کے جناب سعد الدین کے پسر فیض محمد سچا سودا میں رہائش پذیر ہیں۔ اس کے 5 پسران میں سے دو پولیس میں ملازم ہیں۔

حاجی بشیر احمد جاکے چیمہ میں آباد ہے۔ ان کے چار پسران مسمیان محمد الیاس' اختر علی' حسین احمد اور محمد اکرم ہیں۔ اس گاؤں کے تاج الدین تاج سینئر ہیڈ ماسٹر ہیں۔ ان کے والد کا نام محمد شفیع ولد گل محمد ہے۔ ان کا بھائی محمد یاسین ٹیلیفون سپروائزر ہے۔ تاج کے بیٹے کا نام محمد عاطف تاج ہے جبکہ یاسین کے بیٹے ذوالقرنین اور محمد ادریس ہیں یہ سب موضع فاروق آباد میں رہتے ہیں۔

11- دھنورہ

اس گاؤں کے جناب امیر علی کا خاندان فروکہ میں آباد ہے۔ اس کا پسر محمد صدیق تھا جس کا بیٹا محمد ریاض ہے جس کے لڑکے سجاد حسین و جواد حسین ہیں۔

12- ڈومیلی

اس کا اصل نام ڈومیلی تھا لیکن بولا ڈمیلی جاتا ہے۔ اس گاؤں کا جناب قطب الدین کا

مشہور خاندان تھا۔ اس کا پسر محمد یونس نمبردار ہے اور دریا خان کے صدر بازار کا مشہور دوکاندار ہے۔ اس کے چھ پسران نصیردین' نذیر احمد' محمد اقبال' جاوید اقبال اور ارشد محمود ہیں۔ نصیردین کا ایک لڑکا ندیم احمد ایئر فورس میں ملازم ہے دوسرا لڑکا وسیم احمد کراچی میں ملازمت کرتا ہے تیسرا لڑکا نسیم احمد دریا خان میں ہے۔ امیردین کا ایک لڑکا محمد رمضان ہے۔ نذیر احمد کے لڑکے عمران' رضوان' عدنان' رحان' فرمان اور کامران ہیں۔ محمد اقبال فوج میں میجر ہے اور اپنے لڑکوں محمد علی' محمد عمر اور حمزہ اقبال کے ہمراہ ملتان میں رہتا ہے۔ جاوید اقبال کا ایک لڑکا محمد بلال جاوید ہے۔

جناب کمال الدین کا خاندان منگوال غربی ضلع گجرات میں آباد ہے۔ ان کا پسر منظور علی ایم۔ایس۔سی شماریات اپنی ریاضت اور خداداد قابلیت کی بدولت گورنمنٹ کالج گوجرانوالہ کے پرنسپل ہیں۔ برادری کے اس چمکتے اور دمکتے ستارے کے فرزند محمود الحسن ایم۔ایس۔سی مکینکل انجینئر ہیں۔ ان کا اپنا وسیع کاروبار ہے۔ دوسرے فرزند بہاؤالدین ذکریا یونیورسٹی میں ایم۔ایس۔سی کے طالب علم ہیں اپنی دنیا خود پیدا کرنے والا یہ اعلیٰ تعلیم یافتہ خاندان ہے تمام اشخاص ملنسار اور دلکش شخصیت کے مالک ہیں۔

13۔ شاہری

شاہ آباد جگادھری کچی سڑک پر 18 میل کے فاصلہ پر چھپر گاؤں اور پولیس اسٹیشن تھا۔ اس سے ڈیڑھ دو میل دور کھیڑا اور اس سے آگے دو میل شمال مشرق میں یہ گاؤں واقع تھا۔ صرف دو گھر ہندو مالکان اراضی تھے باقی تمام گاؤں ارائیوں کا تھا۔ اس کے ایک طرف نگلہ اور دوسری طرف پنجوری' جاگدولی ملک اور مندھار تھے۔ یہ ارائیوں کا مشہور گاؤں تھا۔

اس گاؤں میں یوسف علی اور دین محمد پٹواری کا خاندان خوشحال اور مشہور تھا۔ جناب الٰہی بخش کے غلام نبی' یوسف علی اور سوندھا تین پسران تھے۔ یوسفعلی کے عبدالغفور اور عبدالمجید جبکہ سوندھا کا لڑکا منصب علی تھا۔ عبدالمجید ریلوے میں ایس۔ٹی۔ای ملازم

Marfat.com

تھے اور 1947ء میں راولپنڈی میں تعینات تھے۔ اس لیے راولپنڈی میں آباد ہوئے۔ چند سال قبل فوت ہو چکے ہیں ان کے چار پسران محمد اسلم' ایم اے۔ بی ایڈ' محمد سلیم بی اے۔ ایل ایل بی' محمد اکرم اور محمد نعیم ہیں۔

محمد سلیم محکمہ خاندانی منصوبہ بندی میں بڑا آفیسر تھا وہ فوت ہو چکا ہے۔ اس کا واحد پسر محمد عمران سلیم لاہور میں رہتا ہے۔ محمد اسلم آج کل انگلینڈ میں ہے۔ جناب عبدالمجید کے باقی پسران کینیڈا اور انگلینڈ میں ہیں۔

جناب عبدالغفور اور منصب علی ہجرت کر کے کوٹ ارائیاں میں آباد ہوئے۔ دونوں فوت ہو چکے ہیں۔ عبدالغفور کے دو پسران عبدالستار اور علی شیر ہیں۔ عبدالستار کے تین لڑکے ہیں۔ عبدالغفار محکمہ صحت میں ڈسپنسر ہے اور سیٹلائٹ گاؤں جھنگ میں آباد ہے اس کے دو پسران محمد عثمان اور محمد عادل ہیں۔ ارشد علی اور شمساد علی کراچی میں کاروبار کرتے ہیں۔ شمشاد علی کے تین بیٹے زبیر' شعیب اور شفیان ہیں علی شیر کے دو بیٹے ریاض احمد اور شہزاد احمد ہیں۔ ریاض احمد کا نعمان ہے۔ جناب منصب علی کے تین بیٹے محمد اشفاق' محمد رفیع اور محمد شفیع ہیں۔ کراچی میں کاروبار کرتے ہیں۔ محمد اشفاق کا بڑا لڑکا محمد اسحاق ہے جس کے لڑکے عدنان' سفیان اور کامران ہیں۔ محمد اشفاق کے دوسرے لڑکے محمد صداقت علی کا عابد علی ہے جبکہ ان کے تیسرے لڑکے ظفر علی کے محمد دانش اور محمد عامر ہیں۔ ان کا چوتھا پسر عمران علی ہے۔ محمد رفیع کے محمد اخلاق' محمد امتیاز' محمد اشتیاق' محمد ایاز' محمد فیاض' محمد شہباز اور ممتاز احمد ہیں۔ محمد شفیع کا پسر محمد مصطفیٰ ہے جس کے دو لڑکے محمد اعظم اور محمد عامر ہیں۔ محمد شفیع کا دوسرا لڑکا شبیر حسن ہے جس کے لڑکے عتیق اور توصیف ہیں۔ ان کے دیگر پسران مرتضیٰ' محمد ہارون رضوان اور مبین ہیں۔ جناب غلام نبی ولد الٰہی بخش کے پسران حاکم علی ولی محمد' دین محمد پٹواری' موج دین اور محمد اسماعیل تھے۔ دین محمد مشہور پٹواری تھے لاولد فوت ہو چکے ہیں ان کی بیوی 1947ء میں شہید ہو گئی تھی۔ ولی محمد بھی لاولد فوت ہو چکے ہیں۔ جناب حاکم علی کے دو پسران شہزادہ اور سردار علی ہیں۔ شہزادہ فوت ہو چکا ہے۔ اس کا پسر محمد الیاس ہے۔ جس کے ناصر' وسیم' ندیم اور جعفر ہیں۔ سردار علی کا پسر عبدالقیوم

Marfat.com

ہے جس کے دو لڑکے مدثر اور مزمل ہیں۔ یہ خاندان کوٹ ارائیاں میں آباد ہے۔ جناب موج دین کا پسر پردست علی ہلے ریولے سے بطور پی۔ڈبلیو۔آئی ریٹائر ہو کر جھنگ صدر بیرون غلہ منڈی میں آباد ہے۔ اس کا بیٹا مظاہر علی بنک مینجر ریٹائر ہوا ہے۔ اس کا دوسرا لڑکا محمد علی ہے۔

جناب محمد اسماعیل کے دو لڑکے قمردین اور محمد حنیف ہیں۔ بستی دھرویہ میں آباد ہیں۔ قمردین کا پسر عمردین سٹیٹ بنک میں آفیسر ہے۔

اس گاؤں میں خدا بخش کا بڑا خاندان تھا۔ اس کے چار پسران تھے۔ کرما اور فتح محمد لاولد فوت ہوئے۔ باقی دو لڑکے دارا اور شادی ہیں۔ شادی کا برکت علی اور دارا کا غلام محمد ہوئے۔

جناب برکت علی کے تین پسران محمد حنیف' فرزند علی اور منظور علی ہیں۔ یہ خاندان کوٹ ارائیاں میں آباد ہے محمد حنیف کے دو لڑکے ڈاکٹر محمد جمیل اور محمد یونس ہیں۔ محمد جمیل کے چار لڑکے نذیر احمد' محمد سلیم' محمد نعیم اور محمد ندیم ہیں۔ محمد یونس کے محمد اختر' محمد ریاض' محمد شعیب اور محمد زاہد ہیں۔ فرزند علی کا بیٹا لیاقت علی اور اس کا شفقت علی ہے۔ لیاقت علی خاندانی منصوبہ بندی میں ملازم ہے۔ منظور علی کے واجد علی اور امجد علی ہیں۔ امجد علی کے خالد اور طارق ہیں۔ یہ با اثر اور خوشحال خاندان ہے۔

جناب غلام محمد کے تین پسران صغیر احمد' عزیز الدین اور ولایت تھے۔ صغیر احمد کے دو لڑکے بشارت علی اور شوکت علی ہیں۔ یہ خاندان ابتداً چک نمبر223 رمانہ میں آباد ہوا۔ بشارت علی فوت ہو چکا ہے۔ علاقہ کا مشہور حکیم اور ہردل عزیز شخصیت تھے۔ ان کے تین پسران محمد اشرف' محمد اختر اور محمد ارشاد ہیں۔ شوکت علی کا پسر محمد یونس ہے۔ جناب عزیز الدین کے تین بیٹے نیک محمد' شفیق احمد اور الطاف حسین ہیں۔ نیک محمد ریلوے سے بطور گارڈ/اس ٹی ای ریٹائر ہوئے ہیں۔ یہ خاندان سول لائن گوجرانوالہ میں آباد ہے۔ اس کے دو پسران ڈاکٹر طارق اور نوید ہیں۔ ولایت کا خاندان ٹھٹھہ جویان ضلع حافظ آباد میں رہتا ہے۔ اس کے پسر محمد ادریس' محمد سلیمان' محمد سلیم اور منیر احمد ہیں۔ یہ متمول خاندان ہے۔

Marfat.com

جناب شیر علی کا خاندان خوشحال اور با اثر ہے۔ ان کے دو پسران جناب یوسف علی اور رحمت اللہ تھے۔ یوسف کے بیٹے محمد یونس اور واجد علی مسلم ٹاؤن راولپنڈی میں آباد ہیں۔ جناب رحمت اللہ کا بیٹا شوکت علی تھا۔ فوت ہو چکا ہے۔ کوٹ ادو میں آباد تھا۔ مشہور عالم دین تھا۔ جمعیت العلماء اسلام کا ضلعی امیر تھا۔ آپ ملنسار اور ہر دلعزیز شخصیت کے مالک تھے اس کے پسران طارق جاوید' طارق محمود اور اظہر محمود ہیں۔

محمد اسماعیل کے خاندان کے جناب شیر محمد لنڈا بازار لاہور کے مشہور تاجر تھے۔ فوت ہو چکے ہیں۔ ان کا خاندان لاہور میں آباد ہے۔ جناب نعمت علی کے پسران جہانگیر اور نذیر لاہور میں آباد ہیں۔

14۔ سلطان پور

یہ گاؤں مصطفے آباد کے نزدیک تھا۔ اس کے ساتھ ہی فتح پور اور بھگوان پور تھے۔ 1947ء میں ہندو سکھوں نے حملہ کر کے اس گاؤں کے دس افراد کو شہید کر دیا تھا۔

جناب فیض محمد کے چار پسران ریاست علی' محمد ریاض اور شرافت علی ہیں۔ ریاست علی کے تین لڑکے محمد اعجاز' محمد امتیاز اور محمد سرفراز ہیں۔ محمد یامین کے محمد عمران' محمد رضوان ہیں۔ محمد اسلم کے محمد شعیب' محمد عمر اور محمد ادریس ہیں جبکہ شرافت علی کا زبیر ہے یہ خاندان فیصل آباد میں رہتا ہے۔

جناب ولی محمد کے چار پسران محمد ذاکر' عاشق علی' اصغر علی اور عبد القیوم ہیں۔ ذاکر علی کے محمد اسلم' اعجاز احمد' اختر علی' ناظم عباس' تفصیل احمد اور آصف علی ہیں۔ محمد اسلم نیوی میں لیفٹننٹ کمانڈر ہے۔ عاشق علی بی۔ایڈ ہے اور ہائی اسکول کے ہیڈ ماسٹر ہیں۔ یہ خاندان چک نمبر243 میں آباد ہے۔ تاہم عاشق علی' اصغر علی اور عبد القیوم چک نمبر462 میں ہیں۔

اس گاؤں میں نور بخش کا مشہور خاندان تھے۔ اس کے تین پسران سوندھا حاکم علی اور ولی محمد تھے۔ جناب سوندھا گاؤں کا نمبردار تھا۔ اس کا لڑکا محمد بشیر تھا۔ جس کے دو پسران

عاشق علی اور شبیر احمد ہیں۔ محمد یامین' ریاست علی اور عبدالرزاق حاکم علی کے پسران ہیں جبکہ ولی محمد کا بیٹا محمد ادریس ایڈووکیٹ ہے۔ یہ سانده خورد میں رہتا ہے۔ عاشق علی وغیرہ چک نمبر 223 رمانہ میں آباد ہیں۔ یہ تعلیم یافتہ خوشحال خاندان ہے۔ جناب عبدالعزیز کا خاندان بھی اسی چک میں آباد ہے۔ عبدالرزاق' عبدالغفار اور عبدالستار اس کے پسران ہیں۔ عبدالستار کے صابر وغیرہ چار لڑکے ہیں جبکہ عبدالغفار کے محمد عثمان اور محمد شاہ ہیں۔

محمد ابراہیم کا خاندان عربی بستی ڈاکخانہ مخدوم رشید میں آباد ہے۔ دین محمد' ارجمند' محمد عمر اور حکم الدین ٹھٹھہ جوئیاں تحصیل و ضلع حافظ آباد میں رہتے ہیں۔

15۔ شاہ پور

یہ گاؤں قصبہ بلاس پور کے نواح میں واقع تھا۔ یہ مغلوں کے آخری دور میں آباد ہوا۔ ابتداً راجپوت' پٹھان اور کھتری یہاں آباد ہوئے۔ راجپوت' پٹھان اور کھتری بالآخر ترک سکونت کر گئے اور صرف ارائیں اس گاؤں میں رہ گئے۔

جناب ماڑے کا خاندان اس گاؤں میں مشہور تھا اس کے دو بیٹے نعمت اللہ اور عبداللہ تھے۔ نعمت اللہ کا سراج الدین اور سراج الدین کا پسر عبدالستار محکمہ تعلیم میں مدرس ہے اور موضع رندھاوا تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ میں آباد ہے ان کا پسر محمد شفیق ہے۔ جناب عبداللہ کے دو پسران رحمت اللہ اور نذیر حسین ہیں۔ جن کا خاندان راہوالی تحصیل و ضلع گوجرانوالہ میں آباد ہے۔

جناب واجد علی ایڈووکیٹ کا خاندان بھی اسی گاؤں میں نہایت معزز اور مشہور تھا۔ واجد علی کے والد کا نام محمد شریف ہے۔ واجد علی گوجرانوالہ میں وکالت کرتے ہیں۔

اس گاؤں کے جناب ارجمند کا خاندان تکونڈی راہوالی میں آباد ہے۔ ارجمند کے چار پسران مسمیان عطاء اللہ' ثناء اللہ' امان اللہ اور کفایت اللہ ہیں۔ تعلیم یافتہ خاندان ہے۔ عطاء اللہ پٹواری' ثناء اللہ اسکول ٹیچر اور امان اللہ بنک میں ملازم ہے اور کفایت اللہ گریجویٹ ہے۔

Marfat.com

جناب منظور حسین ولد قطب الدین پٹواری ہے اور تلونڈی میں آباد ہے۔ علی حسین ولد عزیز الدین بھی اسی گاؤں میں آباد ہے۔ جناب علاؤ الدین ولد علم الدین بھی پٹواری ہے اور ماسی والا میں آباد ہے۔ فیض محمد مرالیوالہ ضلع گوجرانوالہ میں رہتا ہے۔ جناب عزیز احمد اور محمد یامین پسران ارجمند اور جناب ابراہیم ولد اللہ بخش گوجرانوالہ شہر میں رہتے ہیں۔ جناب رحمت اللہ موضع لیپا تحصیل پسرور میں مقیم ہے۔

اس گاؤں کے جناب عبداللطیف ولد ولی محمد تسکین ہوٹل گوجرانوالہ کے مالک مشہور شخصیت ہیں۔ جناب علی حسین ولد نوازش علی موضع رندھاوا میں آباد ہیں۔ جناب ارجمند کا خاندان مچھونکا تحصیل پنڈی بھٹیاں میں آباد ہے۔ محمد اقبال ولد ارجمند کے پسران نوید اقبال' معین اقبال اور حسن اقبال ہیں۔ عبدالخالق ولد ارجمند کے اظہر حسین وغیرہ ہیں۔ محمد اقبال پنڈی بھٹیاں میں کپڑے کا کاروبار کرتے ہیں۔

16- فتح پور

یہ گاؤں مصطفیٰ آباد سے دو میل کے فاصلہ پر واقع تھا۔ 1947ء میں اس گاؤں کے پندرہ آدمی شہید کر دیئے گئے تھے۔ جس میں سے صرف جناب قطب الدین' جناب اللہ دیا' جناب برکت علی' جناب گل امیر اور جناب علم دین کے نام معلوم ہو سکے ہیں۔

اس گاؤں کے تین نمبردار رحمت اللہ' کلو اور ارجمند تھے۔

جناب عید محمد کا شجرہ نسب حسب ذیل ہے۔

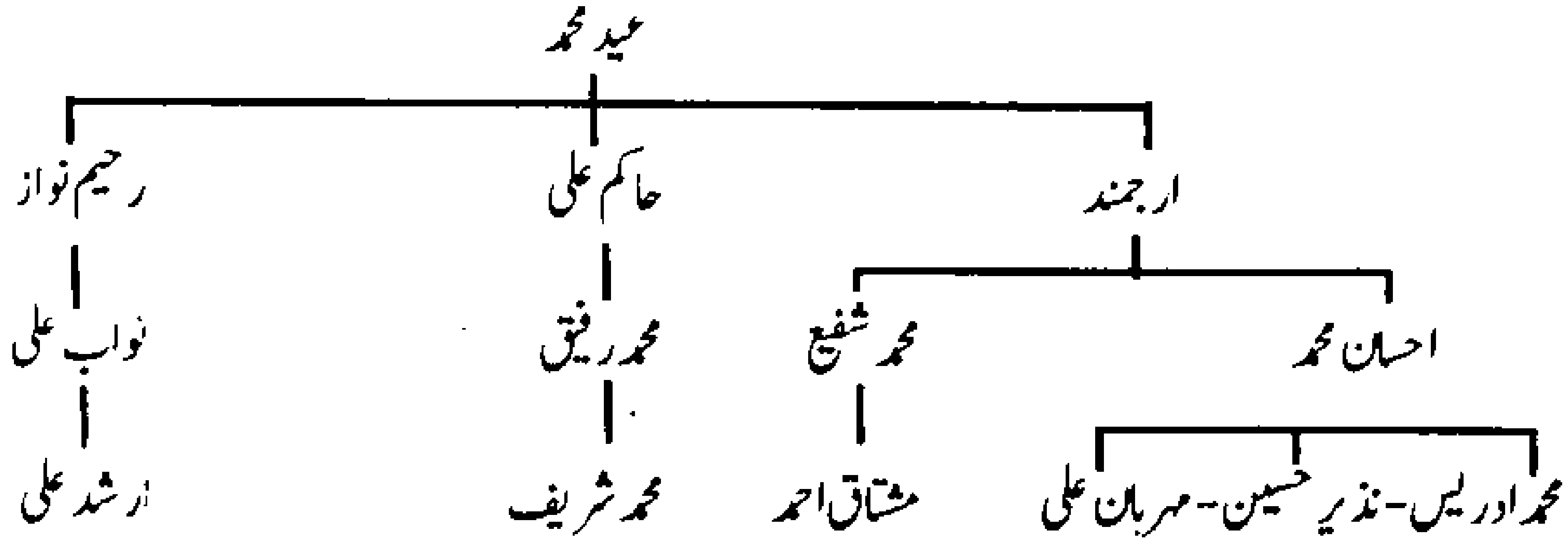

☆☆☆☆☆☆

جناب محمد ادریس موضع ہرن کرن ڈاکخانہ جتانوالی میں اور نذیر حسین و مہربان علی کھیرک ڈاکخانہ کامونکی ضلع گوجرانوالہ میں ہیں۔ جناب مشتاق احمد اور محمد شریف چک نمبر 46 جنوبی میں رہائش رکھتے ہیں۔ جناب ارشد علی سرگودھا میں ایڈووکیٹ ہیں اور چک نمبر 46 جنوبی (نیو سٹلائٹ ٹاؤن) میں رہائش پذیر ہے یہ جملہ خاندان خوشحال اور ملنسار ہے۔

جناب محمد اسماعیل ولد نانو کالڑکا دین محمد تھا۔ اس کے پسر فرزند علی کے دو لڑکے امجد علی اور ندیم نیو سٹلائٹ ٹاؤن میں رہتے ہیں۔ جناب سعد الدین کے تین لڑکے عبدالرشید' محمد حنیف' کفایت اللہ اور عنایت اللہ بھی اسی جگہ رہتے ہیں۔ جناب قادر بخش کے خاندان کا شجرہ نسب اس طرح ہے۔

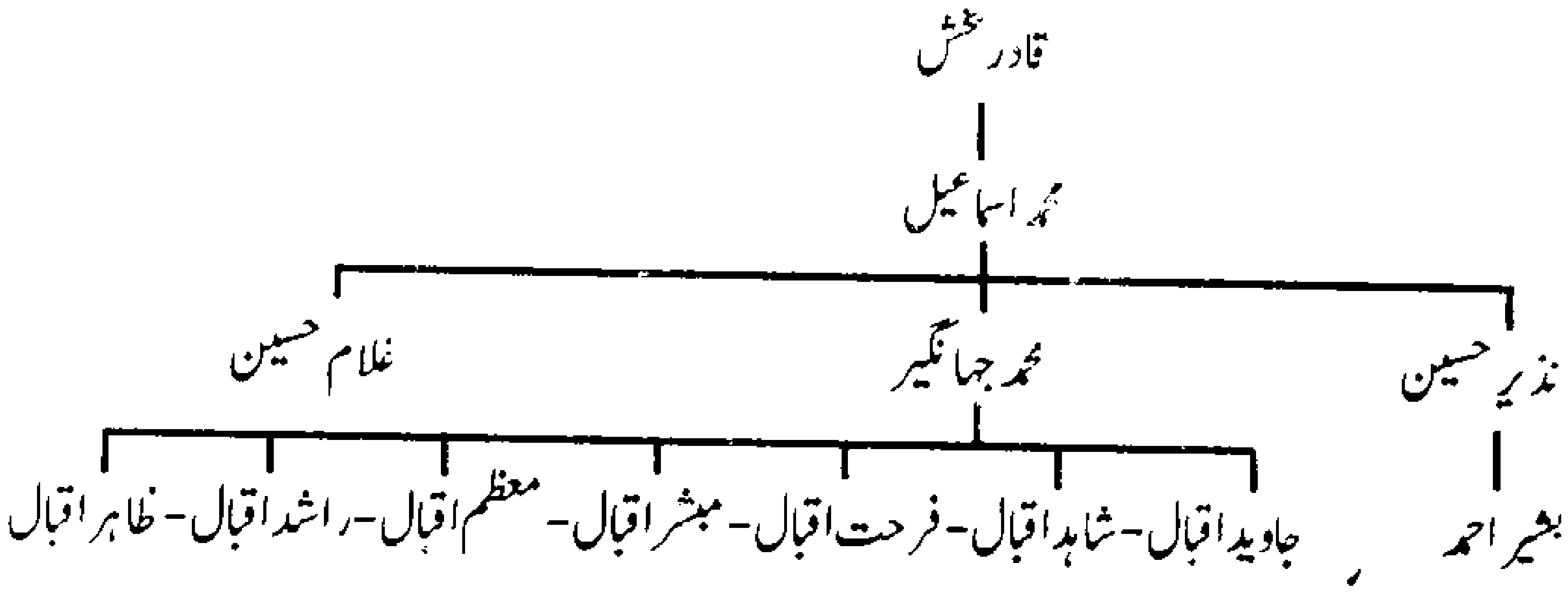

☆☆☆☆☆☆

جناب بشیر احمد سیکنڈری ایجوکیشن بورڈ گوجرانوالہ میں سیکرٹری ہیں اور ریتالہ میں آباد ہے۔ جناب محمد جہانگیر اور اس کے پسران مدینہ کالونی گلشن راوی میں رہتے ہیں۔ جاوید اقبال محکمہ صحت میں اور فرحت اقبال سی ایم اے میں ملازم ہے۔

جناب محمد عبداللہ کے دو پسران ہیں۔ محمد حسن اور گوہر علی ہیں۔ گوہر علی کے محمد الیاس اور ارشاد حسین ہیں۔ یہ خاندان چک نمبر 243 صابووانہ میں آباد ہے۔ محمد الیاس سعودی عربیہ میں ہے جبکہ ارشاد حسین کوئٹہ میں پولیس میں ہیڈ کنسٹیبل ہے۔

جناب نذیر حسین ہجرت کے بعد چک نمبر 243 میں آباد ہوئے ان کے بیٹے کا نام ذاکر علی ہے جس کے تین پسران سمیان مشتاق احمد' اشفاق احمد اور الطاف حسین ہیں۔ مشتاق احمد اسکول ٹیچر ہیں۔

Marfat.com

اس گاؤں کے جناب فتح محمد کا بڑا اور بااثر خاندان ہے۔ چک نمبر243 میں آباد ہے۔ اس خاندان کا شجرہ نسب حسب ذیل ہے۔

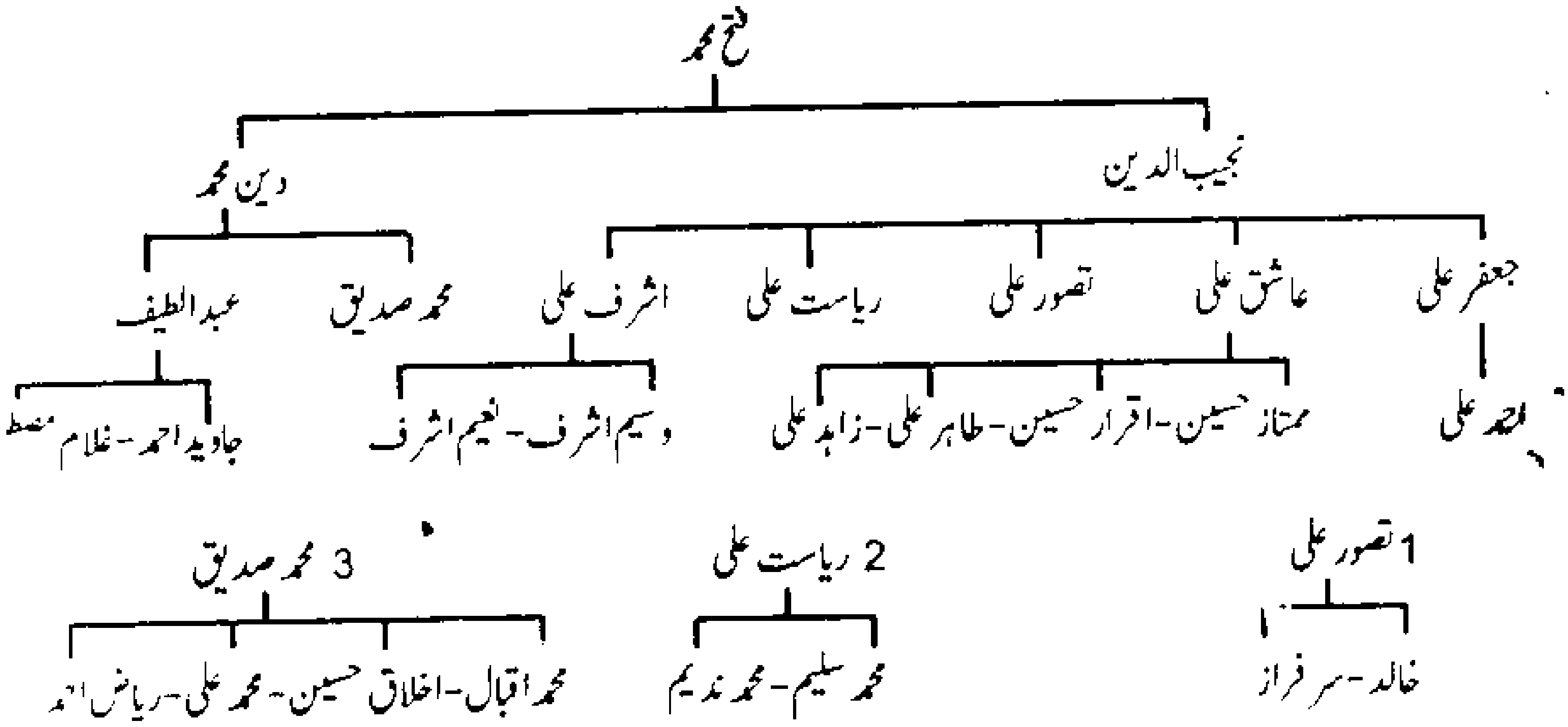

☆☆☆☆☆

جناب جعفر علی کا امجد علی ایم ایس سی ہے۔ عاشق علی لاہور میں اکاؤنٹنٹ ہے اور وہیں رہتا ہے۔ اشرف علی ایس ایس ٹی ہے۔ اخلاق حسین جرمنی میں ہے محمد علی ایم بی اے ہے اور آسٹریلیا میں ہے۔

17- فرید پور

یہ گاؤں ریلوے اسٹیشن برارہ اور چاندنا کے درمیان مصطفے آباد سے دو میل دور ریلوے لائین کے نزدیک واقع تھا اس کے اردگرد اس برادری کے چھ سات گاؤں تھے۔ فرید الدین نے آباد کیا تھا۔ اس لئے فرید پور نام ہوا۔

اس گاؤں میں جناب نور بخش کا خاندان مشہور تھا جن کے پوتے جناب شمس الدین گورنمنٹ ہائی اسکول شاہ آباد کے ہردلعزیز استاد تھے۔ برادری کا درد رکھتے تھے اور اس

Marfat.com

برادری کو تعلیم کی طرف راغب کرنے میں ان کا نمایاں کردار ہے۔ 1947ء میں پاکستان آ کر گورنمنٹ ہائی سکول میانوالی میں تعینات ہوئے اور وہیں سکونت اختیار کی ان کے دو پسران بدالدین اور شباب الدین ہیں۔

جناب نور بخش کے دوسرے پسر صدر دین کے پانچ پسران ہیں۔ محمد صدیق' محمد رفیق' عبداللطیف' محمد خلیل اور محمد بشیر ہیں۔ محمد رفیق کا لڑکا محمد مشتاق ڈائریکٹر تعلیم کے دفتر میں سٹینو ہے اس کا دوسرا لڑکا محمد شمشاد پولیس میں اور تیسرا محمد اسحاق ملٹری میں ملازم ہے۔ عبداللطیف کے پسران محمد افضل' محمد شفیق اور محمد اشتیاق ہیں۔ محمد خلیل کا بیٹا محمد سلیم صحافی ہے اور روزنامہ جنگ لاہور سے منسلک ہے اس کے دیگر دو بیٹے محمد نسیم و محمد کلیم ہیں۔ محمد بشیر کے دو بیٹے حمید اور تنویر ہیں۔

جناب نور بخش کا تیسرا پسر اکبر علی ہے جس کے بیٹے عبدالعزیز کے لڑکے اختر اور مختار ہیں۔ یہ جملہ خاندان چک نمبر 48 میں رہائش پذیر ہے۔

اس گاؤں کے جناب عبداللہ ولد مولا بخش کے پسران عبداللطیف' علی گوہر اور محمد یاسین ہیں۔ عبداللطیف کا محبوب الٰہی اور علی گوہر کا محمد ایوب ہے۔ یہ خاندان فردکہ میں آباد ہے۔ جناب غلام بھیک ولد عظیم الدین کے پسران محمد یاسین اور محمد یامین واسو میں آباد ہیں۔ محمد ادریس کے عبدالمجید' محمد طاہر' محمد انور اور محمد شاہد ہیں۔ عبدالمجید کے لڑکے محمد رضوان' محمد عثمان' محمد سلمان اور محمد ذیشان ہیں۔ محمد یامین کے بیٹے محمد رفیق' محمد شفیق' محمد شکیل اور محمد راحیل ہیں۔ یہ تمام خاندان تعلیم یافتہ اور بااثر ہے۔

جناب محمد مہدی کا خاندان بھی ورسو میں رہتا ہے۔ اس کا بیٹا عالمگیر لاولد فوت ہوا۔ دوسرے بیٹے صدر الدین کے پسر صابر علی کے مبارک علی' محمد انور' محمد سرور اور محمد مختار ہیں۔ مبارک علی کے بیٹے محمد نوید' محمد تنویر' محمد وقار اور محمد جبار ہیں۔ محمد انور کے وقار اور عدنان ہیں جبکہ محمد سرور کا عثمان غنی اور محمد مختار کا محمد ذیشان ہے۔

جناب محمد شریف اپنے پسران مسمیان محمد اشرف' محمد اسلم اور محمد شفیق کے ہمراہ پھالیہ میں رہتا ہے۔

Marfat.com

جناب محمد یامین، محمد یاسین پسران محمد شریف کوئٹہ میں آباد ہیں۔ محمد یامین واپڈا زوب میں ایس ڈی سی ہے۔ محمد یاسین واپڈا کوئٹہ میں ملازم ہے۔ اس کا پسر محمد سلیم واپڈا تربت میں ملازم ہے۔

جناب سراج دین کا خاندان ڈیرا جاڑا ڈاکخانہ خاص تحصیل شاہ پور میں آباد ہے۔ ان کا پسر محمد الیاس بی اے بی ایڈ ہے۔ اسی خاندان کے جناب قاسم علی اور ان کے پسران اسی جگہ آباد ہیں۔ محمد اخلاق اور محمد اشتیاق، محمد الیاس کے پسران ہیں۔ اسی خاندان کے جناب محمد حسین دادو میں آباد ہیں اور اس شہر کے چینی کے بڑے تاجر ہیں۔ اس گاؤں کے جناب نتھو اور محمد شفیع کا خاندان دراز کی ڈاکخانہ خاص ضلع گوجرانوالہ میں آباد ہے۔

جناب فیض محمد پوتھیا کا بیٹا عبدالطیف قطعہ مہا سنگھ ضلع گوجرانوالہ کے ممبر یونین کونسل رہے ہیں۔ حاجی ولی محمد کا خاندان چک نمبر 11 میں آباد ہے۔ محمد بشیر کا خاندان ستو سکھانہ ڈاکخانہ خاص ضلع گوجرانوالہ میں اور عبدالغنی و احسان محمد موضع جلا کلاں سرگودھا میں آباد ہیں۔

جناب سراج دین کا خاندان عربی بستی میں رہائش پذیر ہے۔ اس کے دو پسران علی گوہر اور منظور حسین ہیں۔ علی گوہر کے بیٹے کرنل ڈاکر شمس القمر، محمد ریاض اور عبدالسمیع ہیں۔ یہ خوشحال خاندان ہے نتھو کے پسران اشرف علی، گلزار علی تھے۔ کوٹ سمابہ ضلع رحیم یار خان میں آباد ہوئے۔ اشرف کے لڑکے ارشد اور راشد ہیں۔

جناب نوازش علی کا پسر سعید الدین واپڈا میں ایکسن ہے۔ لاہور میں رستم پارک میں آباد ہے۔ اس کے پسران احتشام دین، نجم الدین اور سیف الدین وغیرہ ہیں۔

18۔ کھیڑا کلاں و کھیڑا خورد

تھانہ چھپر سے دو میل کے فاصلہ پر چھپر اور شاہری کے درمیان یہ جڑوانی گاؤں تھے ان دونوں کے درمیان صرف ایک کچا راستہ یا سڑک تھی۔ یہ دونوں گاؤں اس برادری کی ملکیت تھے۔ صرف چند گھر ہندوؤں کے تھے۔

Marfat.com

اس گاؤں میں نجیب الدین اور حاکم علی کا خاندان نمایا تھا۔ حاکم علی کا پسر تصور حسین سوڈی والا لاہور میں ہے۔ اور انجمن کا سرگرم رُکن ہے۔ نجیب الدین کے پسران منظور علی اور قاسم علی ہیں۔ قاسم کا پسر جناب دین محمد کوٹ رادھا کشن میں آباد ہے۔ جبکہ منظور علی کا پسر جناب لیاقت علی کوٹ ارائیاں موضع فرید محمود کاٹھیہ' تحصیل شور کوٹ میں ہے۔ اس کا پسر محمد شفیق شیر شاہ کراچی میں کاروبار کرتا ہے۔ دوسرا پسر محمد نوید باپ کے ہمراہ ہے۔

اس گاؤں کے نمبردار محمد شفیع کا خاندان بہت مشہور و خوشحال تھا۔ محمد شفیع اور نوازش علی دو بھائی تھے۔ دونوں ہجرت کے بعد ڈوگرانوالی ضلع گوجرانوالہ میں آباد ہوئے۔ محمد شفیع کے تین پسران جناب محمد تقی' محمد نقی اور محمد رفیع ہیں۔ محمد نقی فوت ہو چکے ہیں۔ محمد تقی وکیل ہیں اور جناب محمد رفیع پاک فوج سے بطور میجر جنرل ریٹائر ہو کر راولپنڈی میں رہائش پذیر ہیں۔

اس گاؤں کے جناب بشیر احمد نمبردار ولد سعید الدین خوش اخلاق اور ملنسار و ہردلعزیز شخصیت تھے۔ ہجرت کے بعد رندھاوا میں آباد ہو کر نمبردار مقرر ہوئے۔ ان کے بعد ان کا پسر سمیع اللہ نمبردار رہا۔ ان کا دوسران پسر عبدالستار بی اے اسکول ٹیچر ہے جبکہ تیسرا پسر نثار پٹواری ہے۔

اسی گاؤں کے جناب محمد رفیع ولد محمد عبداللہ بھی ہجرت کے بعد رندھاوا میں آباد ہوئے۔ حال ہی میں بطور ہیڈ ماسٹر ریٹائر ہوئے ہیں۔ آب علاقہ کی مشہور شخصیت ہیں۔ ان کا پسر منیر احمد کاروبار کرتا ہے۔ دوسرا پسر ظہیر احمد اسکول ٹیچر ہے جبکہ ان کا تیسرا پسر توقیر احمد بی ایس سی میونسپل کمیٹی سیالکوٹ میں ملازم ہے۔

19۔ گورانی

یہ چھوٹا سا گاؤں ہے اور اس میں اس برادری کے چند خاندان تھے۔

جناب محمد اسماعیل کا نمایاں خاندان تھا۔ اس کے تین پسران مسمیان محمد شریف قطب الدین اور محمد لطیف ہیں۔ قطب الدین کے تین لڑکے صغیر محمد' شبیر احمد اور محمد

Marfat.com

ہیں۔ منیر احمد ریڈیو پاکستان میں ملازم ہے اور مدینہ کالونی گلشن راوی میں اپنے تین لڑکوں محمد توصیف' محمد توقیر اور محمد توحید احمد کے ہمراہ رہتا ہے۔ شبیر احمد کے پانچ لڑکے ہیں وو وزیر کے چھٹہ ڈاکخانہ ضلع گوجرانوالہ میں رہتا ہے۔

جناب امیر حسین کے تین پسران مسمیان عبدالرحمان' عبدالخالق اور عبدالمالک اسلام آباد ایف 8 میں رہتے ہیں۔ ان کا وسیع کاروبار ہے۔

21۔ مرادپور

اس برادری کا یہ مشہور گاؤں تھا یہ چھپر سے ایک میل دور ننگہ جاگیر کے نزدیک واقع تھا۔ اس میں اکثر خاندان انبالہ شہر سے آکر آباد ہوئے تھے۔

اس میں مراد بخش کا بڑا اور مشہور خاندان تھا ان کے پسر فرید بخش کے تین بیٹے شادی اور غلام محمد' اور دسوندھی تھے۔ شادی لاولد فوت ہوا۔ غلام محمد کے چار لڑکے مسمیان اللہ بخش' علی بخش' عزت بخش اور امیر دین تھے۔ امیر دین لاولد فوت ہو گیا۔ جناب اللہ بخش کا شجرہ حسب ذیل ہے۔

ظہور دین لاولد فوت ہوا۔ جناب غلام محی الدین کا بیٹا انگلینڈ میں کاروبار کرتا ہے۔ جناب محمد رمضان کے چار بیٹے ہیں۔ زاہد پی آئی اے میں ملازم ہے اور کراچی میں رہتا ہے واجد علی اور احمد علی گل والا سرگودھا میں رہتے ہیں۔ محمد علی خالد کراچی میں کاروبار کرتا ہے جناب عمردین کے نور محمد وغیرہ چار بیٹے ہیں۔

جناب علاؤ الدین انگلینڈ میں کاروبار کرتے ہیں۔ میجر جنرل ڈاکٹر محمد رفیع کے داماد ہیں۔ جناب یوسف لی کے پسران محمد نسیم ضیاء اور محمد سلیم بلاک نمبر 31 سرگودھا میں رہتے ہیں جبکہ محمد نعیم مشہور صحافی اور روزنامہ پاکستان لاہور میں سب ایڈیٹر ہیں۔

جناب مبارک علی بی اے ایل ایل بی ایڈووکیٹ بلاک نمبر 25 سرگودھا میں قیام پذیر ہیں۔ متدین' نیک سیرت اور پاکباز شخص ہیں۔ ان کے بیٹے احمد رضا مختار محکمہ معدنیات میں بجٹ آفیسر ہیں۔ دوسرا بیٹا محمد رضا ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر سرگودھا میں سینئر انسٹرکٹر ہے جبکہ

Marfat.com

فاروق رضا کویت میں ملازم ہے احمد رضا مختار کا بیٹا محمد عثمان ہے۔

جناب عظیم بخش کا شجرہ نسب حسب ذیل ہے۔

بشیر احمد اور پرویز احمد نوکنڈی بلوچستان میں ہیں۔

منور احمد سی ایم اے لاہور میں اکاؤنٹ آفیسر ہیں۔ رفیق احمد فوج سے ریٹائر ہو کر ہری پورہ سرگودھا میں رہتے ہیں۔ محمد شریف اور محمد سعید چک نمبر39 میں ہیں اور کاروبار کرتے ہیں۔ عبدالرزاق صابو کی دندیاں ضلع گوجرانوالہ میں ہیں۔ ان کے بیٹا جمیل احمد کی فیروز پور روڈ پر سٹیل آرٹس کے نام سے فرنیچر کی دکان ہے۔

جناب عزت بخش کا شجرہ اس طرح ہے

جناب نذیر محمد فوت ہو چکے ہیں۔ ریلوے میں ملازم تھے۔ ان کے پسران مسمیان محمود اختر' مسعود اختر' وحید اختر اور سلیم اختر امریکہ میں ہیں جبکہ سلیم اختر لاہور سٹیل آرٹس فیروز پور روڈ کے نام سے فرنیچر کا کاروبار کرتے ہیں۔ جناب برکت علی واپڈا سے بطور ڈائریکٹر ریٹائر ہوئے 139 اورنگ زیب بلاک نیو گارڈن ٹاؤن لاہور میں رہتے ہیں۔ ان کے بیٹے محمد عارف امریکہ میں اور محمد عامر انگلینڈ میں کاروبار کرتے ہیں۔ یہ مشہور اور خوشحال خاندان ہے۔

22۔ مصطفیٰ آباد

یہ قصبہ انبالہ سہارنپور ریلوے لائن پر انبالہ چھاؤنی سے تیسرے اسٹیشن چاندنا سے ایک میل کے فاصلہ پر تھا۔ اس میں برادری کے اکثر خاندان انبالہ شہر سے آ کر آباد ہوئے تھے۔ جن کے کچھ رشتہ دار 1947ء تک انبالہ شہر میں آباد تھے۔ یہ مخلوط آبادی کا گاؤں تھا۔

مولانا عبداللطیف سیفی یہاں کی نہایت محترم اور روحانی شخصیت تھے۔ آپ حد درجہ متقی اور پرہیزگار تھے آپ کے ہزاروں مرید تھے۔ ہجرت کے بعد اکال گڑھ (علی پور چٹھہ) ضلع گوجرانوالہ میں آباد ہوئے اور وہیں وفات پائی۔ آپ کے دادا کا نام کریم بخش تھا۔ جن کے پسر فیض محمد کے تین بیٹے عبدالحمید' عبداللطیف اور محمد یوسف تھے۔ جناب عبدالحمید

Marfat.com

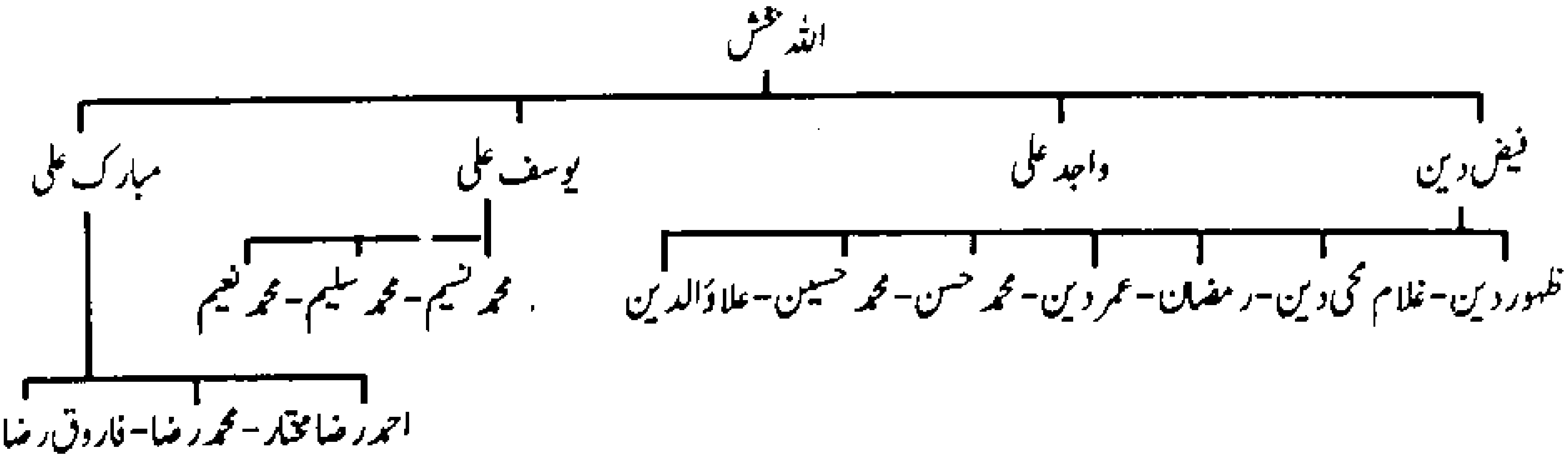
اللہ بخش
فیض دین
واجد علی
یوسف علی
مبارک علی
ظہور دین - غلام محی دین - رمضان - عمر دین - محمد حسن - محمد حسین - علاؤالدین
محمد نسیم - محمد سلیم - محمد نعیم
احمد رضا مختار - محمد رضا - فاروق رضا

☆☆☆☆☆

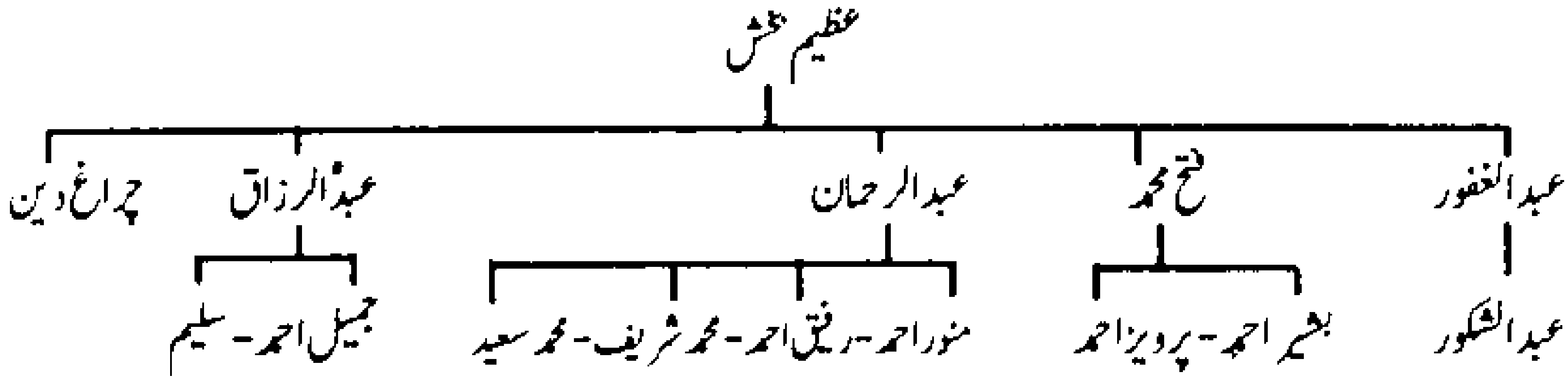
عظیم بخش
عبدالغفور
فتح محمد
عبدالرحمان
عبدالرزاق
چراغ دین
عبدالشکور
بشیر احمد - پرویز احمد
منور احمد - رفیق احمد - محمد شریف - محمد سعید
جمیل احمد - سلیم

☆☆☆☆☆

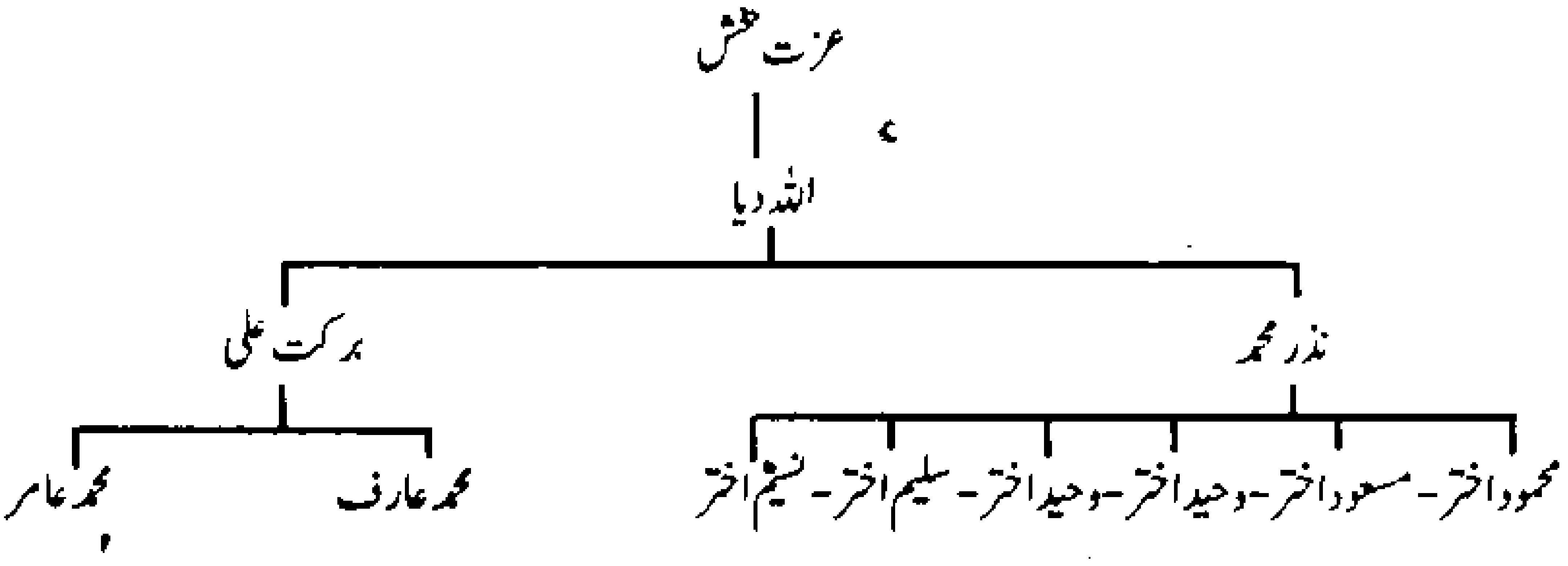
عزت بخش
اللہ دیا
نذر محمد
برکت علی
محمود اختر - مسعود اختر - وحید اختر - وحید اختر - سلیم اختر - نسیم اختر
محمد عارف
محمد عامر

☆☆☆☆☆☆

Marfat.com

پٹواری فوت ہو چکے ہیں۔ جناب مولانا عبداللطیف کے تین فرزند محمد حنیف' محمد اقبال اور محمد افضال ہیں۔ مولانا محمد حنیف سیفی رتن چند روڈ لاہور میں مقیم ہیں۔ ان کے پانچ لڑکے مسمیان محمد نسیم اختر' محمد نعیم اختر پروفیسر گورنمنٹ کالج لاہور۔ محمد ندیم اختر پروفیسر اسلامیہ کالج سول لائن لاہور۔ محمد وسیم اختر سی اے اور محمد فہیم اختر ایم اے ہیں۔ محمد وسیم اختر محمد عرفان انور ایڈووکیٹ سرگودھا کے داماد ہیں اور کراچی میں گندھارا انڈسٹریز میں ملازم ہیں۔

جناب محمد اقبال بطور ریلوے گارڈ ریٹائر ہوئے۔ علی پور چٹھہ میں رہائش پذیر ہیں۔ ان کے تین لڑکے مسمیان محمد شمیم اختر' ڈاکٹر محمد عظیم اختر اور محمد سلیم اختر ہیں۔ محمد شمیم اختر فوت ہو چکے ہیں۔ ڈاکٹر محمد عظیم اختر انگلینڈ میں ہیں اور محمد سلیم اختر بنک آفیسر ہیں۔ جناب محمد افضال کے دو لڑکے مسمیان محمد کلیم اختر اور حافظ عبدالرؤف علی پور چٹھہ میں ہیں۔ جناب حکیم محمد یوسف کا ایک لڑکا میاں محمد شریف ہے۔ ڈاکٹر محمد عظیم اختر میاں اقبال حسین مرحوم و مغفور کے داماد ہیں اور آج کل انگلینڈ میں مزید تعلیم کے لیے مقیم ہیں۔

جناب عبدالحمید پٹواری کے دو پسران ڈاکٹر رفیق احمد اور ڈاکٹر شفیق ہیں۔ یہ خاندان لیہ میں آباد ہوا۔ ڈاکٹر محمد رفیق کے چار لڑکے تھے۔ ان کا بڑا لڑکا مختار احمد شاکر ایم اے کراچی میں ہیں اور ان کے دو لڑکے اعجاز احمد اور امتیاز احمد ہیں۔ ان کا دوسرا لڑکا ممتاز احمد فوت ہو چکے ہیں۔ ان کے سات پسران مسمیان فیاض احمد' شہباز احمد' ریاض احمد' ایاز احمد' شہزاد احمد' شیراز احمد اور سجاد احمد ہیں۔ جناب فیاض احمد ڈسپنسر' شہباز احمد چارٹرڈ اکاؤنٹینٹ ہیں۔ ریاض احمد عمان میں ہے۔ جناب فیروز شاہ افروز لیہ کے مشہور و معروف ڈاکٹر ہیں۔ ان کے پانچ بیٹے مسمیان محمد کامران' محمد رضوان' محمد نعمان' محمد سلمان اور محمد سلیمان ہیں۔ آپ ڈاکٹر محمد رفیق کے تیسرے صاحبزادے ہیں۔ ان کے چھوتھے فرزند جناب پروفیسر وہاب اختر ایم ایس سی تھے۔ انتہائی ملنسار اور ہردلعزیز استاد تھے۔ تلہ گنگ' میانوالی اور دیگر مختلف مقامات پر خدمات سرانجام دیں۔ فوت ہو چکے ہیں۔ ان کے صاحبزادے کیپٹن ڈاکٹر ذوالقرنین' محمد حسنین' محمد ثقلین' زین العابدین اور ذوالنورین شاہ رکن عالم کالونی ملتان شہر میں سکونت پذیر ہیں۔

Marfat.com

انبالہ شہر کے حاجی اللہ دیا کے خاندان کے ایک بزرگ یہاں آباد ہوئے تھے ان کے تین پسران جناب عظمت علی' امر علی اور حاکم علی ہیں۔ جناب امر علی پٹواری لاولد فوت ہو چکے ہیں۔ یہ خاندان ملتان میں آباد ہوا۔ عظمت علی کے پانچ پسران تھے۔ جناب معین الدین ایڈووکیٹ فوت ہو چکے ہیں۔ ان کے دو لڑکے ہیں۔ بڑا لڑکا محمد طیب کاروبار کرتا ہے۔ عظمت علی کا بڑا بیٹا علاؤ الدین انسپکٹر ٹیکس ہے۔ جس کے چار لڑکے مسمیان محمد طاہر' محمد خالد' محمد طارق اور محمد شاہد ہیں۔ محمد طاہر انگلینڈ میں ہے اور خالد و طارق کا نوان شہر ملتان میں میڈیکل سٹور ہے۔ عظمت علی کا تیسرا بیٹا محی الدین نواں شہر مشہور و معروف ڈاکٹر ہے۔ ان کا چوتھا بیٹا نظام دین بہاولپور میں محکمہ انکم ٹیکس میں ملازم ہے اور پانچواں بیٹا ضیاء الدین انگلینڈ میں ہے۔

جناب حاکم علی ملتان میں فوت ہوئے ان کے دو پسران ہیں۔ رکن الدین بھٹہ سنٹرل جیل میں ملازم ہے۔

مولوی نصیر الدین بھی اس قصبہ کی مشہور شخصیت تھے ان کے دو پسر مسمیان احمد کبیر اور شبیر احمد ہیں۔ جناب احمد شبیر سوئی گیس سے ریٹائر ہوئے۔ داروغہ والا لاہور میں آباد ہیں۔ ان کے دو بیٹے احمد شفیق اور احمد سہیل ہیں۔ احمد شفیق سوئی گیس میں انجینئر ہیں اور محمد اشرف ایڈووکیٹ لاہور کے داماد ہیں۔ احمد سہیل کاروبار کرتے ہیں۔

جنابِ شمس الدین کے پسران مسمیان نظام دین' سعید احمد اور وحید دین کاروبار کرتے ہیں اور ابوبکر سٹریٹ سانده خورد میں رہتے ہیں۔ نظام دین کے محمد عثمان' محمد رضوان اور محمد عمران ہیں۔ سعید احمد کے لڑکے محمد عمر' محمد یاسین اور محمد عمیر ہیں۔

جناب نور محمد ولد برکت علی کے پسر محمد شریف کے چار پسران عبدالغفار' محمد صغیر' عبدالشکور اور محمد ادریس ہیں۔ عبدالغفار کے محمد منیر اور عبدالرحمان ہیں۔ محمد منیر کے لڑکے دانیال اور بلال احمد ہیں محمد صغیر کے دو لڑکے عمر فاروق اور سعد صغیر ہیں۔ عبدالشکور کے پسران ارسلان' عبدالرؤف' ساجد عمران' آصف رضا' محمد کاشف اور محمد عاطف ہیں جبکہ محمد ادریس کے یاسر محمود اور عامر محمود ہیں۔ یہ خاندان پھالیہ میں آباد ہے۔

Marfat.com

دین اور کلو تھے۔ قمردین کے تین بیٹے مسمیان محمد رشید' محمد ذکریا اور چراغ دین ہیں۔ رشید احمد چک نمبر537 ای بی میں آباد ہے۔ اس کا لڑکا شمیم احمد زرعی ترقیاتی بنک میں ملازم ہے۔ اس کا دوسرا لڑکا نور عالم ہے۔ محمد زکریا بورے والا میں آباد ہے اور بحرین میں کاروبار کرتا ہے۔ اس کے چار لڑکے مسمیان غلام مرتضیٰ' محمد طارق' محمد خالد اور محمد اعظم ہیں۔ حیدر علی ایڈووکیٹ ان کا داماد ہے۔ چراغ دین بھی اسی چک میں آباد ہے۔ اس کے لڑکے محمد سلیم' محمد عظیم' محمد وسیم اور محمد کلیم ہیں۔ محمد سلیم بحرین میں ہے۔

کلو کے دو پسران محمد ادریس اور محمد یونس ہیں۔ اسی چک میں آباد ہیں۔ محمد یونس کے محمد ناصر' محمد طاہر' محبوب احمد' شکیل احمد اور مسعود احمد ہیں۔ یہ تمام خاندان خوشحال ہے۔ محمد ادریس کے صابر علی' ساجد علی' کاشف علی اور ثاقب علی ہیں۔ مکمل شجرہ آخر میں ملاحظہ فرمائیں۔

اس گاؤں میں اللہ دیا کا مشہور خاندان تھا۔ ان کا پسر محمد ابراہیم برادری کا مشہور شخص تھا۔ ہجرت کے بعد وہ چک نمبر127 جنوبی میں آباد ہوئے اور نمبردار مقرر ہوئے۔ ان کے دو پسران محمد یعقوب اور عبدالستار ہیں۔ محمد یعقوب اکاؤنٹ کے عہدہ سے ریٹائر ہو کر فوت ہو چکے ہیں۔ ان کے تین پسران عبدالقیوم' عبدالوحید اور عبدالخالق ہیں۔ عبدالقیوم اور عبدالوحید کاروبار کرتے ہیں۔ عبدالخالق محکمہ انہار میں ایس ڈی او ہیں۔ عبدالقیوم کے محمد ندیم' محمد نعیم' محمد وسیم' محمد حسیب اور اسامہ قیوم ہیں۔ محمد نوید' محمد طارق اور محمد حسین عبدالوحید کے لڑکے ہیں۔ عبدالخالق کے حسن اور علی ہیں۔ یہ خاندان محلہ چندان والا جھنگ میں آباد ہے۔ عبدالستار چک نمبر 127 جنوبی کا نمبردار ہے اس کے پسران عمران' عرفان' ذیشان اور نعمان ہیں۔ محمد ابراہیم کا جملہ خاندان خوشحال اور بااثر ہے۔ اسی خاندان کے جناب حکیم الدین کوئٹہ میں آباد ہیں۔ اور محکمہ تعلیم بلوچستان سے بطور سپرنٹنڈنٹ ریٹائر ہوئے۔ ان کے پسر جناب محمود رضا پرنسپل بولان میڈیکل کالج رہے۔ ناک' کان اور گلہ کے ماہر ڈاکٹر ہیں۔ سیٹلائٹ ٹاؤن کوئٹہ میں رہائش پذیر ہیں۔ جناب حکیم الدین کے دوسرے فرزند الحاج محمد رضا چیف انجینئر انہار بلوچستان ہیں۔ ان کا تیسرا بیٹا جناب عباس رضا کینٹ

Marfat.com

روڈ کوئٹہ میں رہتے ہیں۔ چوتھا لڑکا امریکہ میں ہے۔ یہ انتہائی خوشحال خاندان اب بلوچستان میں ہی ضم ہو جائے گا اور سالہا سال کے بعد شاید خاندان کے افراد کو یاد بھی نہ رہے کہ ان کے اباؤ اجداد ننگہ جاگیرانبالہ کے ارائیں خاندان کے سپوت تھے۔

جناب محمد عرف محمدا کے خاندن کا مفصل شجرہ نسب حسب ذیل ہے۔

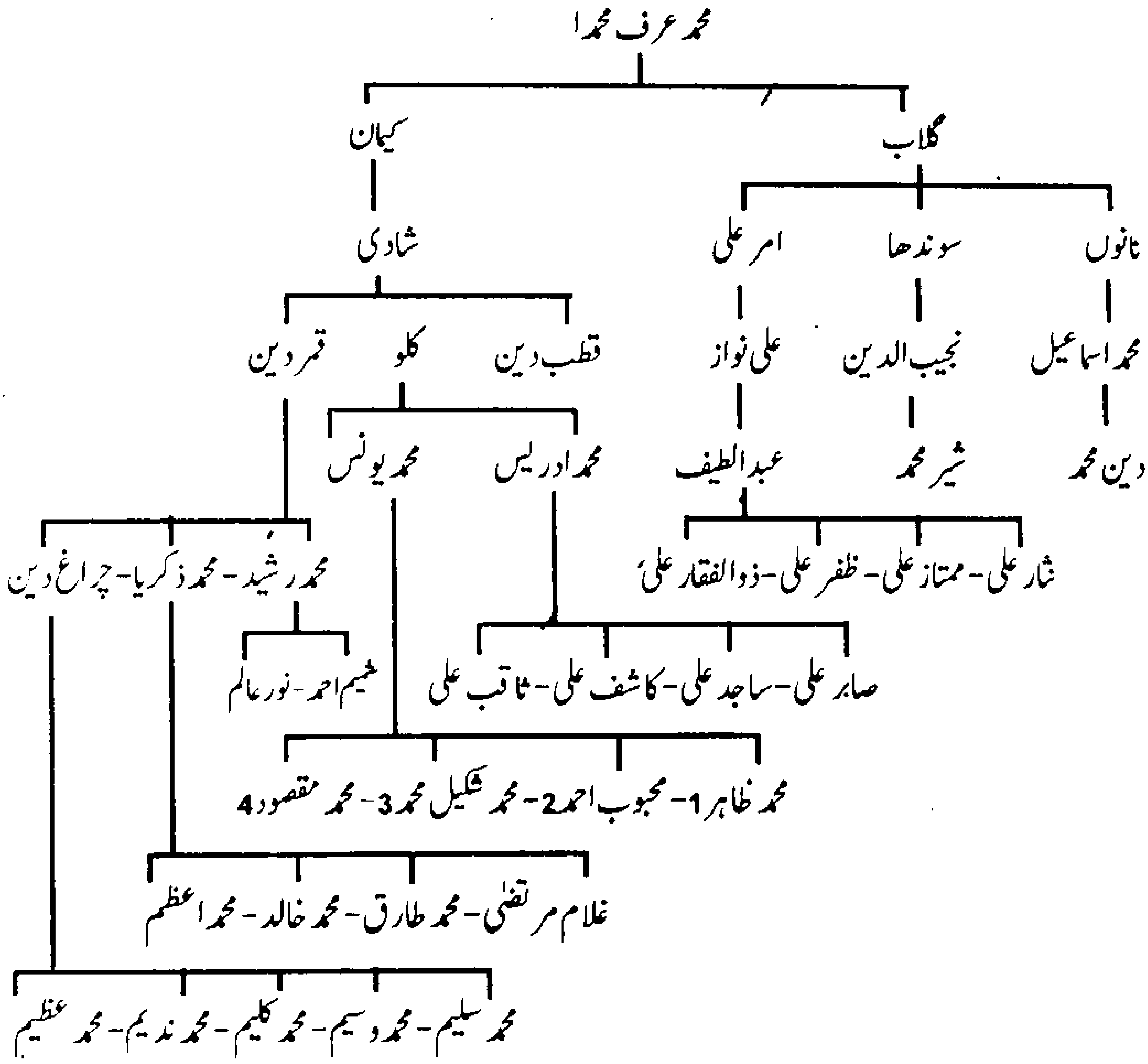

جناب اللہ بخش کا خاندان بھی اسی چک میں آباد ہے۔ اللہ بخش کے دو پسران تھے۔ محمد ابراہیم لاولد فوت ہوا۔ محمد اسماعیل کا محمد لطیف ہے جس کے لڑکے محمد اکرم، محمد عظیم، محمد سلیم، محمد تنویر اور محمد ندیم ہیں۔

28- نگلہ خالصہ

اس علاقہ میں نگلہ نام کے کئی گاؤں تھے لہٰذا ان کو دیگر مختلف الفاظ سے ممیّز کیا گیا تھا۔ اس گاؤں کو نگلہ خالصہ کے علاوہ "عورتوں کا نگلہ" بھی کہا جاتا تھا۔ مصدقہ روایت یہ تھی کہ ایک ناکام بارات کو اس گاؤں کی عورتوں نے نہ صرف گاؤں میں استقبال کیا بلکہ مردوں کی مخالفت کے باوجود ان کی کھانے پینے سے بھی تواضع کی جس کی بناء پر یہ گاؤں "بندونی (عورتوں)" کا نگلہ مشہور ہو گیا۔ ریونیو ریکارڈ میں اسی کا نام نگلہ خالصہ درج تھا۔ یہ موضع سثاری کے نزدیک واقع مخلوط آبادی کا گاؤں تھا۔

اس گاؤں میں سعد الدین کا مشہور خاندان تھا اس کے تین پسران ولایت علی، سلطان علی اور ولی محمد تھے۔ ولی محمد کی کوئی نرینہ اولاد نہیں۔

جناب ولایت علی کے دو لڑکے محمد شبیر اور حسنین الحسین عرف اللہ دیا ہیں۔ محمد شبیر کے محمد انور اپنے لڑکوں وسیم چشتی کے ہمراہ فروکہ میں آباد ہیں۔ اللہ دیا کے علی حسن اور محمد حسن ہیں۔ علی حسن کے لڑکے کاشف عمران اور آصف عمران ہیں جبکہ محمد حسن کے لڑکے شہزاد حسن، نوید حسین اور وقار حسن ہیں۔ سلطان علی کے لڑکے عبدالمجید اور جلال الدین ہیں۔ یہ خاندان فروکہ میں آباد ہے یہ خوشحال خاندان ہے۔

اسی گاؤں کے حاجی بشیر احمد ولد حاجی اللہ دیا دودھہ میں آباد ہیں ان کے بیٹے مشتاق احمد، اقبال احمد اور ریاض احمد گلشن کالونی لاہور میں ہیں۔ ان کے دو بیٹے گلزار اور مختار احمد سبزہ زار لاہور میں رہتے ہیں جبکہ ذوالفقار احمد دودھہ میں رہتا ہے۔ مشتاق احمد کے تین لڑکے عبدالباسط، عبدالسمیع اور عمر مشتاق ہیں۔ مختار احمد کے چار لڑکے کاشف مختار، احسن مختار، محسن مختار اور عاصم مختار ہیں۔ اقبال احمد کے خرم اقبال، زاہد اقبال، عثمان اقبال اور بلال اقبال ہیں۔ ریاض احمد کے عبدالوہاب، حمزہ ریاض اور طلحہ ریاض ہیں۔ گلزار احمد کا ایک ہی بیٹا عمیر احمد ہے۔ ذوالفقار احمد کے تین لڑکے سیف الرحمان، ضیاء الرحمان اور وقاص الرحمان ہیں یہ ملازمت پیشہ خوشحال خاندان ہے۔

جناب نوازش علی کا خاندان واسو میں آباد ہے۔ اس کے دو پسران محمد صدیق اور محمد منظور ہیں۔ محمد منظور کی نرینہ اولاد نہ ہے۔ محمد صدیق کے دو لڑکے محمد فرحان اور محمد رمضان ہیں۔ محمد رمضان کا کوئی لڑکا نہ ہے۔ محمد فرحان کے محمد ادریس محمد کاشف اور محمد عثمان ہیں۔

جناب ارجمند اور امر علی کا خاندان کوٹ ادو میں آباد ہے۔ ارجمند کا پسر لیاقت علی ہے۔ جس کے چار لڑکے مسمیان غلام شبیر' محمد طاہر' اصغر علی اور اختر علی ہیں۔ امر علی کے دو پسران' عالم دین اور محمد حسن ہیں۔ عالم دین کے دو لڑکے بشیر احمد اور صغیر احمد ہیں۔ بشیر احمد کے سجاد احمد' تاج دین' توقیر احمد اور شہاب دین ہیں۔ صغیر احمد کے چار لڑکے منیر وغیرہ ہیں۔ محمد حسن کے تین پسران امیر حسین' علی حسن اور محمد رفیق ہیں۔ امیر حسین کے دو لڑکے حامد اور ثاقب ہیں۔ علی حسن کے محمد عمران اور محمد رضوان ہیں۔ جناب شادی خان کے دو پسران محمد رفیع اور محمد شفیع ہیں۔ یہ خاندان کوٹ ادو میں آباد ہے۔ محمد رفیع کے محمد فاروق اور محمد شفیع کے تین لڑکے ہیں۔

جناب قطب دین کا خاندان کوٹ ارائیاں میں آباد ہے۔ ان کا پسر رحم دین ہے جس کے تین لڑکے مسمیان ناصر علی' منظور جاوید اور رحمت علی ہیں۔ ناصر علی فیصل آباد میں ہے۔ منظور احمد کے شکیب انجم اور ارسلان ہیں۔ رحمت علی کراچی میں ہے اس کے لڑکے مسمیان آفتاب' جنید اور جلال ہیں۔

نارائن گڑھ

اس کو نرائن گڑھ بولا و لکھا جاتا تھا۔ اس تحصیل کا بیشتر حصہ ہمالہ کے دامن میں واقع تھا۔ ندی نالوں کی بہتات تھی اور بارش کی بہتات کی وجہ سے سرسبز و شاداب علاقہ تھا۔

اس تحصیل میں 214 گاؤں تھے۔ 18 میں آرائیں آباد تھے۔ ہندو سکھوں کی اکثریت تھی۔ ریاست ناہن (سمور) اور ریاست کلیسہ اس سے ملحقہ ہندو ریاستیں تھیں۔

1947ء میں پاکستان بننے کے بعد ہندو سکھوں نے مسلمانوں پر حملے شروع کر دیئے۔

Marfat.com

ستمبر' اکتوبر میں منظم جتھوں کی شکل میں مسلمانوں کے گاؤں پر سکھ ریاستوں کے فوجیوں کی مدد سے حملے کئے گئے۔ ان حملوں میں ارائیوں کے کئی گاؤں میں زبردست تباہی ہوئی۔ کئی خاندانوں کا نام و نشان مٹ گیا۔

(1) ارائیاں والا

اس نام کا ایک گاؤں ریاست کلیسہ کی تحصیل جھجھر دلی میں بھی واقع تھا۔ تحصیل نرائن گڑھ کی فہرست مواضعات میں یہ گاؤں نمبر شمار (1) پر درج ہے جبکہ جھجھر دلی کی فہرست میں اسی نام کا گاؤں نمبر شمار (6) ذرج ہے۔ اس لئے دونوں کو علیحدہ تحریر کیا گیا ہے یہ مشہور گاؤں تھا۔

اس گاؤں کے جناب نجیب الدین ولد اللہ بخش کا خاندان چک نمبر37 میں آباد ہے۔ ان کے تین پسران محمد منظور' حکم دین اور علی حسن کی کوئی نرینہ اولاد نہ ہے۔ لیاقت علی ولد نجیب دین کا پسر عبدالحمید ہے۔ ان کے پانچویں پسر شوکت علی کے محمد اکرم' محمد سرور اور محمد اشرف ہیں۔ محمد اکرم علی کا مظہر حسین ہے۔ جبکہ محمد سرور کے محمد مدثر اور محمد مبشر ہیں۔

جناب رحمت علی ولد حاکم علی کے پسران قاسم علی اور شناخت علی مانگٹ میں آباد ہیں۔ دین محمد اور اس کا بیٹا ذوالفقار علی ڈیرہ ڈوگل میں رہتا ہے۔

جناب محمد یوسف کا خاندان چک نمبر37 میں آباد ہے اس کے دو پسران محمد امجد اور محمد محمود ہیں۔ محمد امجد کے محمد ندیم اور محمد سلیم ہیں۔ محمد امجد اٹلی میں ہے۔ محمد محمود کے محمد طارق اور محمد عدیل ہیں۔

جناب محمد عبداللہ کے دو پسران ہیں۔ محمد شریف اور عبدالحکیم' محمد شریف کا محمد مصطفیٰ ہے جو اپنے بیٹوں مسمیان رومان حیدر ذیشان حیدر' کامران حیدر' فرقان حیدر اور عبدالواہاب کے ہمراہ قادر آباد میں مقیم ہے جبکہ عبدالحکیم کراچی رہتا ہے۔

امبلی

یہ مخلوط آبادی کا گاؤں تھا۔ اس میں ہندو مسلمان آباد تھے۔ مسلمان صرف ارائیں تھے۔

اس گاؤں میں محمد کا خاندان مشہور اور بااثر تھا۔ شیر محمد کے تین پسران محمد' قادر اور قائما تھے قادر لاولا فوت ہوگیا قائما کا دارا اور اس کا پسر عزیز الدین لاولد گیا۔ جناب محمد کے تین پسران مسمیان محمد حسین' امیر علی اور حاکم علی تھے۔ محمد حسین اور امیر علی لاولہ فوت ہونے کی وجہ سے تمام جائیداد کا مالک حاکم علی ہوگیا اور وہ گاؤں کا خوشحال اور مشہور شخص ہوگیا وہ انتہائی ملنسار اور محنتی انسان تھا اس کا شجرہ نسب ذیل ہے۔

حاکم علی

سعادت علی عرف سعد الدین

شمس الدین — غلام محی الدین — نعمت علی

محمد الیاس - محمد سرور - محمد عباس

محبوب علی - سیف علی

اعجاز محی الدین - ریاض محی الدین - فیاض محی الدین - امتیاز محی الدین - ضیاء محی الدین

یہ خاندان بدو کی چیمہ میں آباد ہے۔ متدین اور خوشحال و بااثر خاندان ہے تقریباً تمام نے حج کی سعادت حاصل کی ہے۔ حاجی غلام محی الدین کونسلر رہے ہیں اور حاجی شمس الدین نمبردار ہے محمد الیاس بحرین میں ملازمت کرتا ہے محمد سرور اسلام آباد میں زرعی ریسرچ ڈیپارٹمنٹ میں ملازم ہے۔ حاجی محبوب علی مدینہ منورہ میں ملازم ہے۔ حاجی ریاض بھی سعودیہ میں ملازم ہے جبکہ امتیاز نشاط ٹیکسٹائل ملز شیخوپورہ میں اکاؤنٹ افسر ہے۔ یہ تمام خاندن تعلیم یافتہ ہے۔

اس گاؤں کے دیگر نمایاں خاندان چوہدری عیدو پٹھان والی ضلع سیالکوٹ عبدل قلعہ غلر سنگھ جیموں نور پیرا شادی اور قطب الدین نور پور سران گجرات میں رہائش پذیر ہیں۔

چوہدری شیر محمد شاہ سکندر میں ولی محمد اور محمد صدیق درویش کی ضلع گوجرانوالہ میں رہتے ہیں۔

بہادر علی کے دو پسران سراج دین اور قطب دین تھے جناب سراج دین کا لڑکا نصیر دین چک 89 شمالی سرگودھا میں آباد ہے۔ جناب قطب دین کے دو لڑکے بشیر احمد اور نور محمد ہیں۔ بشیر احمد اپنے بیٹوں محمد حامد رضا' محمد ندیم رضا' محمد نعیم رضا اور تنویر رضا کے ہمراہ اولڈ سول لائن سرگودھا میں رہتا ہے۔ اور محمد اپنے بیٹوں محمد خالد رضا' محمد محمود رضا' عبدالقیوم' محمد فاروق اور محمد نسیم کے ساتھ فردکہ ضلع سرگودھا میں رہتا ہے۔

(3) بیل والا

سکھوں نے اس گاؤں کو اپنے بیلے میں آباد کیا۔ چونکہ یہ گاؤں جنگل (بیلہ) کو صاف کرکے آباد کیا گیا تھا۔ اس لئے اس کو بیلے والا اور بعد ازاں بیل والا کہا جانے لگا اس کو موضوع گدولی بھجا کہتے تھے۔ ریکارڈ مال میں گدولی ہے جناب ولی محمد اور نوازش علی اس گاؤں کے اہم افراد تھے دونوں نیک' صاحب کردار' باعزت' خوشحال تھے ولی محمد کے بیٹے مبارک علی' اصغر علی' شیر احمد اور منظور علی ہیں۔ مبارک علی کے پسران محمد ایوب اور محمد یعقوب ہیں محمد ایوب ریلوے میں ملازم ہیں۔ یہ خاندان لاہور میں آباد ہے علی شیر و وزیر پسران نوازش علی مٹھالک سرگودھا میں ہے۔

جناب محمد حنیف' محمد رفیق اور علی نواز پسران قمرالدین ارائیاں والے اور عبدالعزیز اندھیان والے جہلم میں آباد ہیں۔ سراج الدین ولد امر علی چک نمبر27 جنوبی سرگودھا میں ہیں۔

جناب قاسم علی کے پسران سعد الدین جھلاد دوانان' دے کا پتا کلی بھان گناعور' محمود ولد اللہ دیا بدھوپور' محمد یونس ولد ولی محمد گوجرانوالہ اور احسان محمد ولد عبداللہ موضع منیلون ضلع گوجرانوالہ میں رہائش پذیر ہیں۔ عبدالعزیز ولد نانو اور اس کے پسران ذاکر علی' محمد رفیق' علی پور چٹھا ضلع گوجرانوالہ اور تیسرا پسر میرپور خاص سندھ میں مقیم ہیں۔

Marfat.com

جناب بنو کا پوتا فرزند علی کبیر والا اور کرم الدین جہلم میں رہتے ہیں۔ محمد صدیق ولد قادر بخش اور علی شیر ولد عبدالعزیز ولد حسن محمد منڈی بہاؤالدین اور حسن محمد کا دوسرا لڑکا وزیر خان پور کٹورہ میں قیام پذیر ہیں۔

(4) بیر کھیڑی

بعض احباب نے تحریر کیا ہے کہ یہ گاؤں تحصیل جگادھری میں واقع تھا تاہم تحصیل جگادھری کے مواضعات میں اس نام کا کوئی گاؤں نہ ہے۔ تحصیل نرائن گڑھ کے مواضعات کی فہرست میں نمبرشمار 38 پر اس نام کا گاؤں درج ہے اس لئے اس کو اس تحصیل میں تحریر کیا گیا ہے۔ اس گاؤں کی معزز شخصیت محمد شریف ولد اللہ دتہ ولد حسینا شاہ سکڈر ضلع سرگودھا میں آباد ہیں ان کے دو پسران عبدالغفور شاہد اور عبدالرشید ہیں یہ انتہائی خوشحال تعلیم یافتہ خاندان ہے۔ عبدالغفور بی ایس سی انجینئرنگ ہے۔

اس گاؤں کے جناب حکم دین اور زین محمد لیاقت کالونی سرگودھا میں آباد ہیں۔

جناب قادر بخش کا خاندان قادر آباد میں ہے۔ محمد اسماعیل ولد قادر بخش کا پسر شبیر حسین ہے جس کے تین پسران مسمیان محسن علی' عاصم علی اور محمد شکیل ہیں۔

جناب محمد اسماعیل کا خاندان بھی قادر آباد میں رہتا ہے۔ اس کے تین پسران ہیں۔ محمد شریف لاہور میں ہے محمد نذیر کے پانچ لڑکے مسمیان قیصر محمود' شاہد محمود' عامر محمود' ارشد محمود اور راشد محمود ہیں۔ محمد ادریس کے دو بیٹے وحید ادریس اور نوید ادریس ہیں۔

جناب نبی بخش کا خاندان بھی قادر آباد میں ہے اس کا پسر فیض احمد ہے جس کے غلام مصطفیٰ' غلام مرتضیٰ' محمد حنیف' شفیق الرحمان اور محمد شکیل ہیں۔ اس گاؤں کے جناب برکت علی کے دو پسران محمد یاسین اور محمد اسماعیل ہیں۔ محمد یاسین اپنے پسران سلیم اختر' محمد اسلم' شاہد ندیم اور وسیم علی کے ہمراہ قادر آباد میں [illegible] پذیر ہے۔ جبکہ محمد اسماعیل لاہور میں ہے۔

اس گاؤں میں جناب امیر علی کا مشہور خاندان تھا اس کے پسر محمد ابراہیم کے تین

بیٹے مسمیان اللہ دیا' محمد حنیف اور عبدالطیف ہیں اللہ دیا کے محمد سلیم محمد' محمد سعید اور محمد نسیم ہیں۔ یہ خاندان 143 شالیمار لنک مغلپورہ میں رہتا ہے۔ محمد حنیف کے لڑکے عبدالغنی' محمد منیر' محمد بشیراور محمد اشفاق مکان 3070 شاہ عالمی میں رہائش پذیر ہے۔ عبدالطیف اپنے پسران مسمیان محمد ناظم' محمد کاشف اور محمد اعظم کے ہمراہ مکان نمبر1' گلی نمبر19 محمد پورہ باغبانپورہ میں آباد ہے۔

(5) موضع بکالہ

یہ گاؤں موضع حویلی سے ملحقہ تھا۔ یہ مخلوط آبادی کا گاؤں تھا۔ اس میں دو نمبردار اس برادری سے تھے جبکہ ایک نمبردار راجپوت تھا۔

اس گاؤں میں جناب ماڑے کا گھر مشہور تھا اس کے بیٹے کا نام اللہ بخش اور ان کے پسر کا نام کریم الدین ہے جس کے لڑکے کا نام واجد علی ہے یہ خاندانی موضع بھکی کے نوادا ضلع نارووال میں آباد ہے۔ اس گاؤں کے دیگر معززین جناب فیض محمد ولد عبدالکریم وحدت کالونی گلی نمبر2' مکان نمبر560/D گوجرانوالہ شہر' جناب ہاشم علی ولد اللہ بخش موضع ٹھاکر دوارہ داخلی مرادیاں ضلع حافظ آباد اور جناب عبدالغفور ولد مرالدین موضع گھوڑیوالہ تحصیل ڈسکہ میں رہائش پذیر ہیں۔

جناب امام بخش کے دو پسران عزیز دین اور سراج دین تھے۔ عزیز دین کے پسران دین محمد' منظور علی اور محمد صدیق لاولا فوت ہو چکے ہیں۔ سراج دین کے محمد حنیف اپنے لڑکوں مسمیان محمد شہید اور زاہد اقبال کے ہمراہ چک 48 سرگودھا میں جبکہ ان کا دوسرا لڑکا محمد جمیل موضع نویل تحصیل گوجر خان میں رہتا ہے۔ اس کے پسران جاوید اختر اور محمد نعیم وغیرہ ہیں۔

جناب محمد شہزاد ولد علی بخش کے تین پسران محمد بشیر' نذیر احمد اور محمد شبیر ہیں۔ محمد بشیر فوت ہو چکا ہے اس کا لڑکا حافظ محمد سعید لیکچرر اور زاہد محمود ڈپنسر ہے نذیر احمد ریلوے سے ریٹائر ہوئے ہیں ان کے لڑکے شفیق احمد ملازم واپڈا' عتیق احمد اور لیئق احمد ہیں۔ محمد شبیر کا

Marfat.com

لڑکا محمد خالد ہے یہ خاندان چک نمبر48 میں رہتا ہے۔

جناب عبدالرحیم ولد شادی کے دو لڑکے اصغر علی اور احسان الحق ہیں۔ اصغر علی ریلوے سے ریٹائر ہوئے ہیں جبکہ احسان الحق فیڈرل پبلک سکول سرگودھا میں اکاؤنٹنٹ ہیں۔

جناب رحمت اللہ کے دو پسران محمد صدیق اور علم دین تھے۔ محمد صدیق فوت ہو چکا ہے اس کا لڑکا حاجی نور محمد ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول سلانوالی ہے۔ دوسرا لڑکا محمد سرور سکول ٹیچر ہے۔ ان کا تیسرا لڑکا شوکت علی لیکچرر ہے اور لیاقت علی نعیم ایم بی بی ایس ڈویژنل ہیڈ کوارٹر ہسپتال میں ڈاکٹر ہے۔ یہ خاندان بھی چک 48 کا رہائشی ہے۔

جناب عبدالمجید کے پسران شیر محمد' شمس الدین' محمد یاسین اور محمد یامین بھیکی کے نواحے ضلع نارووال میں رہتے ہیں۔

(6) پہاڑی پور

موصولہ مراسلہ میں اس کو تحصیل انبالہ میں تحریر کیا گیا ہے لیکن اس تحصیل کے مواضعات کی فہرست میں اس نام کا کوئی گاؤں نہ ہے۔ تحصیل نرائن گڑھ کے گاؤں کی فہرست کے نمبر شمار51 پر پہاڑی پور درج ہے۔ اس لئے اس کو تحصیل نرائن گڑھ میں تحریر کیا گیا ہے۔

اس گاؤں میں حکم الدین نمبردار کا مشہور خاندان تھا۔ اس چار پسران اللہ کرم' محمود' محمد انور اور محمد سرور ہیں۔ اللہ کرم کے دو لڑکے مظہر حسین اور عزیز حسین ہیں۔ محمود کا مدثر اور محمد انور کا راشد محمود ہے۔ یہ خاندان پھالیہ میں آباد ہے۔

(7) حویلی

یہ ارائین برادری کا بڑا اہم اور مشہور گاؤں تھا۔ یہ ساڈھورہ سے تین میل نرائن گڑھ سے پانچ میل اور انبالہ سے بیس میل کے فاصلہ پر برلب سڑک از برارہ تا ناہن

Marfat.com

(سمور) پر آباد تھا۔ سکھوں کے ابتدائی دور میں مختلف علاقوں سے برادری کے لوگ یہاں آباد ہوئے۔ امرتسر کے سکھوں نے اس کو آباد کیا اور خود اس کے مالک بن گئے انگریزوں کے ابتدائی دور میں عارضی اور بعد ازاں مستقل بندوبست میں ارائیں مالک بنا دیئے گئے۔

اس جگہ پہلے سے ایک برہمن سادھو کی غیر آباد حویلی (پختہ مکان) تھی جس کی وجہ سے اس کا نام حویلی پڑ گیا۔ یہاں پہلے پرائمری سکول بعد ازاں مڈل سکول تھا جس کی وجہ سے اس کے اکثر باشندے خواندہ تھے۔ زمین انتہائی زرخیز تھی اس لئے لوگ خوشحال تھے۔

مجھے افسوس ہے کہ اس کا مشترکہ شجرہ حاصل نہ کرسکا ہوں اس میں کئی نامور خاندان تھے۔ جناب محمد ذاکر کا خاندان اس برادری کا مشہور خاندان تھا ان کے مورث اعلی عبداللطیف موضع بازید پور تحصیل انبالہ سے آکر یہاں آباد ہوئے تھے ان کا بیٹا کالا سکھوں کا مقدم رہا ہے اس کے پانچ پسران مسمیان کریم بخش' محمد بخش عرف محمدی' عظیم بخش' امین اور قادر بخش تھے۔ کالا کے بعد کریم بخش مقدم ہوا۔ تاہم انگریزی دور میں مقدم کا عہدہ ختم کرکے نمبردار کا منصب قائم ہوا اور کریم بخش کا پسر شادی نمبردار بنا۔ جو بعد میں ممبر ڈسٹرکٹ بورڈ ہوا۔ آپ بہت ہی باا ثر شخصیت کے مالک تھے۔ وہ 1893ء میں فوت ہوا اس کا واحد پسر عبدالعزیز تھا جس نے مڈل تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد پٹوار کا امتحان پاس کر کے کچھ عرصہ ملازمت کی لیکن چند سالوں کے بعد ہی ملازمت چھوڑ دی۔ وہ 1902ء میں فوت ہوا۔ اس کے دو لڑکے جناب محمد ذاکر اور رکن الدین تھے۔ محمد ذاکر نے انگلو ورنیکلر مڈل تک تعلیم حاصل کی اور رکن الدین نے پرائمری تک۔ اس زمانے میں دو قسم کے مڈل سکول تھے۔ بعض سکول میں صرف اردو اور بعض میں اردو انگریزی پڑھائی جاتی تھی۔ انگریزی پڑھانے والے سکولوں کو اینگلو ورنیکلر (اردو انگریزی) سکول کہا جاتا تھا۔ رکن الدین نے تجارت سنبھال لی اور پاکستان آکر بھی اسی پیشہ سے وابستہ ہوگئے ان کا خاندان خوب مالدار رہا ہے۔ محمد ذاکر نمبردار' سفید پوش' ڈائریکٹر سنٹرل کواپریٹیو بنک انبالہ۔ ڈائریکٹر مارگیج بنک اور ممبر ڈسٹرکٹ بورڈ انبالہ رہا ہے۔ آپ ہجرت کرکے چک نمبر 48 شمالی سرگودھا میں آباد ہوئے اور نمبردار ہوئے طویل عمر پائی اور چند سال قبل فوت ہوئے۔ ان کے تین

Marfat.com

پسران ہیں۔ بڑا لڑکا محمد رفیق بطور اسٹیشن ماسٹر ریٹائر ہوکر کر سول لائن سرگودھا میں آباد ہے۔ دوسرا پسر مہربان علی بی کام' ایل یل بی ڈپٹی کنٹرولر ایکسچینج سٹیٹ بنک تھے ان کی اولاد کراچی میں آباد ہے۔ تیسرے فرزند ڈاکٹر محمد حنیف نے پی ایچ ڈی کی ڈگری انجینئرنگ میں حاصل کی اور واپڈا میں ایس ای کے عہدہ پر فائز رہے لیکن بعد ازاں انجنیئرنگ کالج ریاض سعودی عرب میں بطور پروفیسر ملازم ہوگئے اور کراچی میں آباد ہیں۔ ان کے پسران ڈاکٹر سہیل حنیف' نوید حنیف' ڈاکٹر ندیم' ڈاکٹر فرحان اور ڈاکٹر مزمل ہیں۔

پٹواریوں کا خاندان بھی اس گاؤں میں متمول اور اہم گھرانہ تھا۔ جناب خیراتی کا پسر اللہ بخش تھا اور ان کا بیٹا عبداللہ برادری کے ہر دلعزیز اور مشہور فرد تھے۔ گاؤں کی پنچائت کے معزز ممبر تھے۔ رفاہی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے وہ 1940ء میں فوت ہوئے ان کا پسر ماسٹر نور احمد نے باپ کے نقش قدم پر چل کر مشہور ہوئے۔ ہجرت کے بعد یہ خاندان دودہ تحصیل بھلوال میں آباد ہوئے۔ جناب ماسٹر نور احمد مڈل کرنے کے بعد جے وی کیا اور مڈل سکول دودہ میں ملازمت کرکے 1971ء میں ریٹائر ہوئے ان دو پسران جناب رحمت علی اور کفالت علی ہیں۔ کفالت علی کے چار لڑکے مسمیان مسمیان محمد علی' احمد علی' حامد لی اور شاہد علی ہیں۔

جناب لیاقت علی ولد فتح محمد ولد اللہ بخش اس گاؤں کی مشہور شخصیت ہیں۔ چک نمبر48 شمالی میں آباد ہیں اور اپنی کالونی موسومہ لیاقت کالونی سرگودھا کے مالک ہیں ان کے پسران مسمیان اختر علی ناز نیاز علی اور انتظار علی ہیں یہ بہت ہی خوشحال گھرانہ ہے۔ اختر علی ناز کنٹونمنٹ سرگودھا کے وائس چیئرمین رہ چکے ہیں۔ لیاقت علی کا بھائی احسان محمد ہے اس کے دو پسران عبدالستار اور محمد وقار ہیں۔

جناب صلاح الدین ولد احمد علی ممبر یونین کونسل رہے اور استقلال کالونی سرگودھا میں دکاندان ہیں۔ اس گاؤں کی اکثریت موضع دودہ ڈاکخانہ خاص تحصیل بھوال ضلع سرگودھا میں آباد ہے۔ جن سے بعض کے اسمائے گرامی حسب ذیل ہیں۔

جناب یامین ولد رستم علی' محمد صدیق ولد برکت علی' محمد یوسف ولد نذیر علی' محمد

Marfat.com

صدیق ولد عبدالعزیز' محمد رشید ولد ارجو' جشمت علی ولد عبدالعزیز' احسان محمد ولد عبدالغنی' عبدالحمید ولد امیرالدین' کرم بخش ولد حسنا' عبدالعزیز ولد حسینا' نذیر حسین ولد قمرالدین' سراج دین ولد کلو' محمد حسن ولد عبدالرزاق' علی نواز ولد فتح۔

جناب حبیب الرحمن کے تین پسران خلیل الرحمن' جمیل الرحمن اور الطاف الرحمن ہیں۔ الطاف الرحمن لاولد فوت ہو چکے ہیں۔ خلیل الرحمان کے تین بیٹے عتیق الرحان' انیس الرحمان اور احسان الرحمان ہیں۔ عتیق الرحمان کے لڑکے حنیف الرحمان' محمد خالد اور محمد زاہد ہیں۔ انیس الرحمان کے چار لڑکے سعید الرحمان' محمد طاہر محمد عاطف انیس اور محمد کاشف انیس ہیں۔ احسان الرحمن کے دو لڑکے محمد عامر اور محمد آصف ہیں۔ جمیل الرحمن کا لڑکا حفیظ الرحمان ہے۔ یہ نمایاں طور پر خوشحال خاندان چک نمبر48 شمالی میں آباد ہے۔

جناب محمد اکبر ولد غلام رسول کے دو پسران ناظم علی اور ناظر علی ہیں۔ ناظم علی کے لڑکے کاظم علی سکول ٹیچر' عاصم علی' ساجد علی' راشد علی اور آصف علی ہیں۔ ناظر علی الائیڈ بنک میں سیکنڈ افسر ہیں اور ان کے دو لڑکے نعیم ناظر و نسیم ناظر ہیں۔ یہ خاندان بھی چک 48 میں آباد ہے۔

جناب فتح محمد کا پسر شوکت علی ہے۔ جس کے دو لڑکے عبدالواحد اور شاہد اختر ہیں۔ یہ خاندان لاہور میں رہتا ہے۔ عبدالواحد کے طاہر محمود' عابد اقبال' طارق محمود اور خالد محمود ہیں۔

محمد صدیق ولد اللہ دیا' یاسین ولد نجیب الدین' نثار احمد ولد محمد رشید' سراج دین ولد بنو' محمد تاثیر ولد جان محمد' میر حسن ولد قمردین' شان محمد ولد اسماعیل' علم لدین ولد قاسم علی' محمد یوسف ولد عزیز دین' بشیر ولد ابراہیم' قمردین' محمد بشیر پسران عبداللہ' سراج ولد شادی کنور علی ولد شادی محمد اسماعیل ولد عبدالکریم' محمد بشیر ولد عبدالعزیز' قطب الدین ولد قمردین' رحمت علی ولد قاسم علی' فرزند علی وجانی اور عبدالغنی ولد اللہ دیا' اللہ کرم ولد سراج دین اور عصمت اللہ ولد عبدالعزیز۔

اسی گاؤں کے جناب محمد صدیق ولد حکم دین موضع نثالہ' علم الدین ولد غلام نبی

Marfat.com

موضع جنیا آباد اور محمد صدیق ولد قاسم علی صابو کی ضلع گوجرانوالہ میں آباد ہیں۔

جناب انور علی ولد مولا بخش کا پسر برکت علی تھا۔ جس کے چار پسران محمد ابراہیم' قدرت علی' نذیر حسین اور قطب الدین ہیں۔ محمد ابراہیم ہندوستان میں ہی فوت ہو گیا تھا۔ اس کا لڑکا محمد بشیر دودھا ضلع سرگودھا میں ہے اس کا دوسرا لڑکا نھو لاولد فوت ہو چکا ہے۔ قدرت علی کا لڑکا مظفر علی باٹا میں ملازم ہے۔ اور باٹا پور لاہور میں رہتا ہے۔ نذیر حسین کے دو لڑکے عبدالستار اور عبدالغفار ہیں۔ عبدالستا پی ٹی دی میں انجینئر ہے اور ساہیوال میں رہائش ہے۔ عبدالغفار ڈاکٹر ہے اور دوبئی میں ملازم ہے۔ قطب الدین کے دو لڑکے ہیں۔ عبدالرشید باٹا میں غلام ہے اور عبداللطیف دودھا میں رہتا ہے۔

جناب محمد یامین ولد محمد قاسم ولد اللہ بخش اس گاؤں کا نمبردار تھا۔ یہ خاندان چک نمبر48 شمالی اور سٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا میں آباد ہے۔ محمد قاسم کے پانچ پسران مسمیان یونس علی' واجد علی' منظور علی' محمد یامین اور امجد علی ہیں۔ محمد یونس کے دو لڑکوں میں سے محمد نسیم ایئرفورس سے ریٹائر ہو کر کاروبار کرتے ہیں اور چک 48 میں رہتے ہیں۔ واجد علی کے لڑکے غلام مصطفیٰ اور غلام مرتضیٰ ایئرفورس میں ملازم ہیں جبکہ محمد سلیم کاروبار کرتا ہے۔ منظور علی کا لڑکا محمد یاسین چنیوٹ میں واپڈا میں ملازم ہے۔ منظور علی خود باٹا میں ملازم ہے۔ محمد یامین کے دو لڑکے ریاست علی اور شوکت علی ہیں۔ ریاست علی کا ایک لڑکا عبدالرؤف ایم ایس سی اسلام آباد میں لیکچرار ہے اور ایف دس میں رہتا ہے۔ دوسرا عامر شہزاد ہے۔ شوکت علی کا لڑکا عامر شہزاد کاروبار کرتا ہے۔ امجد علی کا لڑکا محمد سعید واپڈا میں اور محمد اظہر ایئرفورس میں ملازم ہے۔ جبکہ محمد طاہر کاروبار کرتا ہے۔ یہ خاندان چک 48 میں رہتا ہے۔

(8) خان پور لبانہ

یہ گاؤں پنج لاسہ کے قریب تھا۔ مولا بخش اور ولی محمد کا خاندان مشہور تھا۔ دونوں حقیقی تھے اور خوش حال تھے۔ مولا بخش کا پسر امیر حسن تھا۔ امیر حسن کا پسر شرافت علی ہے۔ امیر حسن 1962ء میں اللہ تعالیٰ کو پیارے ہو گئے۔ ہجرت کے بعد یہ خاندان موضع وزیر کے

Marfat.com

ضلع گوجرانوالہ میں آباد ہوا۔ اس خاندان کے جناب مہدی حسن ولد ولی محمد اور عبدالستار چک نمبر131 جنوبی ضلع سرگودھا میں رہائش پذیر ہیں۔ شرافت علی کے دو ماموں جناب نواب علی اور الطاف حسین سابقہ سکونتی بھیل چھیر بھی موضع وزیر کے میں آباد ہیں۔

جناب جمال دین نمبردار کا خاندان بھی مشہور تھا۔ یہ متمول خاندان تھا اور اب جیتا تحصیل و ضلع شیخوپورہ میں رہائش پذیر ہے۔ اس گاؤں کے دیگر معززین جناب محمد بشیر ولد ولی محمد بھیرہ عنایت علی ولد ہدایت علی محلہ چوہدری والا ساہیوال علی شیر ولد فیض محمد نوری دروازہ سرگودھا شہر' محمد شفیع ولد امیر علی کوٹ رادھاکشن ضلع لاہور اور عبدالعزیز ولد نوازش علی چک بھٹیاں ضلع حافظ آباد میں رہتے ہیں۔ جمال دین نمبردار فوت ہو چکا ہے۔ اس کا پسر علی حسن ہے جس کا لڑکا خالد محمود ہے جس کے دو پسران شعیب خالد اور عبداللہ ہیں۔ علی حسن جناح پارک شیخورہ میں رہائش پذیر ہے۔

Marfat.com

(9) رسول پور

یہ گاؤں ساڈھورہ سے چار میل کے فاصلہ پہ نارائن گڑھ والی سڑک پر تھا۔ حویلی' بکالہ اس کے نزدیک تھے۔ اس گاؤں کے کرم بخش کے خاندان کا شجرہ اس طرح ہے۔

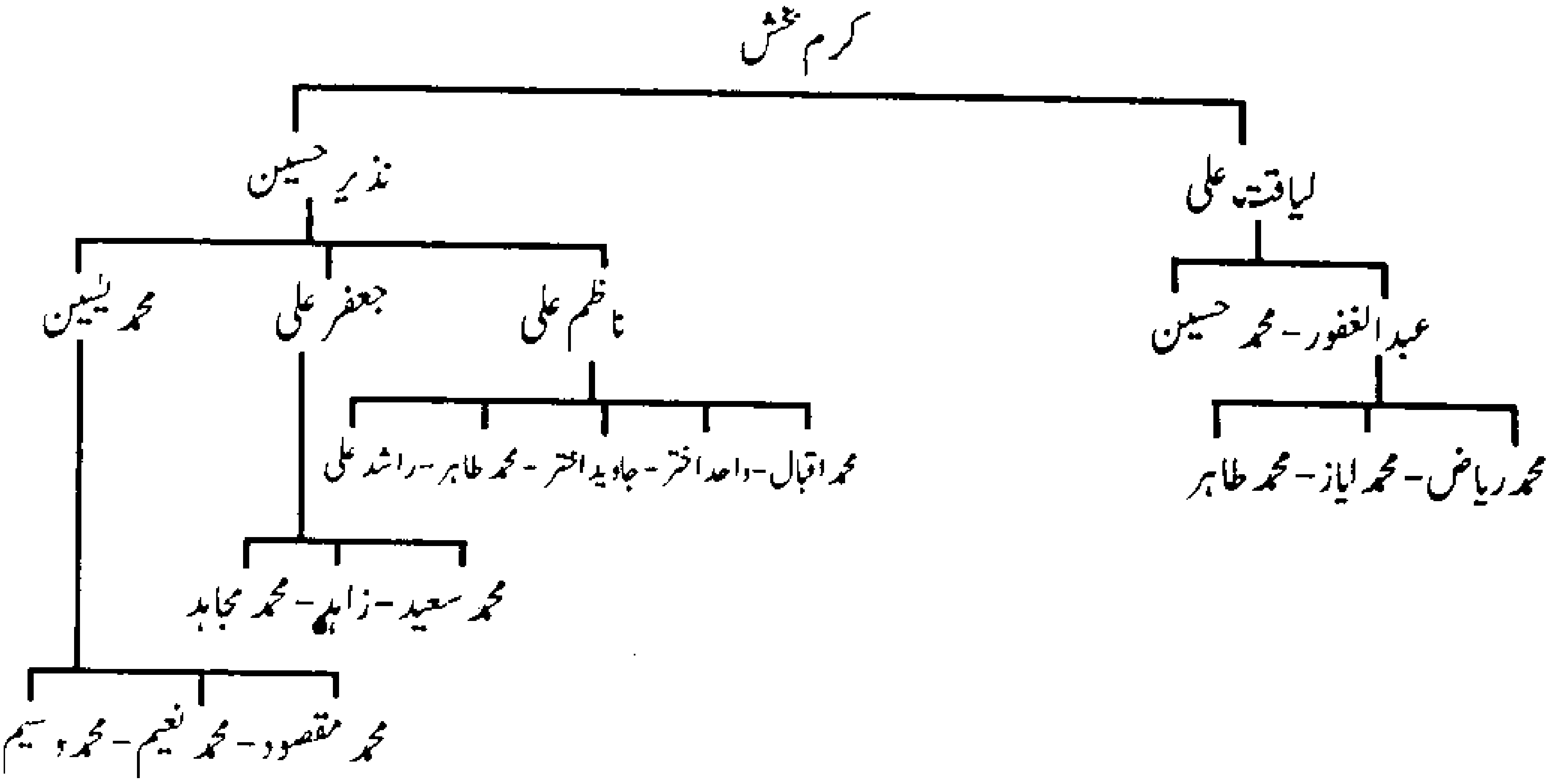

جناب عبدالغفور 723-پی سٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا میں رہتا ہے ان کا لڑکا محمد ریاض امریکہ میں ہے۔ محمد ایاز اور محمد طاہر واپڈا میں ملازم ہیں۔ جناب ناظم علی اور اس کے پسران چک نمبر48 شمال میں رہتے ہیں۔ واحد اختر سبزی منڈی لاہور میں کاروبار کرتا ہے۔ محمد اقبال' جاوید اختر اور طاہر ملازمت کرتے ہیں۔ جناب جعفر علی کا لڑکا محمد سعید فوج میں ملازم ہے۔ جناب محمد یاسین کا لڑکا محکمہ تعلیم میں کلرک ہے۔

جناب عبداللہ ولد مولا بخش کا شجرہ حسب ذیل ہے۔

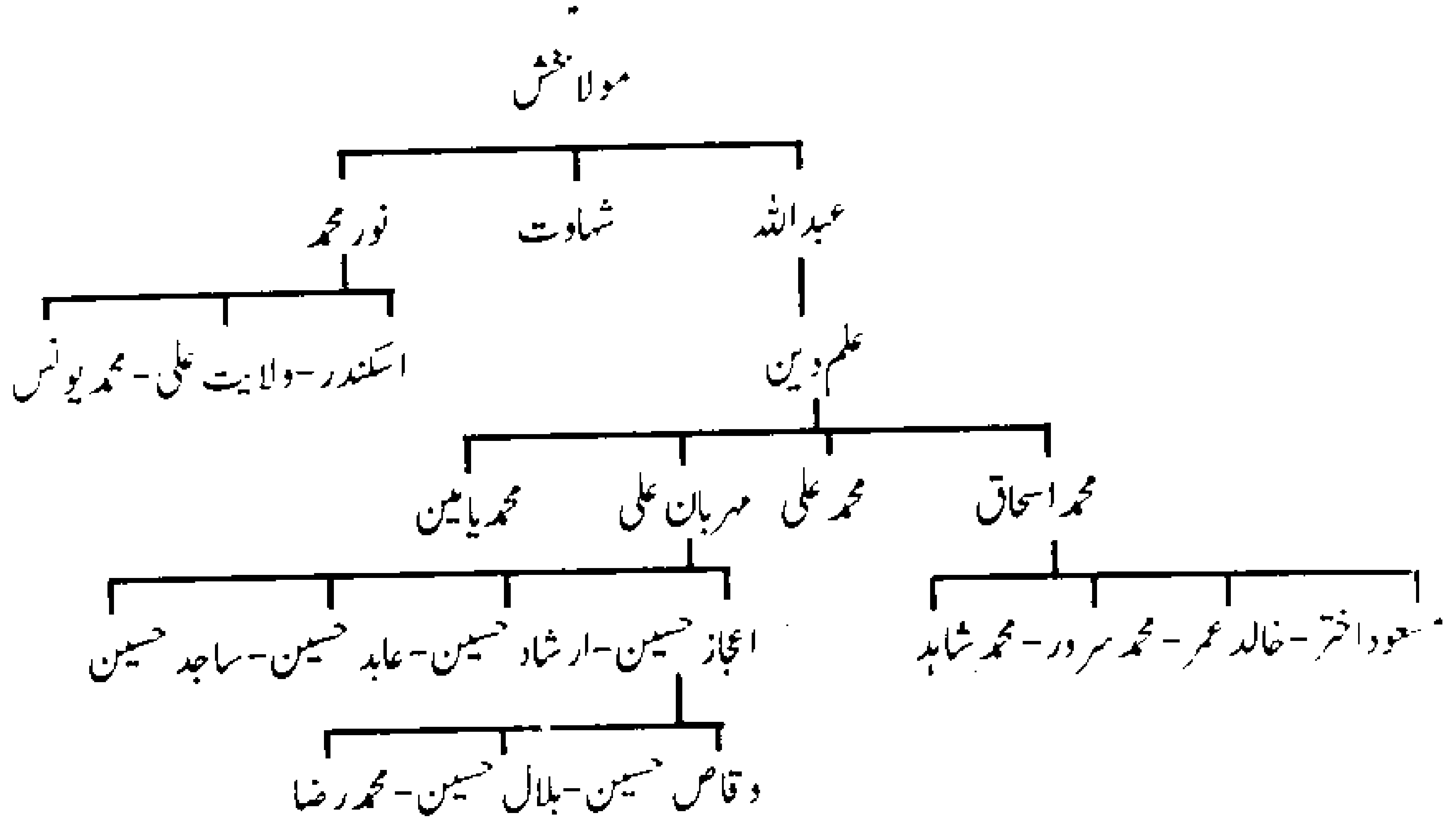

نور محمد کا خاندان چک نمبر141 ضلع سرگودھا میں آباد ہے۔ مہربان علی اور اس کا خالد قائم بھروانہ ضلع جھنگ میں رہتا ہے۔ محمود علی بھی قائم بھروانہ میں ہے اس کے چار پسران محمد جاوید اور محمد طاہر وغیرہ ہیں اس کے دو پسر فرانس میں ہے۔ محمد مشاہد انجینئر ہے اور سعودی میں ہے۔ محمد سرور اپنے دو پسران کے ہمراہ جھنگ صدر میں رہتا ہے۔ خالد عمر کا ایک لڑکا ہے۔

(10) رام پور ارائیاں

یہ گاؤں قصبہ ساڈھورہ کے نزدیک تھا۔ تمام ملکیت اور آبادی ارائیوں کی تھی۔ اصل نام رام پور تھا اس ضلع میں رام پور نام کے کئی گاؤں تھی۔ علیحدہ شناخت کی عرض سے ارائیاں اس کے ساتھ لگا دیا گیا۔

اس گاؤں میں میں منشی محمد اسماعیل مشہور شخصیت تھے۔ رفاعی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ برادری کی فلاح و بہبود کے لئے بروقت سرگرم عمل رہے تھے۔ اعداد باہمی کے محکمہ کے لیکویڈیٹر تھے ان کا پسر نذیر حسین انجمن کی مجلس عاملہ کارکن اور سرگودھا کے محلہ ہری پورہ میں آباد ہے۔ اس کے تین لڑکے ہیں بڑا مہدی حسن ملٹری اکاؤنٹس سے ریٹائر ہو کر کوئٹہ میں مقیم ہے۔ دوسرا محمد اکرم واپڈا میں ملازم اور مظفر گڑھ میں رہتا ہے۔

جناب محمد اسماعیل کے بھائی حاجی علم الدین تھے۔ جن کے دو پسران محمد حنیف اور محمد الیاس ہیں۔ محمد حنیف ریلوے سے بطور گروپ انسپکٹر ریٹائر ہو کر محلہ کوٹ فرید سرگودھا میں آباد ہے۔ ان کے چار پسران ہیں محمد سعید سلیمی پنجاب یونیورسٹی کی طلباء یونین کے صدر رہے ہیں۔ نہایت دلکش شخصیت کے مالک اور ایجوکیشن کالج کامیابی سے چلا رہے ہیں۔ محمد امین انجینئر ہیں اور مسلم ٹاؤن راولپنڈی میں رہتے ہیں ان کے دو لڑکے محمد عثمان وغیرہ ہیں محمد حنیف کا تیسرا لڑکا احسن جمیل امریکہ میں ہے جس کا ایک بیٹا خدیفہ ہے۔ چوتھا لڑکا احسن حبیب ایم اے انگریزی محمد سعید کے ہمراہ رہتا ہے اور اس کے ساتھ کاروبار میں شریک ہے یہ خوشحال اور ملنسار خاندان ہے۔ اس گاؤں کے جناب علم الدین کا خاندان بھی مشہور و معروف تھا۔ جواب موضع پنڈوری ضلع گوجرانوالہ میں آباد ہے۔

جناب نجیب الدین نمبردار اور منشی پسران رستم علی موضع جیسک ضلع سرگودھا میں آباد ہے اس کے دو پسران ظہور حسن اور منظور حسین ہیں۔ ظہور حسین کے تنویر حسین

Marfat.com

تصور حسین اور محمد وقاص ہیں۔ منظور حسین کے محمد نعیم اور محمد عمران ہیں۔ منشی کے دو پسران محمد نذیر اور محمد منیر موضع چورانوال ضلع حافظ آباد میں رہیت ہیں۔

(11) شیرپور

تحصیل نارائن گڑھ کے اس گاؤں کے متعلق معلومات حاصل نہ ہو سکی ہیں۔ کچھ خاندانوں کے کوائف معلوم ہوئے ہیں۔

جناب واجد علی کا خاندان نجم الدین روڈ کوئٹہ میں آباد ہے ان کے دو پسران عبدالکریم اور خلیل احمد ہیں۔ خلیل احمد محکمہ صحت بلوچستان میں سکیشن آفیسر ہے۔

اسی گاؤں کے محمد ذاکر ولد محمد رمضان اپنے تین پسران محمد ریاض اور محمد سرفراز وغیرہ کے ہمراہ فاضلیہ کالونی لاہور میں رہتے تھے فوت ہو چکے ہیں اس کا بیٹا محمد ریاض محکمہ تعلیم میں ملازم ہے اس خاندان کے جملہ افراد محمد حسین ولد قطب الدین حوالدار، علم الدین اور میاں جی وغیرہ موضع رندھاوا تحصیل پسرور میں آباد ہوئے۔

(12) صادق پور

یہ گاؤں شہزاد پور سے دو میل اور نرائن گڑھ سے پانچ میل کے فاصلہ پر جانب جنوب برلب سڑک واقع تھا۔ خالصتاً ارائیوں کا گاؤں تھا۔ صادق علی پہلا آبادکار تھا اور اسی کے نام پر صادق پور رہتا۔

احسان محمد اس گاؤں مشہور آدمی تھے وہ کافی عرصہ پنچائت کے ممبر رہے۔ 1947ء میں ان کو گاؤں میں شہید کر دیا گیا اس وقت ان کی عمر 40 سال تھی ان کے پسران امین الدین، قمرالدین اور محمد یاسین موضع وزیر پور، ضلع نارووال میں آباد ہوئے، امین الدین بی اے۔ ایل ایل بی، سی ایم ایم آئی بی پی سٹیٹ بنک میں بڑے عہدہ پر فائز ہیں اور بینکرز سٹریٹ بیپر غازی روڈ اچھرہ میں رہائش پذیر ہیں۔ ظہیر احمد اور ظفر احمد اس کے پسران ہیں۔ ان کے بھائی قمرالدین اور محمد یاسین ملازمت کرتے ہیں۔ فیض احمد بھی اس گاؤں کے

Marfat.com

معروف آدمی تھے وہ ہجرت کے بعد مرالی والا ضلع گوجرانوالہ میں آباد ہوئے ان کے پسران مشتاق علی شاہد' عبدالستار' شمشاد احمد اور طارق محمود ہیں۔

اس گاؤں کے دیگر معززین ماسٹر نعمت علی' محمد رفیق' محمد شفیع' نھو' نجیب الدین' عبدالغنی' عظیم الدین اور عبدالعزیز مرالی والا میں آباد ہیں۔

ولایت علی اور بندو موضع کلاس گورایہ ضلع نارووال میں لیاقت علی لاہور میں قطب الدین موضع رام رائیون خورد اور حاجی رشید احمد موضع گلوٹیاں ضلع سیالکوٹ میں رہائش پذیر ہیں۔

(13) فادل پور (فاضل پور)

اس گاؤں کا اصل نام فاضل پور تھا لیکن مشہور فادل پور تھا۔

اس گاؤں کے جناب الٰہی بخش ولد نبی بخش نمبردار تھے۔ عبدالرحیم بھی مشہور آدمی تھے دونوں قیام پاکستان سے قبل انتقال فرما گئے۔ عبدالرحیم کے پسر علی محمد ہیں جس کے دو لڑکے محمد صدیق' محمد الیاس ہیں۔ یہ خاندان موضع گلوٹیاں ضلع سیالکوٹ میں اور جناب الٰہی بخش کا خاندان موضع مرالی والا میں آباد ہے۔ اس گاؤں کے جناب فیض محمد وار عبداللہ موضع منگے ترپال ضلع نارووال اور محمد صدیق ولد نور محمد حافظ آباد میں سکونت پذیر ہیں۔

(14) ماجری سید پور

بڑے گاؤں کو ماجرا اور چھوٹے گاؤں کو ماجری کہتے تھے۔ اصل لفظ مزرعہ ہے اس علاقہ میں ماجری نام کے کئی گاؤں تھے ان کی علیحدہ علیحدہ پہچان کے لئے نزدیکی گاؤں سے ہر ایک کو منسوب کر دیا جاتا تھا۔ یہ ماجری بڑے گاؤں سید پور کے نزدیک تھی اس لئے اس کو ماجری سید پور کہا جاتا تھا۔

یہ گاؤں دریائے مارکنڈا کے کنارے ساڈھورہ کے نزدیک واقع تھا۔ سکھوں کے

Marfat.com

زمانہ میں آباد ہوا تھا۔ 1947ء میں اس گاؤں کے کئی اشخاص شہید کردیئے گئے تھے۔ نام معلوم نہ ہوسکے ہیں۔ صرف دین محمد کا نام معلوم ہوسکا ہے۔

اس گاؤں میں نتھا کا خاندان مشہور تھا اس کے دو پسران کریم بخش اور نوازش علی ہیں۔ جناب کریم بخش کا بیٹا محمد یامین لاہور کا مشہور وکیل ہے اور گلشن راوی میں آباد ہے اس آبادی کا مشہور ہسپتال بوعلی سینا ان کی کوشش اور ہمت کا نتیجہ ہے اس ہسپتال میں مفت علاج ہوتا ہے یہ ہسپتال کروڑوں روپے کے وکلاء اور جج صاحبان کے عطیات سے تعمیر ہوا ہے۔ محمد یامین کا لڑکا محمد طاہر بھی ایڈووکیٹ ہے۔

جناب نواز علی کا لڑکا علی نواز اپنے پسران محمد ناظم اور امین الدین وغیرہ کے ہمراہ شاہ کئڈر میں رہتا ہے۔

اس گاؤں میں دمن کا خاندان معروف اور مشہور تھا۔ دمن کا پسر اللہ بخش تھا جس کے دو لڑکے حکم الدین اور دین محمد تھے۔ دین محمد 1947ء میں گاؤں میں شہید کردیئے گئے تھے۔ حکم الدین چک نمبر 327/EB ضلع وہاڑی میں آباد ہوئے ان کا لڑکا محمد یوسف پٹواری ہے جس کا لڑکا غلام مصطفیٰ ہے۔ حکم الدین اور محمد یوسف نے فوج میں بھی ملازمت کی۔ منصب علی حکم الدین کا دوسرا لڑکا ہے۔ جس کے تین پسران مختار سلیم اور ذوالفقار ہیں۔ جناب دین محمد شہید کا ایک لڑکا مسمی ریاست علی ہے۔ یہ جملہ خاندان چک نمبر 327/E.B میں آباد ہے اس گاؤں محمد شفیع ولد نتھو چک نمبر 14 ضلع خانیوال' قمرالدین ڈسکہ اور کرم بخش' لیاقت علی موضع مانگٹ تحصیل پھالیہ میں رہائش پذیر ہیں۔

جناب محمد رفیق ولد بندہ خان ولد حاکم علی اور اس کے پسران یاسر علی' بابر علی' خاور علی' ...ر دلاور علی بھی مانگٹ میں آباد ہے۔ اس گاؤں کے جناب گلاب کا خاندان بھی مانگٹ میں ہے۔ ان کے پسر رحمت علی کے پانچ لڑکے مسمیان فیض محمد' محمد رفیق' محمد خلیل' محمد حسین اور سراج دین تھے۔ محمد رفیق اور محمد خلیل فوت اور سراج دین گم ہوچکے ہیں۔ فیض محمد کے لڑکے محمد سلیم' محمد شاہد اور محمد رشید ہیں۔ محمد سلیم کے عالم سلیم اور محسن سلیم ہیں جبکہ محمد حسین کا محمد زاہد ہے۔

Marfat.com

(15) ملک جھبالیان

یہ گاؤں ریاست نابہن کے قریب واقع تھا۔ ابتداً یہاں جنگل تھا سکھوں کے زمانہ میں آباد ہوا۔ یہ جھبیال ضلع امرتسر کے سکھوں کی جاگیر تھا ان کی نسبت سے اس کا نام ملک جھبالیان مشہور ہوا۔ اس گاؤں کے ایک خاندان کا شجرہ جناب محمد شریف نے مہیا کیا ہے ان کا شکریہ' اس گاؤں کو آباد کرنے والوں میں محمد فاضل تھا۔ جس کا خاندان خوب پھلا اور پھولا ہے مشہور اور معقمول خاندان تھا۔ اس کا بیٹا خیراتی تھا۔ جس کے پانچ پسران جناب محمد' مہدی' ہیرا' محمد بخش اور نبی بخش تھے۔ نبی بخش کے دو لڑکے ساہو اور علی بخش تھے۔ ساہو کے چار بیٹے جناب امر علی' علم دین' دین محمد اور شمس دین تھے۔ امر علی کے محمد شریف موضع دھاریوال تحصیل گوجرانوالہ میں آباد ہیں۔ جناب علی نجس کے پسران ہاشم علی' برکت اور محمد شفیع ہیں۔ ہیرا کا لڑکا ملاقی تھا جس کا پسر نعمت علی ہے اور چک بھٹیاں تحصیل حافظ آباد میں رہائش پذیر ہے۔ جبکہ خدا بخش کا لڑکا حاکم علی تھا۔ انہوں نے ساہو سے ملکر ملحقہ موضع صالح پور اور جھنڈا خرید کر لئے اور کچھ لوگ وہیں آباد ہو گئے۔

اس خاندان میں سے ساہو ولد نبی بخش ایک بہادر اور زیرک انسان تھا۔ اس خاندان کے جناب محمد شفیع ولد محمد بخش' منور علی وغیرہ پسران شمس الدین' علم الدین ولد ساہو اور عظیم الدین ولد حاکم علی اور ہاشم علی ولد علی بخش دھاریوال میں ہیں۔ جناب دین محمد ساہنو گوجرانوالہ شہر' سراج دین موضع تیلہ تحصیل چکول' کر بخش ولد گلاب دین چک نمبر233 تحصیل جڑانوالہ محمد صدیق ولد اکبر علی سہو کے چھٹہ تحصیل وزیر آباد اور محمد یاسین ولد غلام رسول چک نمبر330 تحصیل وہاڑی میں آباد ہیں۔

(16) مگر پورہ

اس گاؤں کے جناب عبدل کا پسر محمد یاسین ہے۔ جس کے تین لڑکے مسمیان مبارک علی' غلام مصطفیٰ اور غلام مرتضیٰ ہیں۔ یہ خاندان لاہور میں رہتا ہے۔

Marfat.com

(17) کرالی

اس کا اصل نام آبو پور کرالی تھا۔ یہ گاؤں نرائن گڑھ کے نزدیک تھا۔ کہتے ہیں یہ کلالی بنا ہے کیونکہ ابتداً کلال قوم شراب نکالنے اور بیچنے والے یہاں آباد تھے جن کو بعدازاں گاؤں سے نکال دیا تھا۔ نام بھی کلالی سے کرالی ہوگیا۔ اس گاؤں میں روشن علی موضع چوڑیالے سے آکر آباد ہوئے۔ اسی خاندان کا سوندھارا جو کھیڑی سے آکر آباد ہوا۔ منشی قطب الدین کا مشہور اور خوشحال خاندان تھا وہ کواپریٹو سوسائٹی کے سیکرٹری تھے۔ ہجرت کرکے موضع وزیر پور کلاں تحصیل نارووال میں آباد ہوئے۔ 1968ء میں وفات پائی ان کے پانچ پسران میں جناب صوبیدار' میجر عبدالخالق فوج میں ملازم رہے اور اوکاڑہ شہر میں آباد ہیں۔ دوسرا پسر جناب عبدالحمید ڈاکخانہ میں پوسٹ ماسٹر ہیں اور کراچی میں آباد ہیں۔ تیسرا پسر ریاض احمد سی میں اور چوتھا محمد منیر احمد ڈسپنسری کا انچارج ہے جبکہ پانچواں محمد اشرف ٹیچر ہے اور وزیر پور میں رہتا ہے۔ یہ نہایت ہی باعزت خوشحال خاندان' محمد منیر لورالائی میں ہے۔

اس گاؤں میں جناب ولایت علی ولد محمد اعظم کا خاندان بھی مشہور و معروف تھا۔ ولایت علی نیک اور پاکباز شخصیت تھے۔ 1947ء میں انبالہ کیمپ میں فوت ہوئے ان کا ایک ہی لڑکا احسان محمد تھا جو 1947ء میں گوجرانوالہ آکر فوت ہوگیا اس کے تین پسران جناب واجد علی' محمد اشرف اور عاشق علی ہیں یہ خاندان چک نمبر127 جنوبی تحصیل سرگودھا میں آباد ہے۔ محمد اشرف واپڈا میں ملازم ہے اور آصف بلاک علامہ اقبال ٹاؤن میں رہتا ہے۔ جناب دین محمد ولد حاکم علی بھی اس گاؤں کے مشہور اور خوشحال فرد تھے اس کے دو لڑکے نتھو خان اور بشیر احمد ہیں جو چک نمبر126 تحصیل د ضلع سرگودھا میں آباد ہیں۔ محمد ادریس اور ذاکر علی' جناب دین محمد کے پوتے ہیں۔

جناب نور محمد کے تین پسران محمد خلیل' محمد صدیق اور عبدالغفور تھے۔ محمد خلیل کے دو بیٹے محمد یامین اور محمد ادریس ہیں۔ محمد یامین وزیر پور ڈاکخانہ کندھالہ اور محمد ادریس

Marfat.com

سعودیہ میں ہے۔ محمد صدیق نمبردار کا بیٹا محمد یونس شاکر لاہور ریلوے اسٹیشن کے ڈپٹی سٹیشن منیجر میں ان کے لڑکے محمد شاہد یونس' محمد زاہد یونس' محمد عابد یونس' محمد جواد یونس اور محمد نوید یونس ہیں۔ محمد عابد یونس سعودیہ میں ہے۔ جناب محمد یونس شاکر ملنسار اور نیک سیرت اور مکان نمبرA-2/15 سوڈی وال کالونی ملتان روڈ لاہور میں رہتے ہیں۔ عبدالغفور کے لڑکے زاہد انور محمد سرور اور محمد عمران ہیں۔ زاہد انور سیشن جج نارووال کے ریڈر و محمد عمران عدالت دیوانی نارووال کے سٹینو ہیں جبکہ سرور مسقط میں ہے۔

جناب رشید امجد ولد منصب علی اور خلیل احمد ولد نانو خان چک نمبر126 شمالی ڈاکخانہ سلانوالی میں آباد ہیں۔ عبدالطیف ولد قاسم علی چک نمبر130 جنوبی ڈاکخانہ سلانوالی میں مقیم ہے۔

اس گاؤں کے جناب شمس الدین ولد رحیم بخش' اکبر علی ولد اسد اللہ اور غلام رسول ولد کنور علی وزیر پور میں رہائش پذیر ہیں۔ جناب عبدالطیف ولد نجیب الدین موضع ڈھولا ضلع نارووال' حکیم شمس الدین چک نمبر154 شمالی نزد شاہ نکڈر' محمد رفیع ولد نور محمد اور عبدالطیف ولد قاسم چک نمبر130 جنوبی تحصیل سلانوالی میں رہتے ہیں۔

جناب محمد رفیع اور اختر علی پسران نور محمد اور عبدالطیف ولد قاسم علی چک نمبر130 جنوبی ڈاکخانہ خاص ضلع سرگودھا میں ہیں۔

(18) گنیش پور

گنیش ہاتھی کو کہتے ہیں۔ ابتداً یہ ہندو آبادی کا گاؤں تھا لیکن آہستہ آہستہ اس برادری کے خاندان اس گاؤں میں آباد ہو کر اکثریت میں آگئے اور ہندو کے چند گھر رہ گئے۔ 1947ء میں ہندو کے حملہ میں فتح محمد ولد غلام محمد کے دو جوان بیٹے شہید ہو گئے۔ جناب فتح محمد اس گاؤں کے مشہور اور نیک انسان تھے۔ بیٹوں کے غم نے انہیں اس قدر نڈھال کیا کہ پاکستان میں آپ زندگی سے بیزار ہو کر زندگی کا خاتمہ کر کے شہید بیٹوں سے جاملے۔ یہ گاؤں سارن اور مہتاب گڑھ کے نزدیک تھا مخلوط آبادی کا گاؤں تھا۔

Marfat.com

اس گاؤں میں جناب حاکم علی کا خاندان مشہور تھا۔ ان کا پسر فیض محمد حافظ قرآن اور نیک سیرت انسان قیام پاکستان کے بعد سیرانوالی میں آباد ہوئے۔ ان کا لڑکا محمد یونس ایس وی ٹیچر ہیں ان کا لڑکا محمد قیوم ہے۔ حافظ صاحب کے دوسرے لڑکے محمد عثمان بی اے' بی ایڈ ہیں ان کے لڑکے کا نام نوید عثمان ہے یہ خوشحال اور تعلیم یافتہ خاندان ہے۔

اس گاؤں کے فیض محمد کے پسران محمد رشید اور محمد شریف لاہور میں آباد ہیں۔ محمد نذیر کے پسران محمد نذیر' محمد شبیر' محمد جمیل اور محمد اکرم ہیں۔ محمد نذیر کا لڑکا محمد طاہر ہے۔ محمد شریف کے پسران محمد سعید وغیرہ ہیں۔

جناب محمد رفیق کا تعلیم یافتہ اور ملازمت پیشہ خاندانی غازی وال میں آباد ہے۔ان کے پانچ پسران مسمیان محمد یعقوب' محمد محبوب' محمد یاسین' محمد شفیق اور محمد شیم ہیں۔ محمد یعقوب واہ میں اسسٹنٹ انجینئر ہیں ان کے لڑکے مسمیان محمد طاہر' محمد طیب اور محمد عامر ہیں محمد محبوب واہ میں سٹور کیپر ہیں۔ محمد یاسین ڈیرہ غازی خان میں آباد ہے۔ محمد شفیق کا واہ کینٹ میں جنرل سٹور ہے۔ جبکہ محمد شیم پاک فوج میں کرنل ہیں۔

جناب شادی خان کا خاندان نجم الدین روڈ کوئٹہ میں آباد ہے۔ ان کے دو پسران مسمیان محمد حسین اور محمد جمیل ہیں۔

جناب رحمت اللہ اپنے خاندان کے ہمراہ چونڈہ میں آباد ہے۔ گاؤں کے نمبردار ہیں۔ نہایت ہی سمجھدار اور معاملہ فہم شخصیت کے مالک ہیں۔ علاقہ میں عزت و احترام سے دیکھے جاتے ہیں۔ آپ کے پسران جرمنی میں کاروبار کرتے ہیں۔

اس گاؤں میں جناب مراتب علی کا مشہور خاندان تھا۔ ان کے پسر قمرالدین کے دو فرزند محمد اسحاق اور کبیرالدین ہیں۔ جناب محمد اسحاق کالج آف اینمل ہزبینڈری لاہور سے ریٹائر ہو کر لاہور میں قیام پذیر ہیں۔ ان کے دو بیٹے محمد نعیم نجمی اور محمد سلیم ہیں۔ محمد نعیم نجمی محکمہ لائیوسٹاک کے سیکرٹری کے پی اے ہیں۔ ان کے دو پسران حیدر نعیم اور محمد ولید نعیم ہیں۔ یہ خاندان چوبرجی گارڈن ملتان روڈ کے دس ای میں مقیم ہے۔ محمد سلیم کاروبار کرتا ہے۔ اس کا ایک ہی لڑکا عمار سلیم ہے۔ کبیرالدین کاروبار کرتا ہے۔ اس کے تین

Marfat.com

پسران مسمیان خالد کبیر' زاہد کبیر اور شاہد کبیر ہیں۔ یہ خاندان چک نمبر 102/E.B تحصیل بوریوالہ میں آباد ہے۔

ریاست ناہن و کلیسہ

ریاست ناہن اور ریاست کلیسہ کوہ ہمالہ کے دامن میں پہاڑی ریاستیں تھیں۔ دونوں ہندو ریاستیں تھیں۔ ناہن کو سمور بھی کہتے تھے۔ ریاست ناہن قدرے بڑی تھی۔ یہ دونوں ریاستیں ضلع انبالہ سے ملحقہ تھیں۔

ریاست کلیسہ کی راجدھانی چھچھرولی تھی۔ اس ریاست میں ارائیں برادری کے 13 گاؤں تھے۔

1947ء میں ہندوؤں اور سکھوں نے منظم اور مسلح حملوں میں مسلمانوں کو زبردست نقصان پہنچایا اور کئی مرد اور خواتین شہید ہوئیں۔

(1) ارائیاں والا ریاست کلیسہ

اس گاؤں میں ابتداً ہندو جاٹ' ہندو گوجر اور آرائیں آباد ہوئے۔ نام پر تنازعہ ہوگیا۔ ہندو جاٹ اس کا نام جاٹ پورہ رکھنا چاہتے تھے۔ ارائیں اکثریت میں تھے۔ آذان دینے پر جھگڑا ہوگیا۔ ارائیوں کا پلڑا بھاری رہا جس کی وجہ سے ہندو جاٹ اور گوجر گاؤں چھوڑ گئے اور اس کا نام ارائیاں والا ہوگیا۔ یہ پہاڑی گاؤں تھا' مخلوط آبادی کا گاؤں تھا۔

اس گاؤں کے جناب محمد یوسف ولد شادی میٹرک پاس تھے اور اپنے علاقہ میں اہم شخصیت تھے۔ ہجرت کے بعد چک نمبر 1103/C.B راہوالی ضلع گوجرانوالہ میں آباد ہوئے۔ اس کے پسران عبدالستار' عبدالجبار' نثار احمد اور ارشاد احمد ہیں۔

اس گاؤں کے دیگر باا ثر افراد جناب اللہ دیا ولد حسین بخش چک نمبر 30 شمالی' دلمیر ولد نجیب الدین چک نمبر 53 شمالی ضلع سرگودھا میں آباد ہیں۔ جناب ولی محمد کے پسران عبداللطیف' دلمیر اور محمد بشیر مرالی والا صابر علی' عبدالغفور' سراج الدین اور محمد رمضان

Marfat.com

تنگ کلاں ضلع گوجرانوالہ' علی حسن ولد سراج دین چک نمبر4/G.D تحصیل اوکاڑہ نذیر حسین ولد ولی محمد موضع اٹھواں تحصیل چکوال اور محمد رفیق' محمد بشیر اور محمد جمیل چک نمبر128 تحصیل میاں چنوں میں رہائش پذیر ہیں۔

اس گاؤں کے ولایت علی نمبردار اپنے پسران مسمیان مشتاق احمد اور محمد اختر و محمد منشی اپنے پسران مسمیان رفیع الدین اور محمد اشرف کے ہمراہ وزیر آباد میں رہتے ہیں۔

(2) ادھم گڑھ

بعض احباب نے اس گاؤں کو تحصیل نرائن گڑھ میں تحریر کیا ہے۔ لیکن اس تحصیل میں اس نام کا کوئی گاؤں نہ تھا۔ البتہ ریاست کلیسہ کی تحصیل چھچھروی کے مواضعات کی فہرست میں نمبر شمار 4 پر ادھم گڑھ تحریر ہے۔ اس لئے اس کو اس ریاست کے گاؤں کے طور پر تحریر کیا گیا ہے یہ ریاست تحصیل نرائن گڑھ کے ملحقہ تھی۔ تحصیل جگادھری میں بھی اس نام کا گاؤں تھا۔

اس گاؤں میں جناب بلاقی کا مشہور خاندان تھا۔ اس کا شجرہ نسب حسب ذیل ہے۔

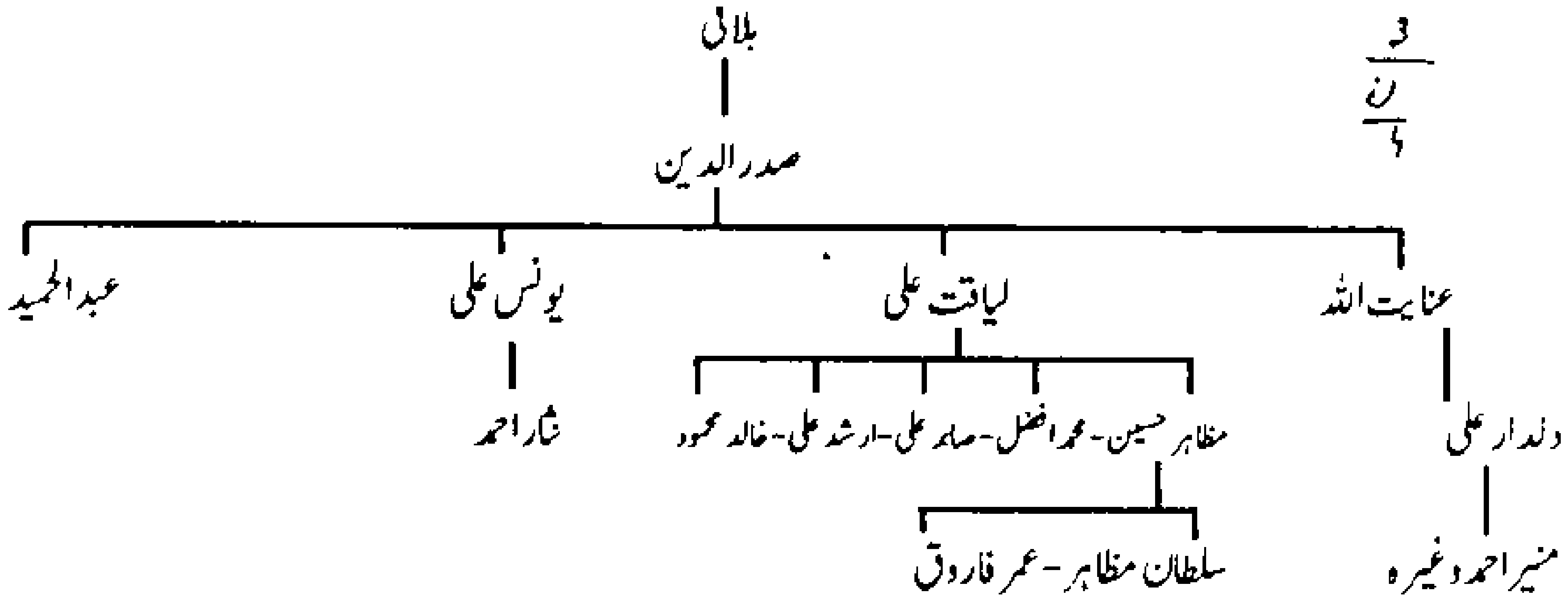

☆☆☆☆☆

Marfat.com

جناب دلدار علی شاہ کنڈر میں آباد ہے اس کے پانچ پسران مسمیان منیر احمد، مقصود احمد، محبوب علی، کامران علی اور عمران علی ہیں۔ مظاہر حسین گریڈ 19 میں لاہور میں ہیڈ ماسٹر ہے۔ محمد افضل، صابر علی، ارشد حسین اور خالد محمود لاہور میں رہتے ہیں۔ یونس علی اور اس کا پسر شاہ کنڈر میں مقیم ہیں۔ عبدالحمید لاہور میں رہتا ہے۔

جناب نصیرالدین ایس ڈی او کا خاندان رینالہ خورد میں آباد ہوا ہے۔ ان کے دو پسران غلام ربانی اور سکندر علی ہیں۔

(3) بلاولی ریاست کلیسہ

اس برادری کا یہ مشہور گاؤں تھا۔ ساڈھورہ کے نزدیک واقع تھا۔ اس گاؤں میں جناب نور محمد نمبردار اور محمد جمیل ذیلدار کا خاندان بہت مشہور تھا۔ ہجرت کے بعد نور محمد موضع اٹاری اچیت سنگھ نزد کوٹ رادھا کشن اور محمد جمیل ذیدار نمبرA.R/1 تحصیل رینالہ خورد میں آباد ہوئے اور اس کا بھائی حاجی محمد صدیق پسران قادر بخش، فیض محمد بھی اس گاؤں کے اہم فرد تھے وہ چک نمبرL-15/128 تحصیل میاں چنون میں ہجرت کے بعد رہائش پذیر ہوئے۔

اس گاؤں کے جناب دلمیر خان مشہور و معروف شخصیت تھے۔ نہایت تجربہ کار اور زیرک انسان ہونے کی وجہ سے گاؤں میں اہم مقام رکھتے تھے۔ ان ک پسر محمد یعقوب گلی نمبرA-23 مجاہد آباد مغلپورہ میں رہتے ہیں۔ اس کے دو پسران جاوید اختر اور زاہد اختر ہیں یہ تعلیم یافتہ باوقار گھرانہ ہے۔ دلمیر خان کا دوسرا بیٹا عبدالقیوم ہے جس کے پسران زہیر احمد اور نصیر احمد ہیں۔ زہیر احمد بی ایس سی ہیں۔ جاپان میں ملازم ہیں یہ تجارت اور زراعت پیشہ خوشحال اور تعلیم یافتہ خاندان ہے موضع پٹھان والی میں آباد ہے۔

اس گاؤں کے جناب نجیب الدین کا باثر خاندان تھا اس کا شجرہ نسب حسب ذیل ہے۔

Marfat.com

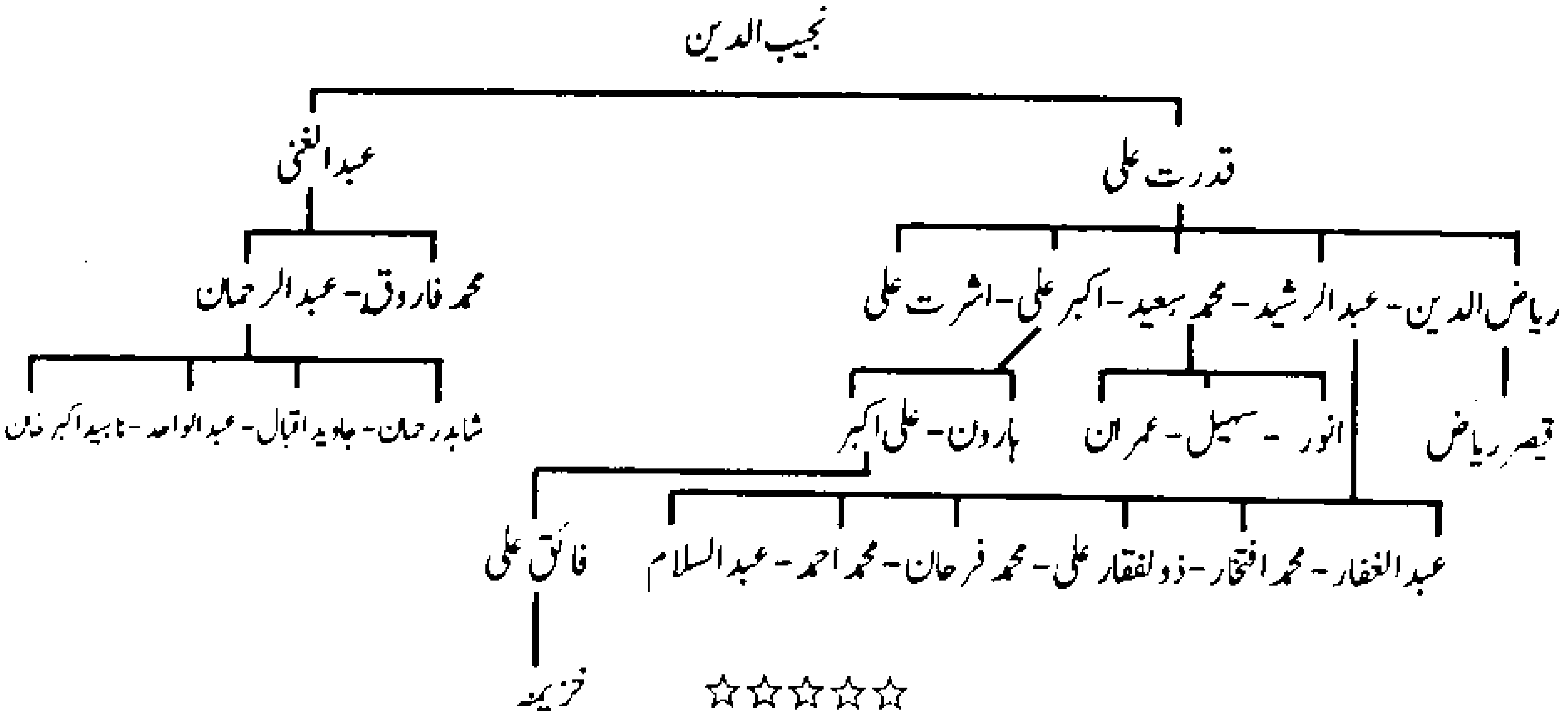

☆☆☆☆☆

ریاض الدین نارتھ کراچی میں رہتا ہے۔ عبدالرشید کا خاندان شہزاد پارک پی ایف روڈ سرگودھا میں آباد ہے۔ اکبر علی اور اس کے پسران جناح پارک بلاک نمبر2 گلی نمبر5 مکان نمبر119 شیخوپورہ میں رہتے ہیں۔ اشرف علی بحرین میں کاروبار کرتا ہے۔ عبدالرحمان اور اس کا خاندان کالوکی میں رہتا ہے۔

اس گاؤں میں میں ڈاکٹر بشیر احمد کا وسیع اور بااثر خاندان تھا۔ اس کا مفصل شجرہ نسب حسب ذیل ہے۔

ڈاکٹر بشیر احمد برادری کے مشہور شخص ہیں۔

ان کا بیٹا پی اے ایف میں پائلٹ تھا جو حادثہ میں شہید ہو گیا تھا۔ ان کا دوسرا فرزند ڈاکٹر صغیر احمد نہ صرف پاکستان بلکہ دنیا کے مشہور اور اپنے فن کے یکتا معالج ہیں۔ انتہائی ملنسار اور دلکش شخصیت کے مالک ہیں کراچی میں رہتے ہیں اور جناح ہسپتال کے مایہ ناز ڈاکٹر ہیں۔ محمد عاشق ولد عبدالمجید کے دو لڑکے مسمیان عامر علی اور ناصر علی ہیں۔ ضمیر احمد کے دنوں لڑکے مختار احمد اور شمیم احمد امریکہ میں کاروبار کرتے ہیں۔ ریاض الدین کراچی میں ہے۔

Marfat.com

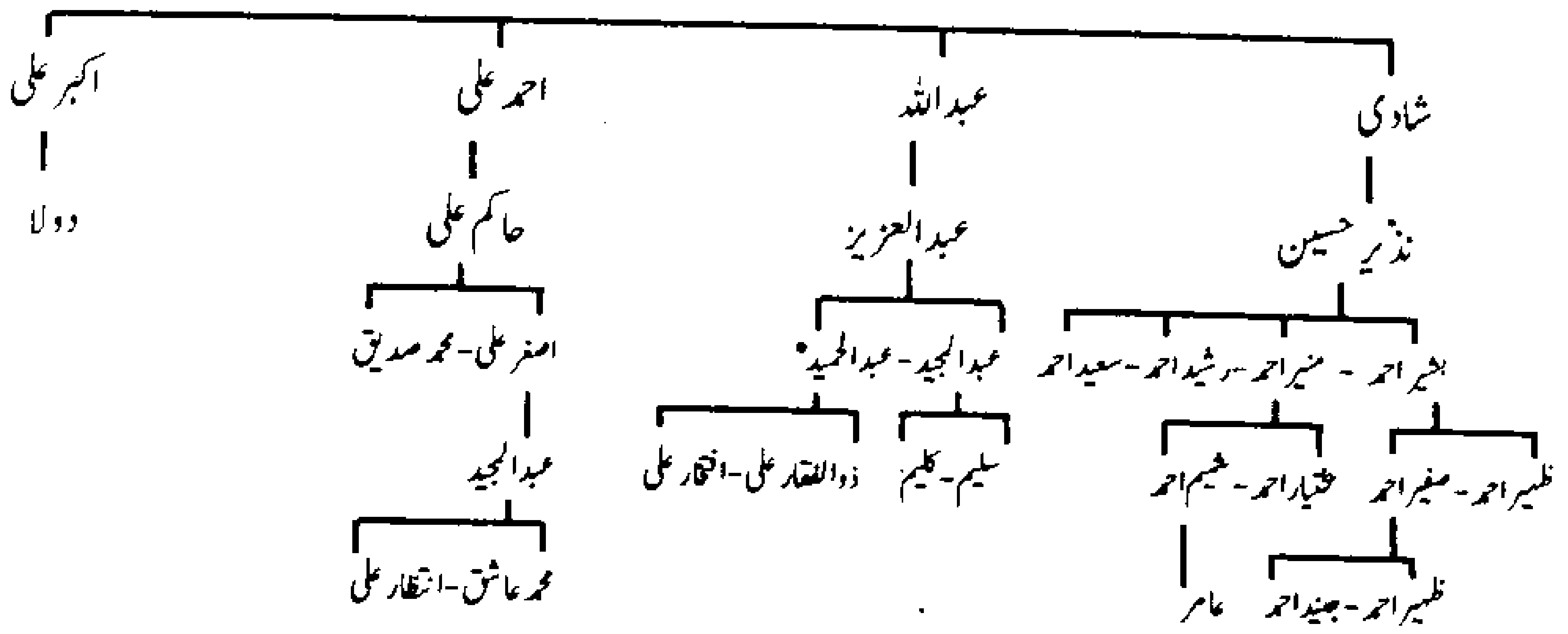

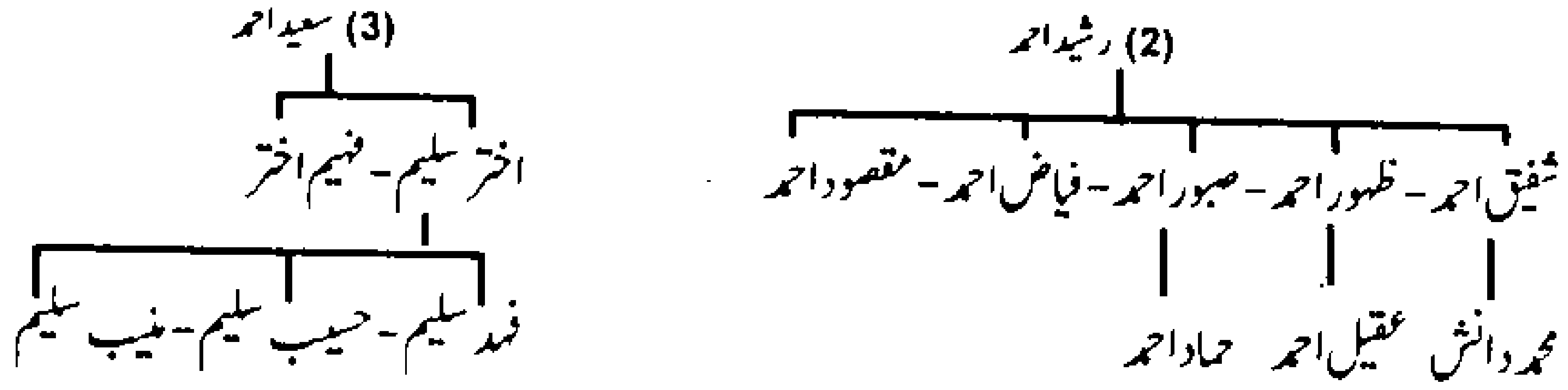

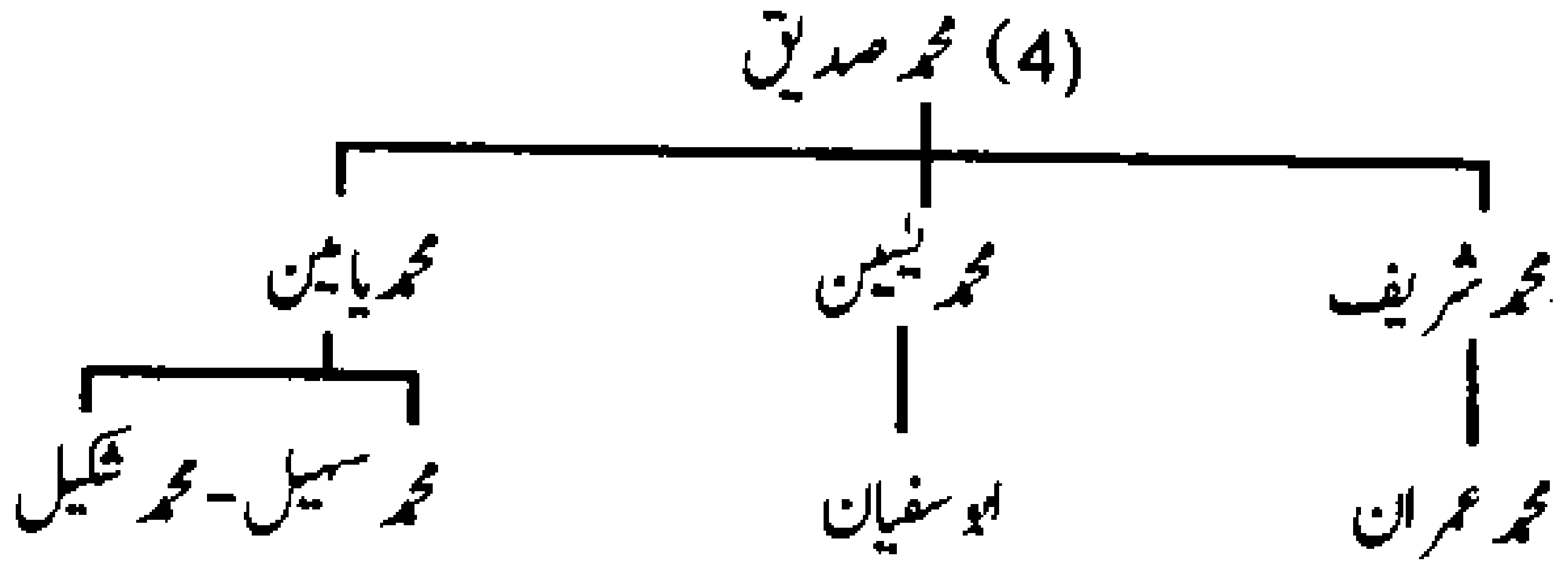

☆☆☆☆☆

اس گاؤں کے جناب فیض احمد کے لڑکے کا نام خورشید احمد ہے جس کے دو پسران محمد اسحاق اور محمد الیاس ہیں۔ محمد اسحاق کے مدثر اسحاق تصور اسحاق' منور اسحاق اور قیصر اسحاق ہیں۔ جبکہ محمد الیاس کے اسد الیاس اور حسن الیاس ہیں۔ یہ خاندان قادر آباد میں آباد ہے۔

Marfat.com

جناب قمر دین کے خاندان کا شجرہ نسب حسب ذیل ہے۔ یہ خاندان قادر آباد میں رہتا ہے۔

جناب رحیم بخش کے دو پسران مسمیان سراج دین اور احمد علی ہیں۔ سراج الدین کا ریاض الحسن ہے جس کا لڑکا محمد اقبال ہے۔ یہ خاندان کھمب خورد میں آباد ہے۔ احمد علی پھالیہ میں رہتا ہے۔ اس کا پسر ممتاز احمد ہے۔ جس کے لڑکے عبدالرزاق' ارشاد احمد اور طارق محمود ہیں۔

احمد علی کا شجرہ جسب ذیل ہے۔

یہ ملازمت پیشہ کاروباری اور خوشحال خاندان مکان نمبر3' گلی نمبر36 دیو سماج روڈ سنت نگر میں آباد ہے۔ محمد عباس واپڈا میں ملازم ہے۔ محمد اعجاز زرعی ترقیاتی بنک میں افیسر ہے۔ اور مکان نمبر3 میں رہتا ہے۔ محمد ریاض کا خاندان چک نمبر R-1/1 میں رہتا ہے۔

جناب حکم الدین اور ان کا پسر محمد رفیق سیٹلائٹ ٹاؤن کوئٹہ میں رہائش پذیر ہیں۔ محمد آصف ولد علی حسن واپڈا میں لائن سپرنٹنڈنٹ اور محمد جمیل بھی واپڈا کوئٹہ میں لائن سپرنٹنڈنٹ ہے۔

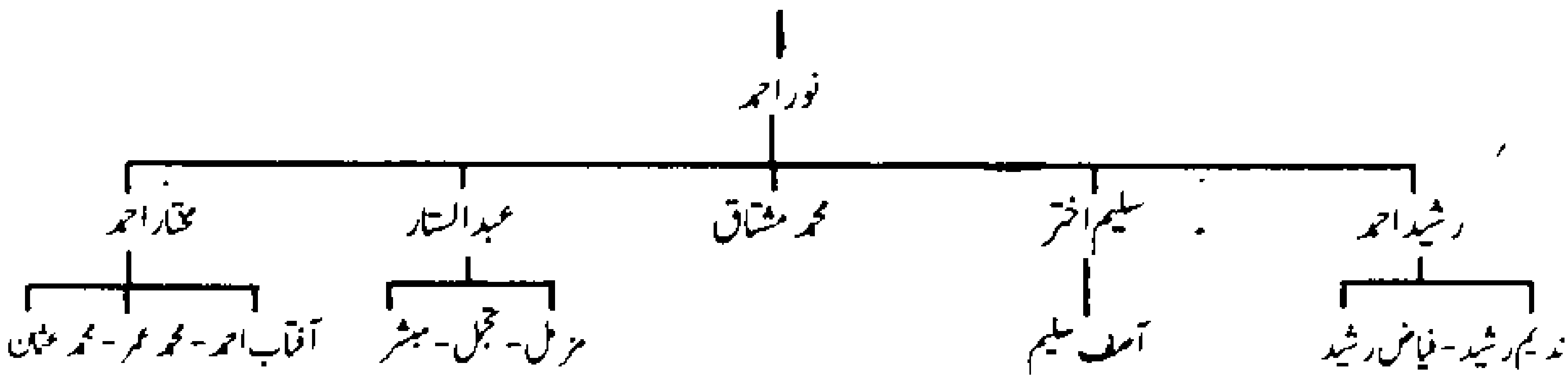

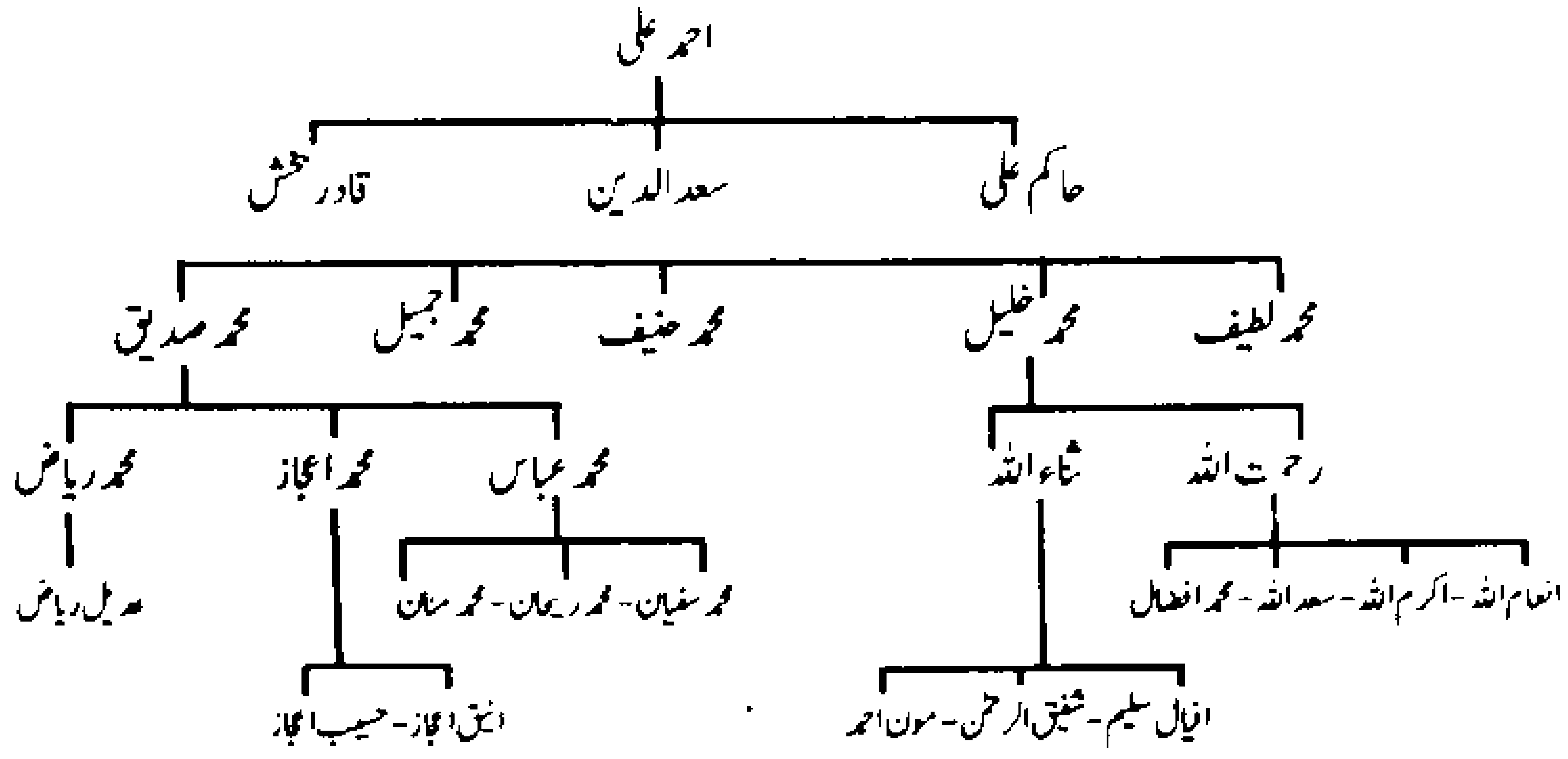

☆☆☆☆☆

Marfat.com

(4) بھیڑ تھل

1947ء میں اس گاؤں پر ہندو سکھوں کے حملہ میں کئی اشخاص شہید اور زخمی ہوئے اور کئی خواتین اغوا ہوئیں اور کئی عورتوں نے کنویں میں چھلانگ لگا کر اپنی عزت کی حفاظت کے لئے اپنی جان کا نذرانہ پیش کیا۔ اسی حملہ میں بھی معجزہ یوں ہوا کہ دین محمد شدید زخمی ہوا اس کے جسم میں بارہ خطرناک زخم آئے تاہم وہ زندہ رہا اور پاکستان آکر فرو کہ میں آباد ہوا تاہم حملہ کے وقت اس کی بیوی نے کنویں میں چھلان لگا کر اپنی عزت بچائی۔

اس گاؤں میں جناب نتھا ولد رسول کا خاندان مشہور تھا اس کے دو پسران اسرائیل اور اسرافیل ہیں۔ اسرائیل کے جمال الدین اور عظیم الدین ہیں دونوں فوت ہو چکے ہیں۔ جمال الدین کا عبدالمجید ہے۔ اسرافیل کا دین محمد ہے جس کے چار لڑکے مسمیان عبدالمجید عبدالرشید' عبدالخالق اور عبدالواحد ہیں۔ یہ خاندان فرو کہ میں آباد ہے۔

Marfat.com

(5) دھنورہ

یہ گاؤں ریاست کلیسہ کی تحصیل چھچھرولی میں واقع تھا اس کے تین اطراف میں تحصیل انبالہ کے گاؤں تھے۔ تحصیل انبالہ کا گاؤں بنجل پور اس کے نزدیک تھا۔ 1947ء میں محمد اسماعیل شہید ہو گئے تھے۔

اس گاؤں میں جناب گل محمد کا مشہور اور با اثر خاندان تھا۔ جو کہ ریاست کلیسہ کے گاؤں ٹبی ارائیاں سے آکر آباد ہوا تھا ٹبی ارائیاں میں یہ خاندان جاگدولی سے آکر آباد ہوا تھا۔ مقامی سکھوں کے ظلم و جبر سے تنگ آکر جاگدولی کے چند ارائیں نوجوانوں' سکھ سردار کو قتل کرکے پہاڑوں میں روپوش ہو گئے تھے اور کچھ عرصہ بعد انہوں نے پہاڑ کے دامن میں اپنی بستی ٹبی ارائیاں کے نام سے آباد کرلی تھی۔ جناب گل محمد کے خاندان کا مفصل شجرہ نسب ذیل ہے۔

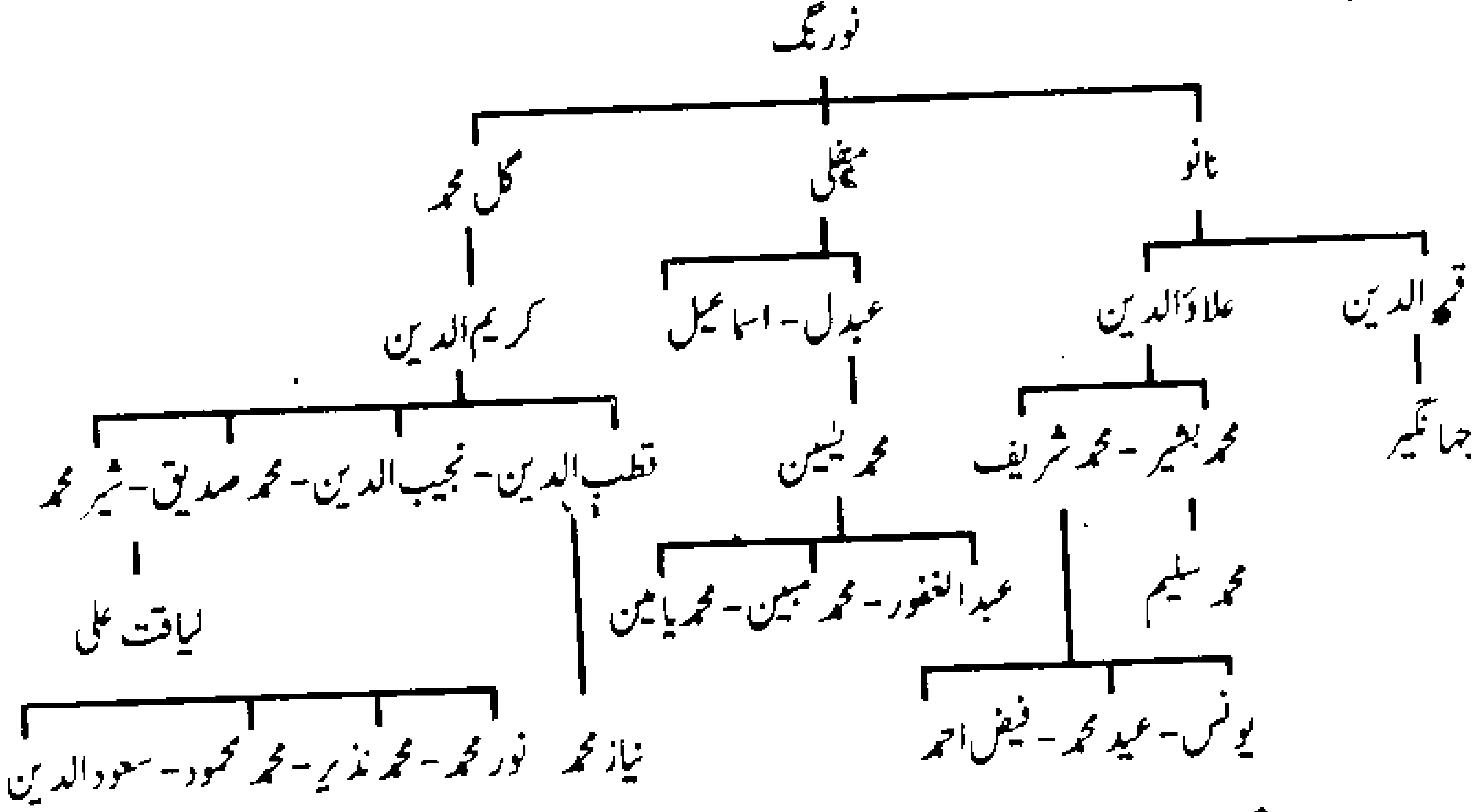

جناب گل محمد قیام پاکستان سے قبل اس گاؤں میں آباد ہوا جبکہ دیگر خاندان ٹبی ارائیاں میں آباد رہا۔ گل محمد کے باہمت پسر کریم الدین کے بیٹے محمد صدیق نے تمام رکاوٹوں کو عبور کرکے بنارسی داس ہال سکول انبالہ سے میٹرک کا امتحان نمایاں حیثیت سے پاس کیا۔ اس علاقہ میں تعلیمی سہولتوں کا اس قدر فقدان تھا کہ تمام انباہ ڈویژن میں کوئی کالج موجود نہ تھا۔ لہٰذا پسماندہ اور دور دراز گاؤں کا یہ ہونہار نوجوان محکمہ امداد باہمی میں بطور سب انسپکٹر ملازم ہوگیا۔ اور اپنی خداداد قابلیت کی بدولت اس محکمہ سے بطور اسسٹنٹ رجسٹرار ریٹائر ہوا۔ آپ وزیر آباد میں محلہ گلی ارائیاں والی میں رہائش رکھتے ہیں۔

جناب قطب الدین کا پسر نیاز محمد راوی ریان میں ملازم ہے اور ٹھٹھہ خیرو مٹمل میں آباد ہے۔ جناب نجیب الدین بھی اسی گاؤں میں آباد ہے جناب محمد صدیق کے پسر نور محمد محکمہ ٹیلی فون میں ڈویژنل انجینئر ہے۔ ان کا بیٹا خالد محمود ایڈووکیٹ ہے اور دوسرا بیٹا محمد خالق بی ایس سی کیمیکل انجینئر ہے۔ یہ خاندان سنت نگر کی گلی نمبر 55/B کے مکان نمبر 1/27 میں رہتا ہے۔ ان کا دوسرا پسر محمد نذیر مشہور صنعت کار ہے اور پرائم کیمیکل انڈسٹریز کا ایم ڈی ہے اور اسلام پورہ کی بدالی روڈ کی یوسف سٹریٹ کے مکان نمبر 63/B میں رہائش پذیر ہے۔ ان کا لڑکا محمد عمران نذیر ایم بی اے ہے اور حطار کیمیکل انڈسٹریز ہری پور کا ایم ڈی ہے۔ جناب محمد صدیق کا تیسرا فرزند محمود احمد ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج ہے جن کا بیٹا عدنان محمود ہے۔ ان کا چوتھا پسر مسعود الرحمن کالا شاہ کاکو میں کیمیکل انڈسٹریز کے مالک ہیں۔ اسلام پورہ کی جناح روڈ چوہان پارک میں رہتے ہیں ان کے لڑکے عامر مسعود اور کاشف مسعود ہیں۔ یہ جملہ خاندان اعلی تعلیم یافتہ اور خوشحال ہے۔ جناب محمد اسماعیل شہید کے برادران عبدل' قاسم علی' محمد لیئس اور صدر دین ہیں۔ محمد اسمائیل کے پانچ بیٹے مسمیان محمد شفیع' ولی محمد' محمد دقیق' مہدی حسن اور قمر دین ہیں۔ قاسم علی کا ایک بیٹا محمود ہے۔ محمد یاسین کا محمد جمیل ہے اور صدر دین کے حکم علی اور عبدالرشید ہیں۔ یہ خاندان چونڈہ میں آباد ہے۔

(6) ٹبی ارائیاں

ریاست کلیسہ تحصیل ججھرولی کا یہ گاؤں کوہ ہمالیہ کے دامن میں تھا۔ یہ خالصتاً ارائیوں کا گاؤں تھا۔ تحصیل جگادھری کا موضع جاگدولی مشہور گاؤں تھا۔ سکھوں کے دور حکومت میں مقامی سکھ جاگیرداروں کے ظلم و ستم سے تنگ آکر چند ارائیوں نوجوانوں نے اس گاؤں کے سکھ سردار کو قتل کردیا اور بھاگ کر پہاڑ کے غاروں چھپ کر جان بچائی۔ حالات سازگار ہونے نے پر انھوں نے ٹبی ارائیاں کے نام سے اپنی بستی بسالی۔

اس گاؤں میں جناب نورنگ کا خاندان صاحب حیثیت تھا۔ اس خاندان کے جناب کریم الدین کا پسر گل محمد دھنورہ میں آباد ہوگیا تھا۔ تمام خاندان کا شجرہ نسب موضع دھنورہ

Marfat.com

میں تحریر ہے۔

جناب نانو کے پسر قمر الدین کا لڑکا جہانگیر موضع کندھالہ میں رہتا ہے۔ جبکہ علاؤالدین اور عبدل کے خاندان ٹھٹھہ خیرو متمل میں آباد ہیں۔

(7) تاروو الا ریاست کلیسہ

تارو جٹ کو بھمرولی کے راجہ نے تین سو بیگھہ اراضی دے کر یہ گاؤں کو آباد کرایا۔ تارو جٹ مسلمان تھا اسی کے نام پر اس کا نام تارو والا رکھا گیا۔ اس گاؤں میں ارائیں کافی تعداد میں آباد تھے۔ نیاز محمد نمبردار ولد شیر محمد' محمد جمیل حوالدار اور شیر محمد نمبردار معروف و مشہور اشخاص تھے۔ رحمت اللہ کا مشہور خاندان تھا۔ ان کا پسر حکیم منظور احمد ہجرت کے بعد سرانوالی تحصیل ڈسکہ میں آباد ہوا۔ اس کے پسران محمد اسلم اور محمد اکرم ہیں۔ یہ تعلیم یافتہ خوشحال گھرانہ ہے اس گاؤں کے اہم افراد نیاز محمد موضع چورانوالی ڈاکخانہ علی پور ضلع گوجرانوالہ' محمد جمیل حوالدار' حافظ عبدالرشید' علی نواز' عبدالغفور' محمد رفیق' عبدالجید چک نمبر L-15/128 ضلع خانیوال' علی حسن ولد نعمت علی اور عبدالغنی ولد کرم بخش موضع رادھاوال تحصیل پسرور میں آباد ہوئے۔

(8) لاہڑ پور

اس گاؤں میں محمد شریف و محمد صدیق پسران کلو مشہور شخص تھے۔ فیض محمد ذیلدار کا خاندان اس گاؤں میں معروف اور متمول خاندان تھا یہ اور اس گاؤں کے دیگر معززین محمد صدیق' ناظم علی ولد نذیر علی' قاسم علی' وسوندھی حکیم ولی محمد' جبونا' الٰہی بخش اور محمد شریف ہجرت کے بعد چک نمبر127 جنوبی تحصیل سرگودھا میں آباد ہوئے۔ جبکہ ولی محمد موضع برن ڈاکخانہ جنڈیالہ شیر خان تحصیل و ضلع شیخوپورہ میں آباد ہوئے۔

جناب اکبر علی کا خاندان واسو میں آباد ہے۔ اس کے پسران حکم الدین' عزیز الدین' محمد شریف' محمد رفیق اور نظام دین تھے۔ حکم دین کے پسران محمد منظور احمد' علی حسن

اور محمد یونس ہیں۔ محمد منظور احمد کے لڑکے نذیر احمد اور شیر احمد ہیں۔ شبیر احمد کا محمد عثمان ہے۔ علی حسن کا حافظ تنویر احمد اور محمد یونس کا مزمل احمد ہے۔ محمد رفیق کا بیٹا رفیق احمد مدرس ہے۔

(9) محمود پور / ریاست کلیسہ

یہ گاؤں بھیرولی کے قریب سکھوں کے اخروی دور میں آباد ہوا۔ ابتدائی آباد کار کا نام محمود تھا اور اسی کے نام پر محمود پور اس کا نام رکھا گیا۔

ارجمند ولد علی بخش اور نبی بخش کے اس گاؤں کے اہم اور نمایاں خاندان تھے۔ بشیر احمد نمبردار کا خاندان بھی مشہور اور خوشحال تھا۔ بشیر احمد' کنور علی اور نذیر حسین پسران ارجمند چک نمبر12/G-D تحصیل اوکاڑہ میں آباد ہوئے۔ ولی محمد کا مشہور خاندان رندھاوا میں ہے۔ ولی محمد منکیرہ بھکر' محمد ادریس' محمد اشرف' جلال الدین اور حافظ محمد اسلم ہیں۔ یہ تعلیم یافتہ اور خوشحال خاندان ہے۔ محمد بشیر ولد حبیب اللہ بھی زندہ ہے۔ رندھاوا میں رہائش پذیر ہے۔

مشرف الدین ولد نوازش علی موضع ظفر کے تحصیل قصور حاجی شیر محمد اور شان محمد پسران رحیم بخش خک نمبر154 محمد شریف ولد محمد اسماعیل چک نمبر78 تحصیل سرگودھا میں رہتے ہیں۔ نصیرالدین ولد قاسم علی موضع مگوداں تحصیل گجرات میں آباد ہوئے۔

اس گاؤں کے مولوی محمد حنیف بلاک نمبر سرگودھا کی مسجد پٹھاناں کے مشہور خطیب ہیں ان کا شجرہ حسب ذیل ہے۔

شفیق احمد' عبدالخالق' محمد ابوذر اور محمد یونس کاروبار کرتے ہیں۔ عبدالخالق انجمن تاجران کا جنرل سیکرٹری ہے۔ محمد سلیمان ملازم اور محمد عبدالرحمان سعودیہ میں ہے۔ نمبردار بشیر احمد ولد مشو فوت ہو چکا ہے اس کے پسران منیر احمد' عبدالستار' نصیر احمد اور محمد عاشق ہیں۔ منیر احمد کا بیٹا محمد رفیق ہے۔ فتح گڑھ مغلپورہ میں رہتا ہے۔ عبدالستار بھی فتح گڑھ میں رہتا ہے سٹیٹ لائف میں ملازم ہے۔

Marfat.com

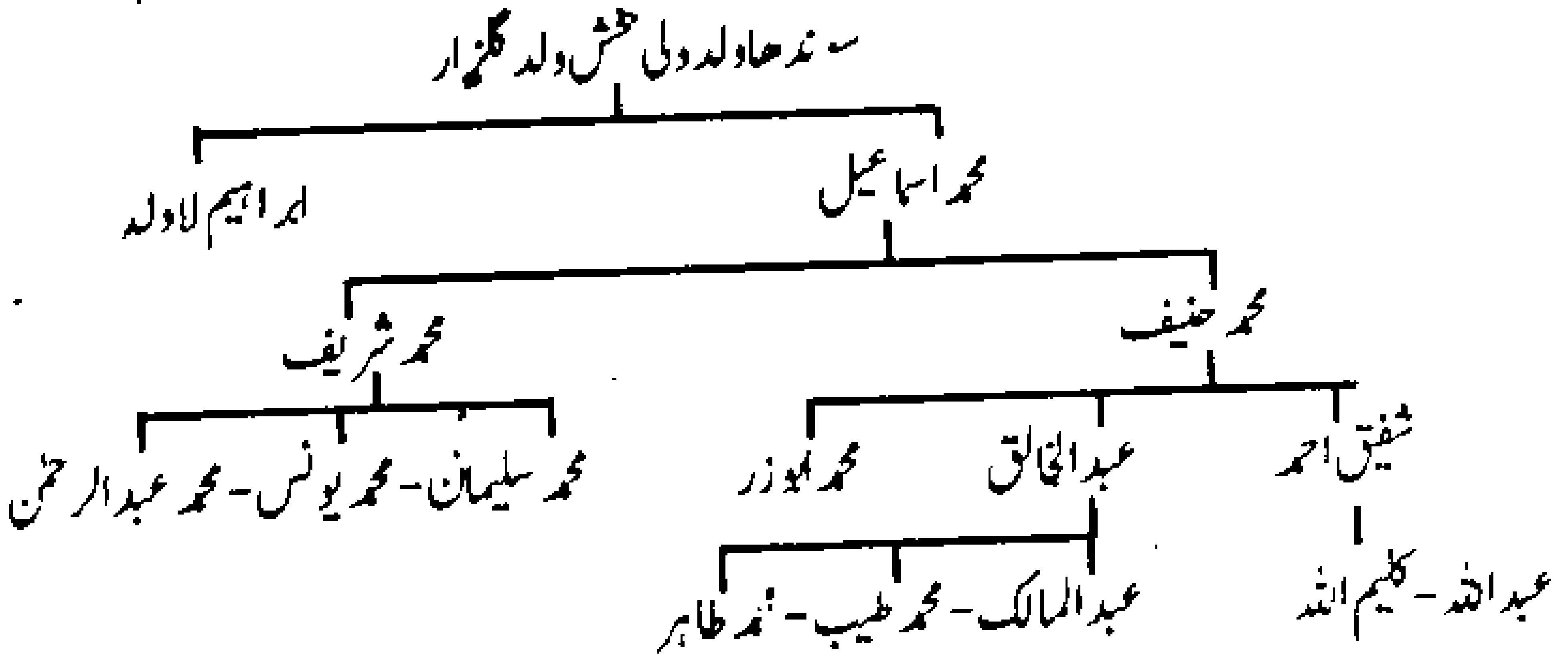

رشید احمد کے پسران ریاست علی' عبدالطیف اور عبدالقیوم ہیں۔ ریاست علی ایس ڈی او ٹیلیفون ہیں۔ عبدالطیف سوئی گیس میں ملازم دارو غہ والا میں رہتا ہے۔

جناب قادر بخش کا خاندان قادر آباد میں مقیم ہے ان کا شجرہ حسب ذیل ہے۔

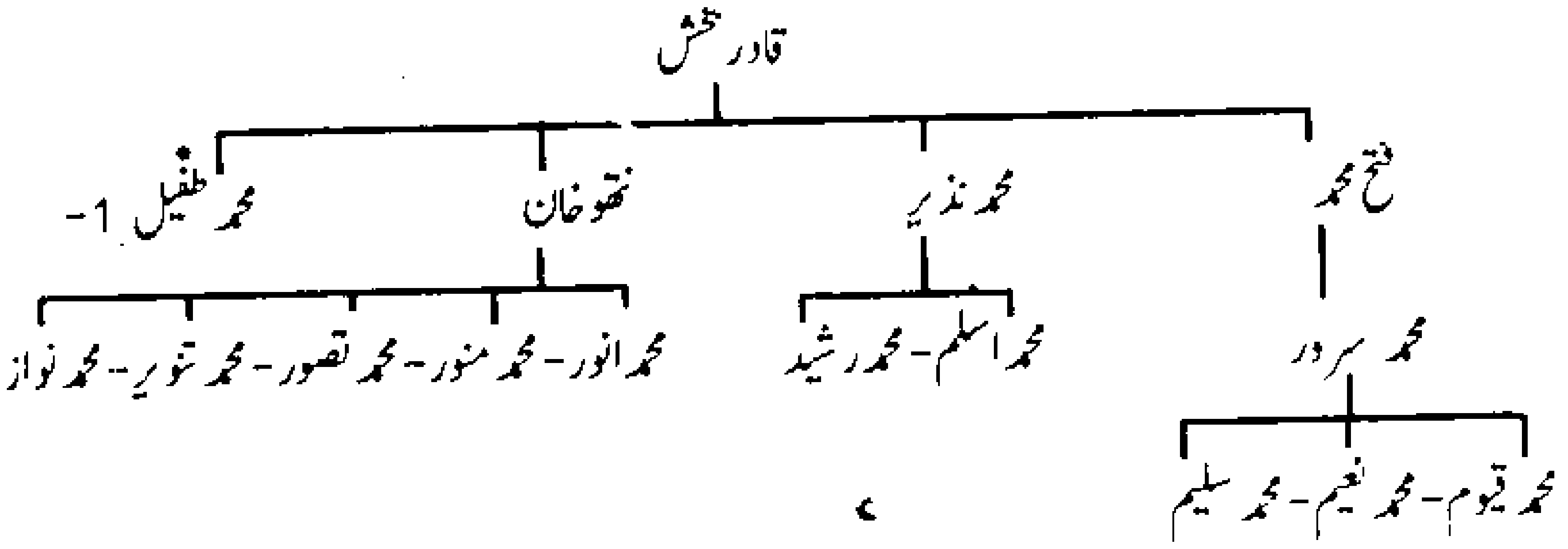

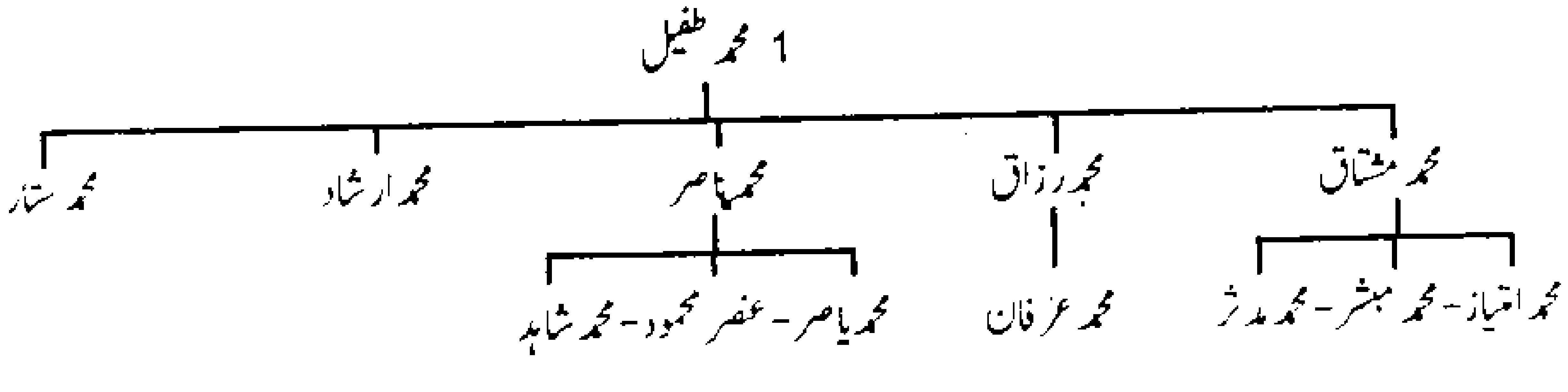

☆☆☆☆☆☆☆

محمد سرور کے پسران ملتان میں رہتے ہیں۔ محمد اسلم کے پسران محمد خالد' محمد افتخار' عبدالجبار' عبدالغفار اور محمد ابرار ہیں۔ محمد ارشاد کے لڑکے مسمیان محمد ساجد' محمد واحد اور محمد بلال ہیں۔ محمد انور ولد نتھو کے مسمیان محمد ندیم' محمد عظیم اور محمد نوید ہیں۔ جبکہ منور کے لڑکوں کے نام محمد کلیم' محمد فاروق اور محمد وسیم ہیں۔ محمد تصور کے مسمیان محمد عثمان اور محمد عدنان ہیں۔

Marfat.com

(10) کپوری خورد

یہ گاؤں ریاست کلیسہ کی تحصیل ہجھر ولی کے قریب واقع تھا۔ یہ مخلوط آبادی کا چھوٹا سا گاؤں تھا جس میں پچیس تیس گھر آرائیں برادری کے تھے۔ سکھوں کے دس پندرہ گھر تھے نمبرداری سکھوں کی تھی۔

یہ گاؤں ہندو آبادی مین گھرا ہوا تھا۔ 1947ء میں ہندو سکھوں نے اس گاؤں کے کئی مرد و زن شہید کیے۔ کئی خواتین نے اپنی عزت بچانے کے لئے گاؤں کے کنویں میں کود کر شہادت حاصل کی۔

شہید ہونے والوں میں جنات عظیم الدین کی بیوی' ایک بیٹا' والدہ' جامو اور اس کی بیوی' نجیب الدین اور اس کی دو بیٹیاں' جانی' اس کی بیوی اور بیٹا عبدالحمید' رحم نواز و حافظ محمد ابراہیم' نتھو داس کی بیوی اور بیٹا جان محمد و مولوی عبدالرشید کی بیوی اور دو بیٹیاں اور محمد رفیق کی والدہ شامل ہیں۔

زندگی اور موت سے متعلق معجزے ہر زمانہ میں ہوئے ہیں اللہ تعالی جس کو چاہتا ہے معجزانہ طور پر بچالیتا ہے۔ عظیم الدین ولد عبدالکریم اس گاؤں کے مشہور شخص تھے وہ حملہ کے وقت جان بچانے کے لئے گھر سے نکلے ان کو تین گولاں لگیں۔ اور وہ وہ بے ہوش

Marfat.com

ہو کر گر پڑے۔ حملہ آور ان کو مردہ سمجھ کر آگے نکل گئے۔ ان کی بیوی ایک بیٹے کو پیچھے چھوڑ کر چھوٹے بیٹے کو گود میں لے کر آگے بڑھی تو بلوائیوں نے دونوں کو شہید کر دیا۔ جو بیٹا پیچھے رہ گیا تھا وہ تنہا بلوائیوں سے محفوظ رہا اور چند سال کا یہ کمسن باپ کے پاس آکر بیٹھ گیا۔ کچھ عرصہ بعد بارش آگئی اور عظیم کو ہوش آگیا وہ اپنے بیٹے کو لے کر گنے کے کھیت میں چھپ گیا رات کو یہ دونوں ساڈھورہ پہنچ گئے۔ عظیم الدین پاکستان آکر چک نمبر127 جنوبی میں آباد ہوا اور ان کا بچنے والا بیٹا عبدالحمید اے وی پی یونائیٹڈ بنک ہے۔ معجزانہ طور پر بچنے والا یہ بچہ اب اپنے چار ہونہار پسران کے ہمراہ سانده خورد میں آباد ہے۔ عظیم الدین ابتداً چک نمبر127 جنوبی میں آباد ہوئے اور اب اپنے بیٹے کے ہمراہ لاہور میں رہتے ہیں۔

عبدلحمید کا بڑا بیٹا طارق محمود ٹیچر ہیں جبکہ ان کا دوسرا بیٹا ڈاکٹر سلطان محمود پاک فوج میں کیپٹن ہیں۔ محمد منیر رضا ایم اے ہیں جبکہ ان کا چھوٹا لڑکا محمد باقر رضا ہے۔

اس گاؤں کے صوبیدار' شفاقت علی' شوکت علی اور محمد رفیع ماڑی ٹھاکران ضلع گوجرانوالہ میں آباد ہیں۔ عزیز الدین ولد جیونا کاروبار کرتے ہیں اور ماڑی میں آباد ہیں۔ محمد ابراہیم اور اس کے پسران محمد اقبال وغیرہ دولتالہ میں آباد ہے۔

اس گاؤں کے جناب نجیب الدین کے چار پسران علاؤ الدین' جلال دین شمس' الدین اور محی الدین ہے۔ علاؤ الدین کے لڑکے اختر علی' اکبر علی و اصغر علی' لیاقت علی اور واجد علی ہیں۔ اختر علی کے لڑکے سعید اختر' سلیم اختر' نعیم اختر اور نوید اختر ہیں۔ جلال الدین کا محمد نذیر ٹیچر ہے۔ شمس الدین فوت ہو چکا ہے جس کا پسر محمد معین الدین ہے۔ جس کا لڑکا محمد حنیف فوجی ملازم ہے۔ یہ خاندان کنڈان کلاں میں رہائش پذیر ہے۔ نجیب الدین کا لڑکا محی الدین کوٹ ادو میں رہتا ہے جامو ولد ولی دین بلاک نمبر9 سرگودھا میں مقیم ہے۔ واجد علی ولد قمر دین ماڈل ٹاؤن میں کاروبار کرتا ہے۔ نوازش علی چک نمبر1099 میانی ضلع لیہ میں رہتا ہے۔ عبداللطیف کوٹ دیوان سنگھ میں مقیم ہے۔ محمد صدیق ولد جیونا کے پسران محمد اسلم' محمد اکرم اور محمد اقبال پکی ڈھیوری علی پور چٹھہ میں رہتے ہیں۔ محمد اکرم سعوذی عربیہ میں ملازمت کرتا ہے۔ محمد صدیق اور عزیز الدین حقیقی بھائی ہیں۔ عزیز دین نمبردار ہے اور

علی پور کا وائس چیئرمین رہا ہے۔ مخلص اور نیک انسان ہے۔ جناب عبدالعزیز کا خاندان قادر آباد میں رہتا ہے۔ اس کے دو پسران مسمیان محمد حنیف اور محمد اشرف ہیں۔ محمد حنیف کے محمد عرفان اور عبدالروف ہیں جبکہ محمد اشرف کا عبدالحسیب ہے۔

(11) مانی پور ریاست کلیسہ

اس گاؤں کے حاکم علی اور اس کے برادران فتح محمد' عظیم الدین' برکت علی کا بااثر خاندان تھا۔ حاکم علی کے پسران جناب فرزند علی' منصب علی' منظور علی اور اشرف علی ہیں۔ یہ خوشحال خاندان ہے اور تلونڈی بھنڈران تحصیل و ضلع نارووال میں آباد ہے۔ نذیر احمد ولد فتح محمد بھی اسی گاؤں میں رہائش پذیر ہے۔ جناب عبدالغنی ولد عظیم الدین موضع گھمن کے تحصیل چونیاں' جناب صابر علی ولد نصیرالدین اور غلام رسول ولد رکن دین چک سہانا تحصیل خانیوال میں آباد ہیں۔ جناب دین محمد کے فرزند ڈاکٹر محمد یوسف سول ہسپتال گوجرانوالہ میں تعینات ہیں۔

(12) کاڑوالی

ہمیں احباب نے جو کوائف مہیا کئے اس میں اس گاؤں کی تحصیل جگادھری تحریر کی ہے لیکن اس تحصیل میں کاڑوالا یا کاڑوالی نام کا کوئی گاؤں نہ ہے البتہ ریاست کلیسہ کی تحصیل مجھرولی کے مواضعات کی فہرست کے نمبر شمار 52 پر کاڑوالی درج ہے اس لئے اس گاؤں کا تذکرہ اس تحصیل و ریاست کے تحت کیا گیا ہے۔

1947ء میں ہندو سکھوں نے حملہ کرکے اس گاؤں کے کافی مرد و زن شہید کر دیئے تھے ہمیں صرف جناب قمردین نمبردار اور اس کا پسر فیض محمد' جناب محمد صدیق اور اس کا والد محمد الدین' جناب صدر الدین اور محمد بشیر کے نام معلوم ہو سکے۔ زخمیوں کے نام معلوم نہ ہو سکے۔

اس گاؤں میں جناب مولا بخش کا بڑا خاندان تھا۔ ان کے چار پسران محمد صدیق' محمد

Marfat.com

سجاد' محمد بشیر اور شان محمد تھے۔ محمد بشیر 1947ء شہید کردیئے گئے تھے۔ محمد صدیق کے تین لڑکے حکم الدین' محمد صغیر اور محمد نذیر ہیں۔ محمد صغیر کے محمد جنید علی' محمد حارث علی اور ہاشم علی ہیں۔ محمد نذیر کے محمد محسن اور محمد احسن ہیں۔ محمد سجاد کے فرزند علی' واجد علی' غلام رسول' اختر علی اور محمد اسلم ہیں۔ فرزند علی کے لڑکے محمد سلیم اور محمد عرفان ہیں۔ واجد علی کے محمد امجد اور محمد ارشد ہیں۔ جبکہ غلام رسول کے عابد علی اور عامر علی ہیں۔ شان محمد کا ابراہیم اور اس کے محمد اشرف محمد اکرم اور محمد ارشد ہیں۔ یہ باا ثر خاندان واصو میں آباد ہے۔

جناب صدر دین 1947 میں شہید کردیئے گئے تھے۔ ان کا بڑا خاندان تھا۔ ہجرت کے بعد یہ خاندان گوجرانوالہ میں آباد ہوا۔ لیکن ان کا گاؤں گوجرانوالہ چھاؤنی سکیم میں آگیا اور یہ خاندان دوبارہ غیر آباد ہو کر چک نمبر462 ضلع جھنگ میں آباد ہوا۔ جناب صدر دین شہید کے پانچ پسران ہیں۔ سب سے بڑا نصیرالدین ہے جس کا لڑکا خلیل احمد ہے۔ اس کے چار لڑکے مشتاق احمد' محمد اشرف' محمد عظمت اور محمد اکرم ہیں۔ ان کا دوسرا پسر محمد یوسف ہے۔ جس کا ایک ہی لڑکا محمد عارف ہے۔ اس کے چھ لڑکے مسمیان محمد یونس' محمد یعقوب' محمد الیاس' محمد اسحاق' محمد محبوب اور محمد طارق ہیں۔ ان کے تیسرے پسر محمد ارشد کے چار لڑکے مسمیان محمد یاسین' محمد یامین' نور محمد اور محمد نذیر ہیں۔ محمد شریف جناب صدر دین کا چوتھا پسر ہے۔ یہ تمام خاندان چک نمبر462 میں آباد ہے۔ تاہم ان کا پانچواں پسر محمد حنیف اور اس کے لڑکے مسمیان محمد سلیم' محمد نعیم گوجرانوالہ شہر میں رہتے ہیں اور کاروبار کرتے ہیں۔ اس خاندان کا جد امجد مہتاب دین تھا۔ جس کے دو پسران غلام محمد اور نتھا تھے۔ غلام محمد کا پسر صدر دین تھا اور نتھا کے دو پسران نوازش علی اور عظیم ہیں۔ نوازش علی کے دو لڑکے ناظم علی اور اشرف علی ہیں۔

(4) سلیم پور کوہی

سلیم پور نام کے کئی گاؤں تھے۔ تحصیل نرائن گڑھ کے مواضعات کی فہرست میں

Marfat.com

نمبر شمار 116 پر سلیم پور درج ہے اسی طرح اس تحصیل سے ملحقہ ریاست کلیسہ کی تحصیل پھلوری کے مواضعات کی فہرست نمبر شمار 36 پر سلیم پور درج ہے۔ علیحدہ شناخت کے لئے اس گاؤں کو سندر سلیم پور کہا جاتا تھا۔ جبکہ دوسرے کو سلیم پور کو ہی کہتے تھے۔

اس گاؤں میں اللہ دیا ولد مولا بخش کا مشہور خاندان تھا۔ مولا بخش کے تین پسران میں سے صرف اللہ دیا کی اولاد ہے جناب اللہ دیا کے پانچ پسران ہیں۔ نصیرالدین شرق پور میں رہتا ہے۔ ان کا دوسرا لڑکا منصب علی ہے جس کا بڑا بیٹا آصف علی کاروبار کرتا ہے جبکہ دوسرا بیٹا عارف علی سنور آفیسر ہے یہ خاندان ٹاؤن شپ کے بلاک نمبر2 ' مکان نمبر20-بی-ا میں قیام پذیر ہے۔ ان کے تیسرے پسر اصغر علی اپنے لڑکے محمد سلیم کے ہمراہ شرق پور میں آباد ہے۔ جناب اللہ دیا کا چوتھا لڑکا اختر علی ہے جس کے چار پسران مسمیان شبیر احمد' منیر احمد' بابر علی اور محمد ادریس ہیں۔ شیر احمد اور منیر احمد کاروبار کرتے ہیں۔ شبیر احمد سعودیہ میں ہے۔ اللہ دیا کا پانچواں فرزند ڈاکٹر نثار احمد قادری ہے۔ یہ مشہور ڈاکٹر ٹاؤن شپ میں کوٹھی نمبر468-A-ا میں مقیم ہے ان کے پسران عامر نثار' اطہر نثار اور فیصل نثار کاروبار کرتے ہیں اور انتہائی ملنسار اور متمول خاندان ہے۔

اسی گاؤں کے کرم بخش ولد مولا بخش کے پسران عبدالغنی' محمد لطیف اور محمد رفیق چک نمبر1/1-R میں آباد ہیں جناب کرم بخش کا چوتھا لڑکا محمد یوسف ہے جس کے پسران محمد اسلم' محمد اکرم' محمد اعظم اور محمد انور ہیں۔ محمد اسلم محکمہ صحت میں ملازم تھے۔ ریٹائر ہو چکے ہیں ان کے لڑکے محمد رضوان اور محمد عالم ہیں۔ محمد اکرم کا لڑکا محمد عرفان ہے محمد اعظم کاروبار کرتا ہے جبکہ محمد انور کارپوریشن میں ملازم ہے۔ یہ خاندان ٹاؤن شپ کے بلاک نمبر2 مکا نمبر35-B-ا میں رہتا ہے۔

جناب عبدالعزیز کا خاندان قادر آباد میں مقیم ہے اس کے دو پسران مسمیان یونس علی اور ریاست علی ہیں۔ یونس علی کے محمد وقاص اور محمد اویس ہیں جبکہ ریاست علی کے محمد اشرف' محمد اسلم اور شرافت علی ہیں۔

جناب عظیم الدین کے تین پسران محمد حنیف' ولی محمد اور محمد شفیع ہیں۔ محمد حنیف

Marfat.com

کے دو فرزند مسمیان منصب علی اور یونس علی ہیں۔ منصب علی ریلوے سے ریٹائر ہو کر کوٹ رادھاکشن میں آباد ہے۔ اس کا ایک لڑکا خرم علی ہے۔ محمد یونس علی 217 شیر شاہ بلاک بنو گارڈن ٹاؤن میں مقیم ہے۔ ان کے دو لڑکے شہزاد احمد اور ذہیب احمد ہیں۔ آپ نہایت پرکشش شخصیت کے مالک ہیں۔ ملنساری اور انکساری سے مالا مال ہیں۔ برادری کی فلاح و بہبود کے لئے ہر وقت کمربستہ رہتے ہیں۔ چارٹرڈ بنک لاہور میں آفیسر ہیں۔ ولی محمد کے دو پسران مسمیان محمد رشید اور محمد سعید ہیں۔ یہ خاندان افضل آباد کوٹ رادھاکشن میں آباد ہے۔ محمد شفیع بھی کوٹ رادھاکشن میں رہتا ہے۔ ان کا بیٹا ظہور احمد گورنمنڈ کالج قصور میں پروفیسر ہے۔ یہ جملہ خاندان تعلیم یافتہ اور خوشحال ہے۔

سلیم پور

جناب فتح محمد کے خاندان کا شجرہ نسب ذیل ہے۔

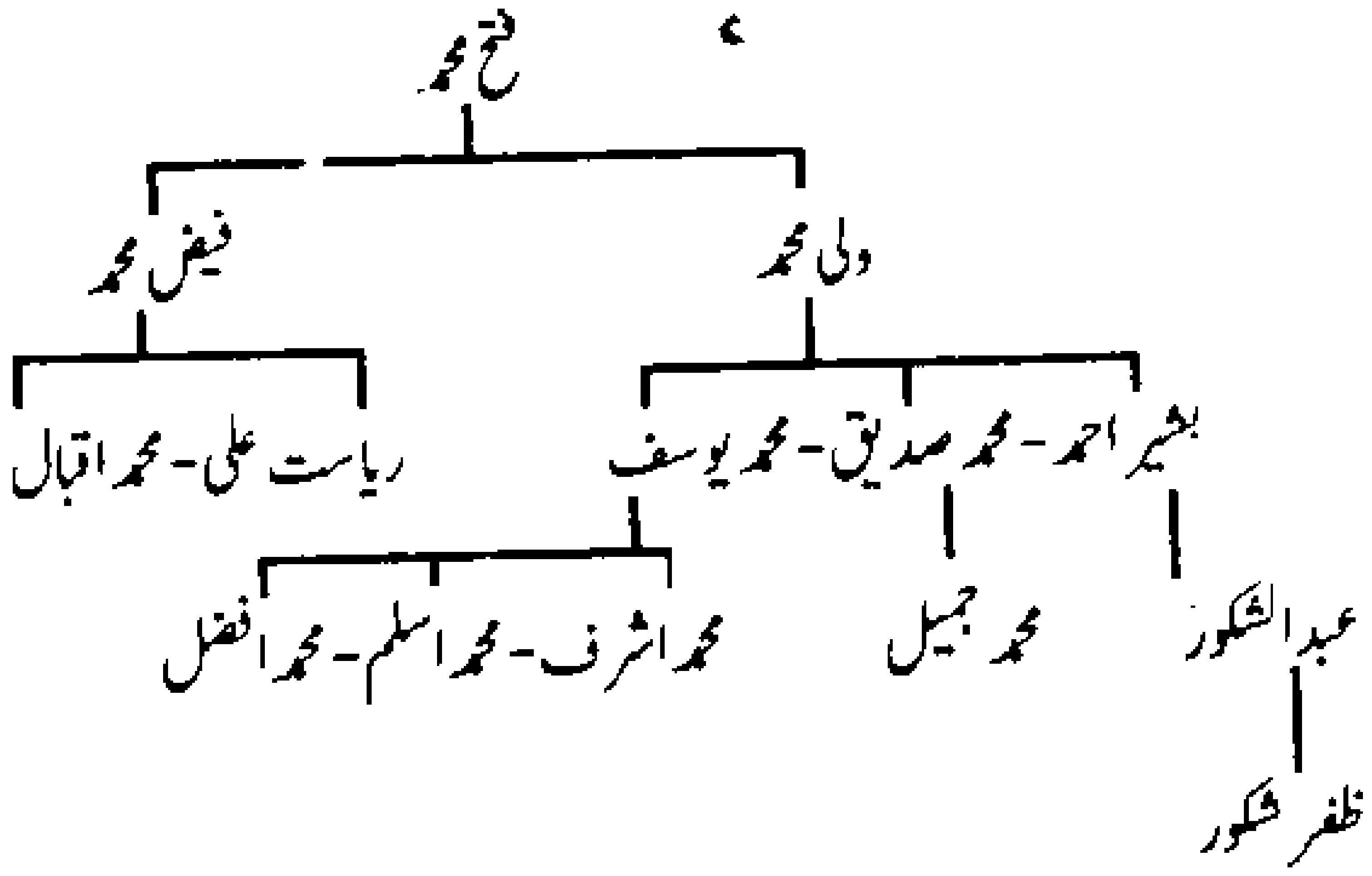

جناب بشیر احمد کاروبار کرتے ہیں ان کا پسر عبدالشکور ایڈیشنل ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج ہے جو 64 جناح بلاک اعوان ٹاؤن میں رہائش پذیر ہے۔ محمد جمیل شاہ کنڈر میں کاروبار کرتا ہے۔ محمد اشرف ملتان میں ریلوے میں ملازم ہے۔ محمد اسلم 18 گریڈ کا ملازم ہے۔ مسلم ٹاؤن راولپنڈی میں رہتا ہے۔ محمد افضل، ریاست علی اور محمد اقبال شاہ کنڈر میں کاروبار کرتے ہیں۔ یہ تعلیم یافتہ کاروباری باعزت خاندان ہے۔

تحصیل تھانیسر

اس تحصیل میں 102 مواضعات تھے اس کے پندرہ گاؤں میں یہ برادری آباد تھی۔
اس برادری کے مشہور گاؤں رتن گڑھ والی اور داب کھیڑی اسی تحصیل میں تھے۔ یہ ہندو اکثریت کی تحصیل تھی۔

تحریک پاکستان میں اس تحصیل کی اس برادری کے اکابرین کا قابل فخر کردار رہے۔
ضلع کرنال کی چار تحصیلیں کرنال' پانی پت' کیتھل اور تھانیسر تھیں۔ کرنال اور پانی پت کی تحصیلوں میں ارائیوں کی کثیر تعداد آباد تھی۔ کیتھل میں بھی اس برادری کی کافی تعداد تھی۔ تاہم ملتانی ارائیں صرف تحصیل تھانیسر کے چند دیہات میں تھے۔ تھانیسر قدیم شہر تھا یہ تقریباً ارائیوں کا شہر تھا۔ ہندوستان کا مشہور سپوت اور تحریک آزادی کا مجاہد جناب محمد جعفر تھانیسری اسی شہر کے رہنے والے تھے۔ اور ارائیں برادری سے تھے۔ تحصیل تھانیسر کی حد انبالہ چھاؤنی سے ملتی تھیں انبالہ کرنال دہلی ریلوے لائین پر پہلا اسٹیشن موہری انبالہ چھاؤنی سے صرف پانچ میل کے فاصلہ پر تحصیل تھانیسر میں شامل تھا۔ تھانیسر کے نزدیک ہندوؤں کا متبرک مقام کورکھیتر ہے جہاں سورج گرین کے وقت ہندو اشنان (نہائے) کرتے ہیں۔ اور بہت بڑا میلہ لگتا ہے۔

شاہ آباد اس تحصیل کا اہم قصبہ تھا اس شہر کو شہاب الدین غوری نے بسایا تھا کیونکہ دہلی پر حملہ کے وقت یہ جگہ اس کی فوجوں کا پڑاؤ تھا یہ شہر لاہور سے دو سو میل اور دہلی سے سو میل کے فاصلہ جی ٹی روڈ پر دریائے مارکنڈہ کے کنارے آباد تھا۔ یہاں دو ہائی سکول اور کئی مڈل سکول تھے۔ سید اور پٹھان بالا دست قومیں تھیں۔ ارائیوں کا ایک پورا محلہ موسومہ ماجری تھا تاہم ملتانی ارائیوں کے صرف چند گھر تھے کیونکہ مختلف اوقات میں اس شہر کی اس برادری کے خاندان اردگرد کے دیہاتوں میں آباد ہوگئے تھے۔

پانی پت کے ارائیں چنیوٹ ضلع جھنگ اور پنڈ داون میں کثرت سے آباد ہیں۔ جن میں متعدد خاندان نہایت باثر اور متمول ہیں۔ تاہم وہ دوسری شاخ سے ہیں۔

Marfat.com

(1) انٹاوا

یہ گاؤں سکندرہ' یاجری اور کھیڑی تابع حسن کے نزدیک تھا اس میں اس برادری کے صرف آٹھ دس گھر تھے جن کا مورث اعلیٰ سملہڑی سے نقل مکانی کر کے اس گاؤں میں آباد ہوا تھا۔ باقی آبادی ہندو تھی۔

اس گاؤں میں اللہ بخش کا مشہور خاندان تھا۔ ان کے والد اور دادا کا نام معلوم نہیں ہو سکا۔ اللہ بخش کے تین پسران نور بخش' عبدالکرم اور امیر علی تھے۔ نور بخش کا وزیر علی' عبدالکریم کا عظیم الدین اور امیر علی کا ذاکر علی ہے۔ جناب وزیر علی کے پانچ بیٹے تھے۔ علی نواز لاولد فوت عظیم ہو چکا ہے۔ محمد رفیق' رشید احمد اور محمد یامین چک نمبر127 جنوبی سرگودھا میں آباد ہیں۔ جناب عظیم الدین کے دو بیٹے ہیں۔ محمد اختر ایم اے فوج میں کرنل ہیں جبکہ محمد اشرف کینیڈا میں کمپیوٹر انجینئر ہیں جناب ذاکر کا لڑکا بساوا ضلع سیالکوٹ میں ہے اور عظیم الدین چک نمبر46 (نیو سٹلائٹ ٹاؤن) میں آباد ہے۔

محمد رشید' محمد یامین اور محمد یاسین تین بھائی ہیں۔ لاہور میں رہتے ہیں۔ محمد رشید کے تین پسران محمد اقبال' عابد اور محمد زاہد ہیں۔ محمد یامین کے لڑکے محمد امتیاز اور محمد اکرم ہیں جبکہ محمد یامین کے محمد مبین اور محمد سلیم ہیں۔

جناب عبدالوحید ولد حاجی محمد یوسف اپنے پسران مسمیان عرفان وحید' رضوان وحید' ذیشان وحید اور عدنان وحید کے ہمراہ واسو میں رہتے ہیں۔

(2) بسنت پورہ

یہ چھوٹا سا گاؤں تھا۔ کسی بھی خاندان کے حالات و کوائف معلوم نہ ہو سکے ہیں۔

Marfat.com

(3) بابئین

یہ گاؤں مغلوں کے دور میں خواجہ نصیرالدین نے آباد کیا تھا۔ اس میں اس برادری کے کچھ خاندان حسن پورہ سے آکر آباد ہوئے تھے اور حسنا کا خاندان سکھوں کے دور موضوع سارن تحصیل جگادھری سے آکر آباد ہوا۔ اس گاؤں کے جناب جہانگیر ولد عالم گیر کا پسر اللہ دیا تھا۔ جس کے تین پسران محمد صدیق' نانو اور نور محمد ہیں۔ نور محمد لاولد فوت ہو چکا ہے محمد صدیق کے لڑکے محمد ریاست' محمد عاشق' محمد وارث ہیں۔ محمد صدیق ریلوے سے بطور گارڈ ریٹائر ہوئے۔ پانی والا باغ خانیوال میں رہتے ہیں۔ ان کا بیٹا محمد عاشق لاہور میں کاروبار کرتا ہے۔ نانو کے دو بیٹے محمد یامین اور محمد یاسین ہیں۔ محمد یامین ریلوے میں ملازم ہے۔ محمد یامین اور اس کے لڑکے محمد طارق اور محمد فاروق سی بلاک گلشن راوی میں رہتے ہیں۔ محمد یاسین ریڈیو پاکستان میں ملازم ہیں ان کے لڑکے محمد ساجد' محمد راشد' حافظ محمد حامد' محمد زاہد اور محمد شاہد ہیں۔ گلشن راوی میں قیام پذیر ہیں۔

حسنا ولد قلندر بخش ولد قادر بخش کا بڑا باا ثر خاندان تھا اس خاندان کے افراد خوشحال اور ملنسار ہونے کی بناء پر تمام برادری اور علاقہ میں مشہور تھے۔ اس خاندان کا شجر نسب حسب ذیل ہے۔

جناب تہور علی کا خاندان فرو کہ میں آباد ہوا اس کا پسر محمد اسلم اسسٹنٹ ڈائریکٹر تعلیم لاہور ہے۔ محمد شریف کا خاندان لاہور میں جوہر ٹاؤن میں رہائش پذیر ہے۔ جناب عبدالعزیز کا خاندان فروکہ میں رہتا ہے۔ جناب ولی محمد کے پسران بھی فروکہ میں ہیں۔ جناب ولی محمد کے پسر لیاقت علی کے لڑکے فروکہ میں ہیں جبکہ ڈاکٹر عاشق علی کا خاندان میانوالی میں مقیم ہے۔ محمد بشیر کا خاندان فروکہ میں آباد ہے۔

Marfat.com

- حسنا
  - عبدالکریم
    - عبدالرحمن
      - تہور علی
        - محمد اسلم
          - محمد حماد
      - محمد شریف
        - محمد اکرم - محمد افضل - محمد اشرف
    - عبدالعزیز -1
  - عبداللہ
    - احسان محمد
      - مہربان
        - محمد انتظار - محمد نثار - محمد اسرار
  - محمد یوسف
    - ولی محمد -2
  - الفت علی
    - محمد بشیر -3
    - محمد نذیر
      - محمد نصیر
        - نعیم - کامران - عدنان - سفیان

- 1 عبدالعزیز
  - قطب دین
  - جمال دین
    - پروست علی - ارشد علی
  - جلال دین
    - محمد رفیق - ڈاکٹر محمد شفیق - محمد طاہر - محمد شاہد - محمد عتیق
  - محمد خلیل

- 2 ولی محمد
  - لیاقت علی
    - محمد اقبال - مقبول - افتخار
  - ڈاکٹر عاشق علی
    - ڈاکٹر محمد طارق - ڈاکٹر محمد آصف
      - اسامہ

- 3 محمد بشیر
  - شمس الدین
    - محمد سعید - محمد جمال
      - شہریار
  - واجد علی
    - اکبر علی - سکندر علی - عمر علی - محمد وہاب
  - امجد علی
    - اسداللہ

(4) بھوگ پور

اس گاؤں میں جناب غلام بھیک کا مشہور خاندان تھا۔ ان کا ایک ہی پسر عنایت اللہ ہے جو اپنے بیٹوں مسمیان صنعت اللہ' محمد ندیم اور محمود احمد کے ہمراہ چک نمبر48 میں آباد ہے۔ جناب جہانگیر علی مرحوم غلام بھیک کے داماد تھے۔

(5) پاڈلو

اس گاؤں کے جناب عبدالعزیز کے پسر واجد علی موضوع کالے والی میں آباد ہیں۔ چیئرمین یونین کونسل رہے ہیں۔ وہ علاقہ کی ہردلعزیز شخصیت ہیں ان کے پسران خورشید احمد' محمد انوار' ذوالفقار علی' سعید احمد اور محمد افتخار کاروبار کرتے ہیں۔ یہ تعلیم یافتہ خاندان ہے۔ جناب شیر علی کے پسر عبدالرشید اپنے بیٹوں مسمیان محمد رشید جاوید' احمد جاوید' اجمل اور ساجد کے ہمراہ قلعہ سوبھا سنگھ میں رہائش پذیر ہیں۔ یہ تعلیم یافتہ اور ملازمت پیشہ خاندان ہے۔

Marfat.com

(6) داب کھیڑی

یہ گاؤں تھانیسر سے چار میل کے فاصلہ پر واقع تھا۔ اس علاقہ میں کھیڑا اور کھیڑی عام نام تھے بڑے گاؤں کو کھیڑا اور چھوٹے کو کھیڑی کہتے تھے۔ داب گھاس کی ایک قسم ہے۔ جنگل خرید کر اس گاؤں کو آباد کیا گیا تھا اور داب گھاس کی نسبت سے اس کا نام داب کھیڑی مشہور ہوا۔ چوہدری عبدالحمید کی نسبت سے اس کو حمید پورہ بھی کہتے تھے۔

موضع چوڈیالہ میں محمد جیون کی شاخ کا شجرہ ملاحظہ فرمائیں۔ جس کو یہاں بھی درج کیا جارہا ہے اس خاندان کے یوسف علی و یامین علی پسران ایزد بخش اور احمد حسن و محمد حسن پسران قادر بخش نے اراضی خرید کر کے اس کو آباد کیا۔ یہ گاؤں اسی خاندان کی ملکیت تھا۔ خاندان کا شجرہ یہ ہے۔

محمد شفیع وغیرہ چوڈیالہ میں اور اب 78 شمالی میں ہیں۔ امیر حسن کا خاندان بھی چوڈیالہ میں رہا

1947ء میں اس گاؤں کے تین آدمی شہید ہوئے۔ دو مسمیان امیر دھوئی والے اور نذیر حسین کے بہنوئی اور دوسرا فیض محمد دالمی والے اس برادری کے علاوہ اور ایک راجپوت مسلمان حملہ عید سے تیسرے روز ہوا۔ ہندوؤں کے کافی لوگ مارے گئے۔ پرچہ عبدالحمید اور عبدالعزیز وغیرہ کے خلاف ہوا۔ عبدالحمید اور مہربان شہارنپور چلے گئے اور وہاں سے پاکستان آکر چک نمبر 78 شمال میں آباد ہوئے۔ باقی اشخاص پہلے پٹھانوں کے گاؤں حسن پورہ میں اور بعد ازاں حویلی پہنچے اور پاکستان میں بذریعہ قافلہ و ٹرین پہنچ کر چک نمبر 78

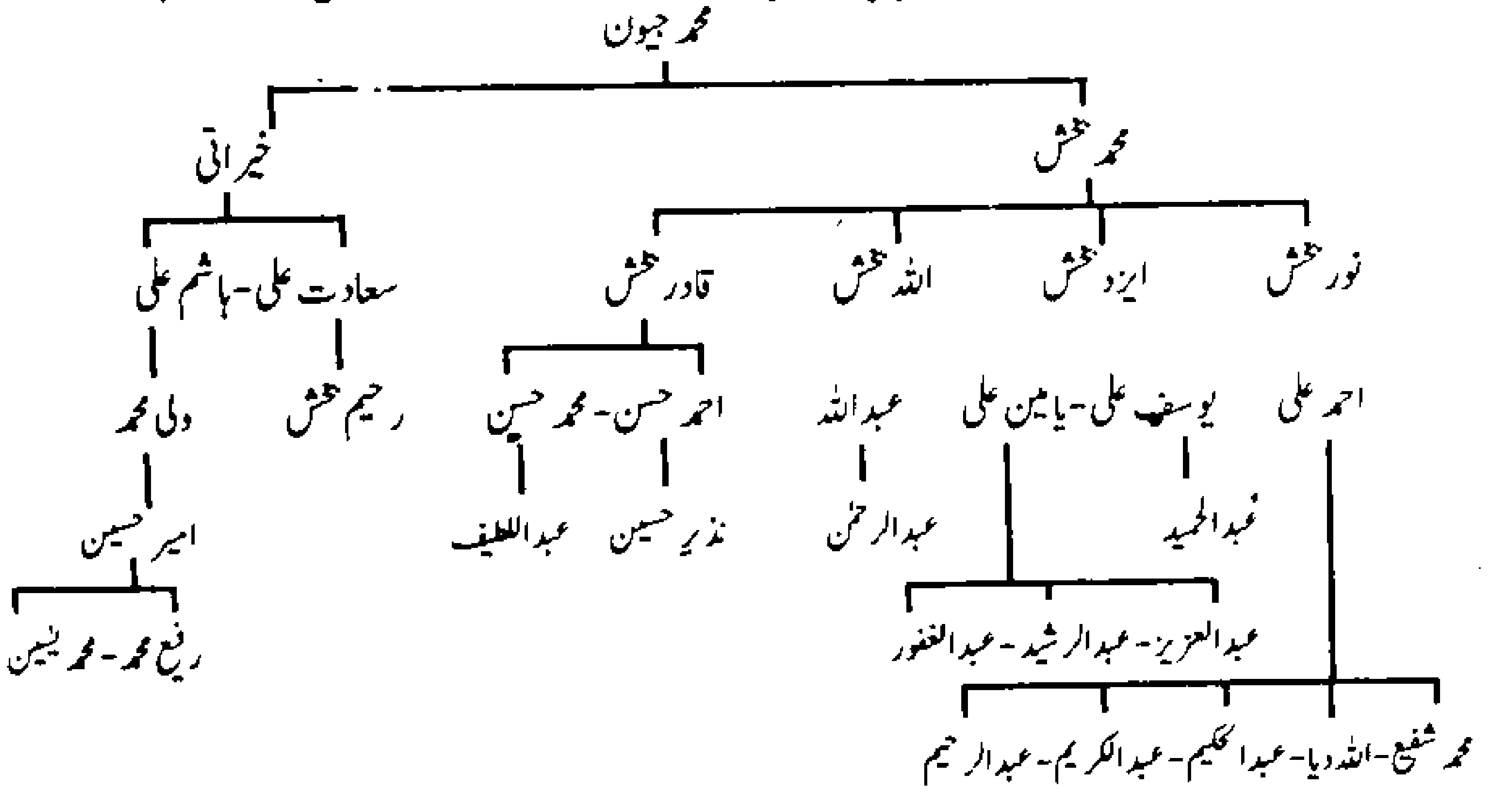

Marfat.com

میں آباد ہوئے۔ جناب یوسف علی حکیم تھے۔ نہایت زیرک اور نیک احسان تھے ان کا ایک ہی بیٹا عبدالحمید تھا۔ جو ہندوستان میں انجمن کا صدر اور پاکستان میں انجمن کا سرپرست رہا ہے۔ برادری کی انتہائی ہر دلعزیز شخصیت تھے۔ آپ نے انتہائی مصروف زندگی گذاری۔ صاحب جائیداد اور صاحب اولاد ہیں تمام پسران اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں چند سال قبل چک نمبر78 میں فوت ہوئے۔ آپ کے سات بیٹے اور پانچ بیٹاں ہیں ان کی تمام اولاد خوشحال اور بااثر ہے۔ ایک بیٹا عبدالحفیظ مقابلہ کا امتحان پاس کر کے جوانی میں فوت ہوگیا تھا لاہور کے مشہور و معروف قانون دان اور پاکستانکے سابق اٹارنی جنرل جناب بریسٹر شہزاد جہانگیر چوہدری صاحب کے فرزند ارجمند ہیں۔ ان کے دیگر پسران عبدالشکور گوجرانوالہ' عبدالستار گلاسکو انگلینڈ+ عبدالجبار نوشہرہ' عبدالقدیر حبیب بنک کے افیسر ہیں اور سٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا میں ہیں اور عبدالقیوم چک نمبر78 شمال میں ہیں۔ عبدالقیوم فوت ہوچکا ہے ان کا بیٹا جاوید اختر ہے۔ جناب یامین نمبردار نہایت پاکباز اور نیک سیرت انسان تھے۔ ان کے تین پسران عبدالعزیز' عبدالرشید اور عبدالغور ہیں ان کا خاندان تعلیم یافتہ' کاروباری اور خوشحال ہے۔ جناب عبدالعیز کے چھ بیٹے مسمیان عبدالواحد' عبدالقادر' عبدالغفار' اصغر علی' اختر علی اور ناصر علی ہیں۔

جناب عبدالرشید کا ایک ہی پسر عبدالصبور ہے اور عبدالغفور کے دو صاجزادے سلطان احمد اور سلیم احمد ہیں۔

جناب احمد حسن کا پسر نذیر حسن تھا جن کے چار پسران عبدالحق' عبدالرحمان' محمد سلیمان اور عبدالحلیم کراچی ہیں۔ عبدالحق اور محمد سلیمان کراچی میں رہتے ہیں اور کاروبار کرتے ہیں۔ عبدالرحمان اور عبدالعلیم موضع کالوکی ڈاکخانہ ضلع گوجرانوالہ میں رہتے ہیں۔

جناب محمد حسن کا ایک فرزند عبداللطیف تھا ان کے تین بیٹے جناب عبدالرزاق' عبدالصمد اور عبدالخالق ہیں۔ عبدالرزاق حبیب بنک سے ریٹائر ہو کر اپنے پسران مسمیان عبدالسمیع اور عبدالقدوس کے ہمراہ نیو کراچی رہتے ہیں۔ عبدالخالق بھی اپنے پسران اطہر علی

Marfat.com

اور کاشف علی کے ہمراہ کراچی میں ہیں۔ عبدالصمد محلہ اسلام پورہ مکان نمبر 8.4 فاروق آباد ضلع شیخوپورہ میں قیام پذیر ہیں۔ ان کا بیٹا ہمایوں عارف پی ایچ ڈی اسسٹنٹ پروفیسر ہیں۔ دوسرا بیٹا محمود آصف جرمنی میں ہے۔ ان کا تیسرا بیٹا محمد ہارون کاروبار کرتا ہے۔ جبکہ چوتھے بیٹے محمد عامر نے حال میں ایم ایس سی کی ہے۔ جناب عبدالصمد نیک سیرت' ملنسار اور بااخلاق شخص ہیں از کا جملہ خاندان خوشحال اور مشہور ہے۔

(7) داملی

دریائے مارکنڈا کے کنارے شاہ آباد کے نزدیک اس برادری کا یہ مشہور گاؤں تھا۔ دائم علی کی نسبت سے اس کا نام دائم علی اور بعدازاں داملی مشہور ہوا۔ یہ تعلیم یافتہ اور خوشحال خاندانوں کا گاؤں تھا۔ اس نے برادری کی اہم شخصیات پیدا کیں۔ جن میں چوہدری بدرالدین مرحوم ریٹائرڈ ڈی آئی جی شامل ہیں۔ جناب ضیاء الدین ایم پی اے اسی گاؤں کے ہیں۔

اس گاؤں کے خاندانوں کا شجرہ نسب حسب ذیل ہے۔ پہلے عزت بخش کا خاندان

چوہدری بدالدین اس خاندان کے مایہ ناز سپوت تھے۔ ڈی آئی جی کے عہدہ سے ریٹائرڈ ہو کر فوت ہوئے۔ دیانتداری سے پولیس میں ملازمت کی۔ جائیداد تو نہ بنائی البتہ نیک نامی کی دولت سے مالامال ہوئے۔ پولیس کا سب سے بڑا ایوارڈ پی پی ایم ملا۔ دبنگ اور نڈر پولیس افیسر تھے۔ انتہائی نیک سیرت اور ملنسار تھے ان کا پسر فرزند بدر منیر صنعت کار ہے اور 307 کینال ویو سوسائٹی میں سکونت پذیر ہے۔ ان کے دو بیٹے سیب بدر اور جہان زیب بدر ہیں۔ ان کا دوسرا فرزند کپتان بدر نظیر 308 کینال ویو سوسائٹی لاہور میں مقیم ہے۔ گلبرک کے مشہور چائنیز رستورنٹ ای فاہ کا منیجنگ ڈائریکٹر اور مالک ہے۔ ان کا ایک بیٹا بدر نمیر امریکہ میں اور دوسرا بیٹا بدر عزیز لاہور میں زیر تعلیم ہے۔ چوہدری بدرالدین کا تیسرا فرزند بدر کبیر ریتالہ خورد میں کاروبار کرتا ہے۔ جناب بدرالدین کے پسران باپ کی جملہ خوبیوں کے حامل ہیں۔ اس خاندان کے جناب وحید الدین بلدیہ ریتالہ کے چیئرمین

Marfat.com

عزت بخش

- کیپٹن محمد اسماعیل-1
- نعمت علی-2
- صوبیدار محمد ولایت-3

1-کیپٹن محمد اسماعیل

- صوبیدار کفایت اللہ
- عتیق اللہ
- محمد عطاء اللہ
- قدرت اللہ
- امان اللہ
- ہدایت اللہ

I-صوبیدار کفایت اللہ

- بدرالدین
  - بدر منیر-بدر نظیر-بدر کبیر
- وحیدالدین
  - طاہر-ظاہر-ناصر-عابد
- صلاح الدین
  - مسعود-ڈاکٹر محمود
- علاؤالدین
  - پرویز-جاوید علاؤالدین
- ضیاءالدین
  - ضیاءالحق-ضیاءالحسن-محمد بلال-ضیاالنمر

II- عتیق اللہ

- محمد ارشاد-محمد سعید-محمد رشید

III- محمد عطاء اللہ

- سلیم اختر-نعیم اختر-نسیم اختر

IV- قدرت اللہ

- جاوید مسعود-جاوید مقصود-جاوید سعود

V- امان اللہ

- سجاد انور-امتیاز انور

VI- ہدایت اللہ

- حسن ہدایت-وسیم ہدایت

2 نعمت علی

- رفیق اللہ
  - محمد عطا-محمد رضا
- صبغت اللہ
  - عبدالخالق-محمد انور
- نصیر اللہ
  - اشفاق احمد-افتخار احمد
- عظمت اللہ
  - حشمت اللہ-محمد محمود-محمد بشیر

3 صوبیدار محمد ولایت

- محمد بشیر
  - نصیر احمد-نثار احمد-انوار احمد
- احسان اللہ
- ثناء اللہ
  - سلطان احمد-سمیع اللہ-محمد اقبال

☆☆☆☆☆☆

رہے ہیں۔ شہر کی ہر دلعزیز شخصیت ہیں۔ ان کا پسر طاہر وحید ریتالہ میں اور طاہر وحید ناصر وحید' عامر وحید امریکہ میں کاروبار کرتے ہیں۔ جناب صلاح الدین پاک سعودی فرٹیلائز میرپور ماتھیلو کے مینجنگ ڈائریکٹر کے عہدہ سے ریٹائر ہوکر جوہر ٹاؤن لاہور میں رہتے ہیں۔ ان کا بیٹا مسعود صلاح الدین واپڈا میں ایکسین اور ڈاکٹر محمود صلاح الدین اکاڑا میں ایم او ہے۔ جناب علاؤالدین اور ان کے پسران ریتالہ میں کاروبار زمیندارہ کرتے ہیں۔ اس خاندان کو جناب ضیاء الدین نے چار چاند لگا دیئے ہیں۔ آپ پنجاب اسمبلی کے ممبر ہیں اور مسلم لیگ کے ٹکٹ پر بھاری اکثریت سے کامیاب ہوئے۔ متدین اور پاکباز و نیک سیرت انسان ہیں اور ریتالہ خ . میں رہتے ہیں۔

جناب عتیق اللہ کے بیٹے محمد ارشاد اور محمد سعید ریتالہ میں سکونت پذیر ہیں۔ جبکہ محمد رشید سرگودھا میں بنک مینجر ہے۔ بابر رشید' عنبرین رشید' نوشین رشید اور یاسر رشید اس کے پسران ہیں۔ محمد ارشاد کا بیٹا محمد افتخار ہے محمد ارشاد فوت ہو چکا ہے۔

جناب محمد عطاء اللہ کا پسر سلیم اختر انگلینڈ میں اور نعیم اختر و نسیم اختر امریکہ میں ہیں۔ اسی طرح محمد قدرت اللہ کے دو بیٹے جاوید مسعود اور جاوید مقصود امریکہ میں ہیں جبکہ ان کا تیسرا بیٹا ریتالہ میں ہے۔ جناب امان اللہ کا ایک پسر سجاد انور امریکہ میں اور دوسرا امتیاز انور واپڈا میں ملازم ہے۔ جناب ہدایت اللہ چک نمبر A-R-2/1 ضلع اکاڑہ میں ہیں۔ ان کا ایک لڑکا حسن ہدایت انگلینڈ میں ہے۔

اس گاؤں کے دوسرے بڑے خاندان نعمت علی کا شجرہ نسب حسب ذیل ہے۔

نصیر احمد اور نثار احمد ریتالہ میں جبکہ انور احمد بمعہ اپنے دو پسران شروقت وغیرہ سرگودھا میں رہتے ہیں۔ سلطان احمد کے تین بیٹے ہیں اور وہ ماڈل کالونی ملیر کینٹ کراچی میں سکونت رکھتے ہیں۔ سمیع اللہ ریتالہ میں ہیں۔ محمد اقبال ایم ای ایس میں انجنیر ہیں۔ دیدار بخش کے خاندان کا شجرہ نسب اس طرح ہے۔

جناب فیض محمد 1947ء میں بمقام داب کھیڑی شہید کردیئے گئے تھے ان کے دو بیٹے تھے۔ ضیاء اللہ فوت ہو چکا ہے۔ ان کے پسران چک نمبر 48 میں آباد ہیں۔ عبدالرزاق کے

Marfat.com

- دیدار عش
  - فیض اللہ
    - ضیاء اللہ
      - نذیر احمد - شبیر اختر - محمد جمیل
    - عبدالرزاق
      - زاہد اختر - تنویر احمد
  - محمد شریف
    - ڈاکٹر ولی اللہ
      - انعام اللہ - کریم اللہ
        - علیم اللہ
          - محمد اسلم - محمد جاوید - محمد اکرم - محمد پرویز
    - بقاء اللہ
      - ذکاء اللہ - شفاعت اللہ - سلیم اللہ
    - علیم اللہ
    - سمیع اللہ

☆☆☆☆☆☆

- ارجمند
  - محمد شریف
    - عبدالحق - ظہور احمد
  - محمد خلیل

- طالع مند
  - عبدالغفور
    - عبدالشکور
      - عبدالخالق - محمد خالد - محمد ناصر - محمد شاہد - محمد حامد
    - عبدالستار
    - عبدالجبار
    - عبدالغفار

☆☆☆☆☆☆

زاہد اختر کا میڈیکل سٹور ہے جبکہ تنویر احمد ملازمت کرتا ہے۔ انعام اللہ لاہور میں اور کریم اللہ رحیم یار خان میں ہے۔ ذکاء اللہ وغیرہ تینوں بھائی رحیم یار خان میں ہے۔

یہ بااثر اور مشہور خاندان ہے۔ جناب علیم اللہ نیک سیرت خوش گفتار اور پرکشش شخصیت کے مالک تھے۔ انجمن کے فعال عہدیدار تھے ان کی جوانمرگی نے انجمن کو اور ان کے دوستوں واہل خانہ کو ناقابل تلافی نقصان پہنچایا۔ ان کے فرزند محمد اسلم 631 عمر بلاک میں رہے ہیں محمد جاوید فوج میں کرنل ہیں۔ محمد اکرم فیصل ٹاؤن لاہور اور محمد پرویز امریکہ میں رہے ہیں۔

جناب ارجمند اور طالع مند کا شجرہ یہ ہے۔

عبدالحق پی اے ایف میں ملازم ہے۔ دونوں بھائی چک نمبر 48 شمال میں رہے ہیں۔ عبدالخالق نائب صوبیدار ہے۔ محمد خالد اور محمد ناصر کاروبار کرتے ہیں۔ محمد حامد ملازمت کرتا ہے۔ عبدالغفار ٹیچر ہے یہ جملہ خاندان چک نمبر 48 شمال ضلع سرگودھا کا نمایاں خاندان ہے۔

جناب عنایت اللہ کا پسر حفیظ اللہ جنڈانوالہ ڈاکخانہ خاص ضلع بھکر میں رہتا تھا۔ فوت ہو چکا ہے اس کا پسر حمید اللہ اور اس کے لڑکے زاہد اقبال' زاہد جلال اور زاہد انوار اسی جگہ رہتے ہیں۔ زاہد اقبال رجسٹریشن آفس میں سپروائزر اور زاہد جلال' زاہد انور پاک فوج میں بطور ڈسپنسر ملازم ہیں۔ جناب علی حسن ٹیکنیکل کالج ساہیوال میں ہیڈ آف ڈیپارٹمنٹ میں ان کا بھائی رحمت ہے۔

(8) رتن گڑھ

یہ گاؤں شاہ آباد سے ڈیڑھ میل کے فاصلہ پر جی ٹی پر جانب جنوب واقع تھا اس کے ساتھ ہی دوسرا گاؤں دھرم گڑھ 'تھا جس کو نواں گاؤں بھی کہتے تھے۔ دونوں گاؤں کے درمیان صرف کچا راستہ حد فاصل تھا۔ نواں گاؤں خالصتاً ارائیوں کا تھا جبکہ رتن گڑھ میں نصف ملکیت ہندو جاٹوں کی تھی۔ تاہم آبادی ارائیوں کی زیادہ تھی یہ دونوں گاؤں شاہ آباد

Marfat.com

کے نزدیک ہونے کی وجہ سے یہاں کا تقریباً ہر خاندان تعلیم یافتہ تھا اپنے محل وقوع اور تعلیم کی وجہ سے یہ گاؤں برادری کے مشہور اور اہم گاؤں تھے۔

یہ دونوں گاؤں سکھوں کے دور حکومت میں سکھوں نے آباد کیئے تھے۔ رتن گڑھ رتن سنگھ نے اور دھرم گڑھ دھرم سنگھ نے آباد کیئے۔ یہ دونوں حقیقی بھائی تھے اور ان کے نام پر ان کے نام رکھے گئے ان کا تیسرا بھائی کشن سنگھ تھا۔ جس کے نام پر کشن گڑھ عرف کبو ماجرا آباد ہوا۔ یہ سکھوں کا گاؤں تھا اور رتن گڑھ سے ایک میل کے فاصلہ پر جانب مشرق تھا۔ سکھوں کی حکومت تک مالک سکھ رہے پہلے بندوبست میں انگریزوں نے قبضہ کی بناء پر قابضین کو مالک قرار دے دیا۔

اگرچہ اردگرد کے گاؤں والوں نے پہلے طاقت کے بل بوتے پر اور مار کھانے کے بعد عدالتی سطح پر اپنا حق ملکیت جتانے کی کوشش کی مگر ان کو کامیابی نہ ہوئی۔

اس گاؤں میں تین خاندان آباد ہوئے اور بعد ازاں ان کی اولاد خوب پھلی پھولی' خاندان کو ٹھولہ بھی کہا جاتا ہے۔ رامپوری خاندان مشہور و معروف خاندان تھا۔ اس کے مورث اعلیٰ شائر رامپور سے آکر یہاں آباد ہوئے تھے۔ اس خاندان کا شجرہ نسب حسب ذیل ہے۔

یہ اس گاؤں کا اہم اور معروف خاندان تھا۔ خاندان کے مورث اعلیٰ جناب سائر ابتداً موضع دھوئی میں آباد ہوئے۔ وہاں سے رام پور میں منتقل ہوگئے لیکن یہ جگہ بھی پسند نہ آئی اور رتن سنگھ سکھ سردار کی ترغیب پر رتن گڑھ آگئے اور اس گاؤں کی بنیاد ڈالی ان کا چوتھا بیٹا قدر لاولد فوت ہوا۔ باقی تین لڑکوں کی اولاد اس گاؤں میں خوب پھلی و پھولی اور برادری میں شہرت پائی یہ بااثر اور خوشحال خاندان ہے۔

جناب سائر کے پسر محمد المعروف محمدا کے واحد پسر گھیٹو تھے جن کے تین پسران اکبر علی' برکت علی اور امر علی ہوئے۔ اکبر علی سو سال سے زائد عمر میں 1945ء میں فوت ہوئے۔ ان کو اپنے والد کی زبانی تفصیلاً یاد تھا کہ ان کا جد امجد رامپور سے آکر کس طرح اس گاؤں میں آباد ہوا۔ ان کو سکھوں کے کارداروں کے مظالم کی جملہ تفاصیل زبانی یاد تھیں۔

Marfat.com

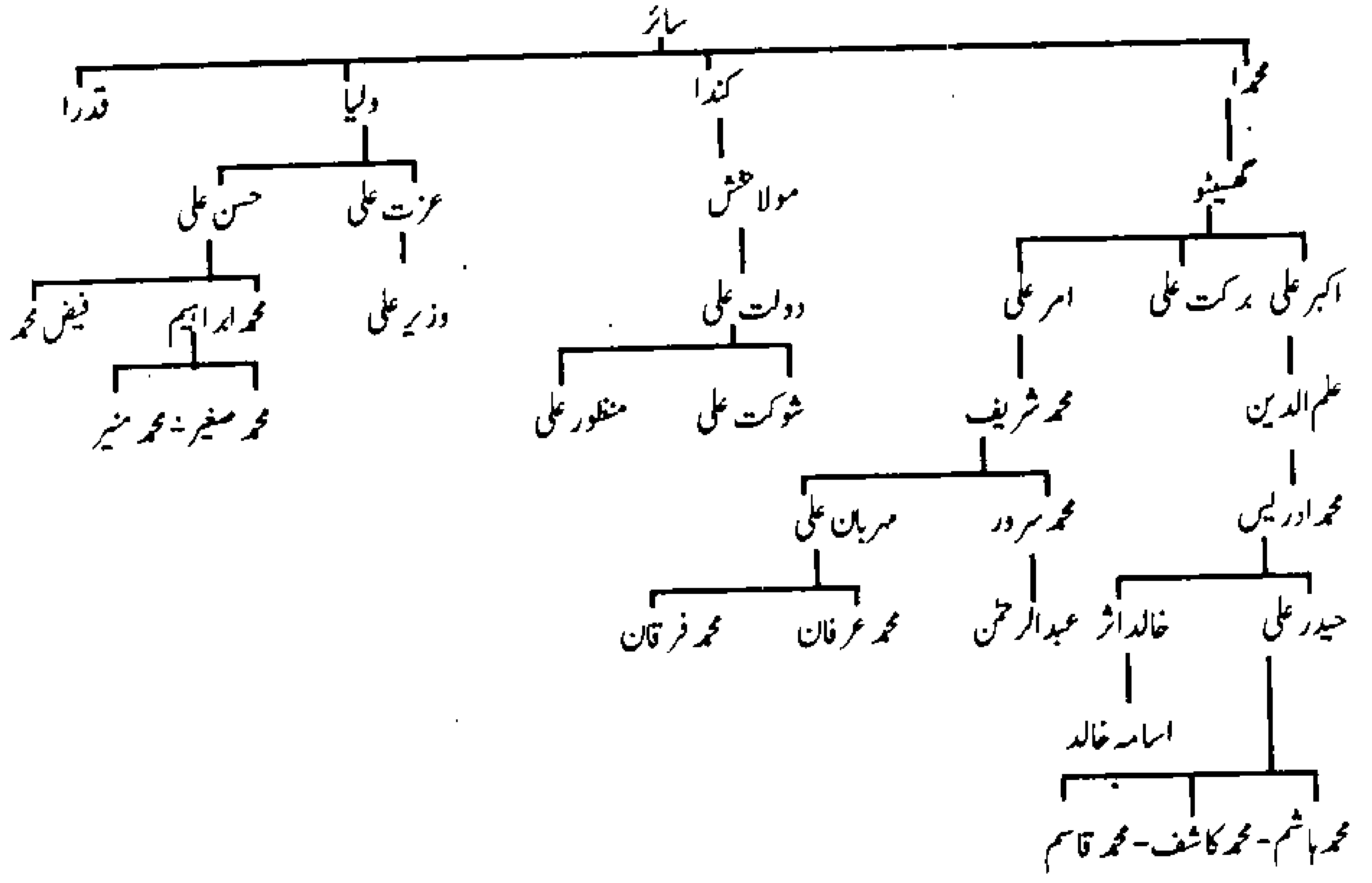
سائیں
محمدا
کندا
ولیا
قدرا
گھسیٹو
اکبر علی
برکت علی
امر علی
علم الدین
محمد ادریس
حیدر علی
خالد اثر
محمد ہاشم - محمد کاشف - محمد قاسم
اسامہ خالد
محمد شریف
محمد سرور
مہربان علی
عبدالرحمن
محمد عرفان
محمد فرقان
مولا بخش
دولت علی
شوکت علی
منظور علی
عزت علی
حسن علی
وزیر علی
محمد ابراہیم
فیض محمد
محمد صغیر - محمد منیر

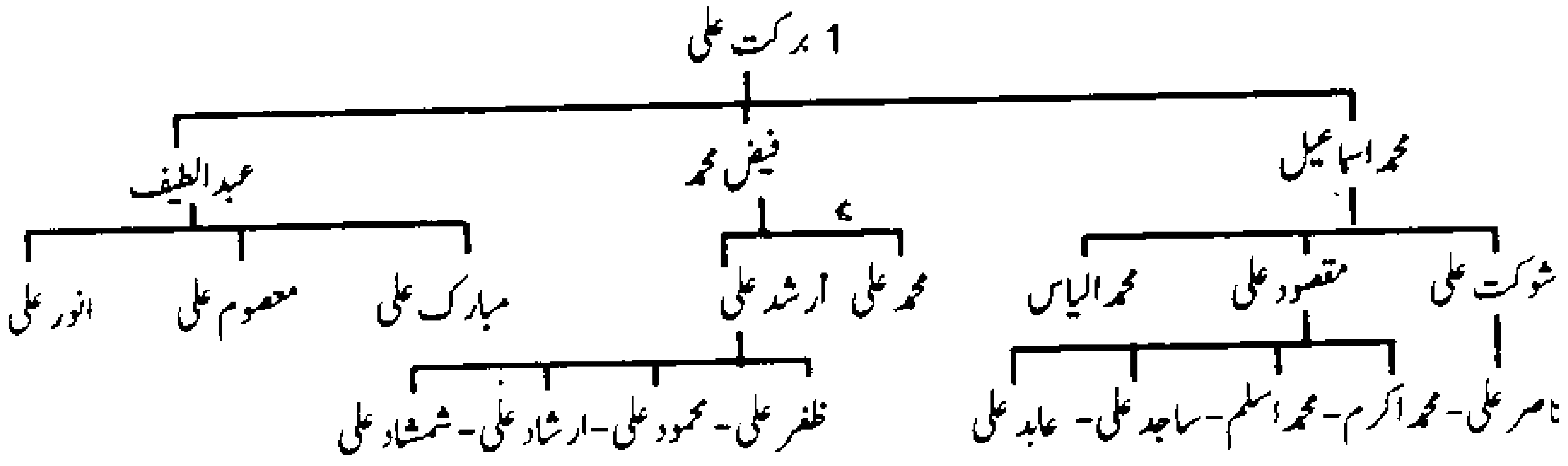
1 برکت علی
محمد اسماعیل
فیض محمد
عبداللطیف
شوکت علی
مقصود علی
محمد الیاس
ناصر علی - محمد اکرم - محمد اسلم - ساجد علی - عابد علی
محمد علی
ارشد علی
ظفر علی - محمود علی - ارشاد علی - شمشاد علی
مبارک علی
معصوم علی
انور علی

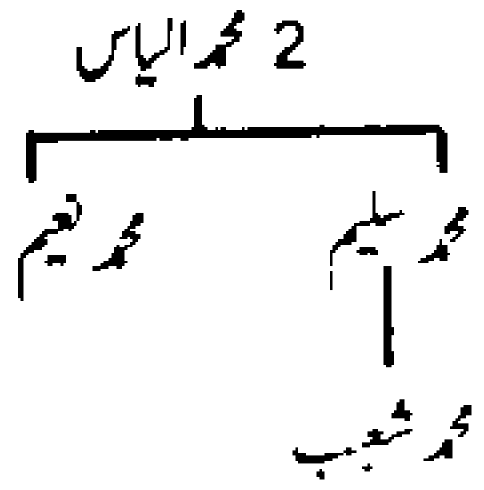
2 محمد الیاس
محمد سلیم
محمد نعیم
محمد شعیب

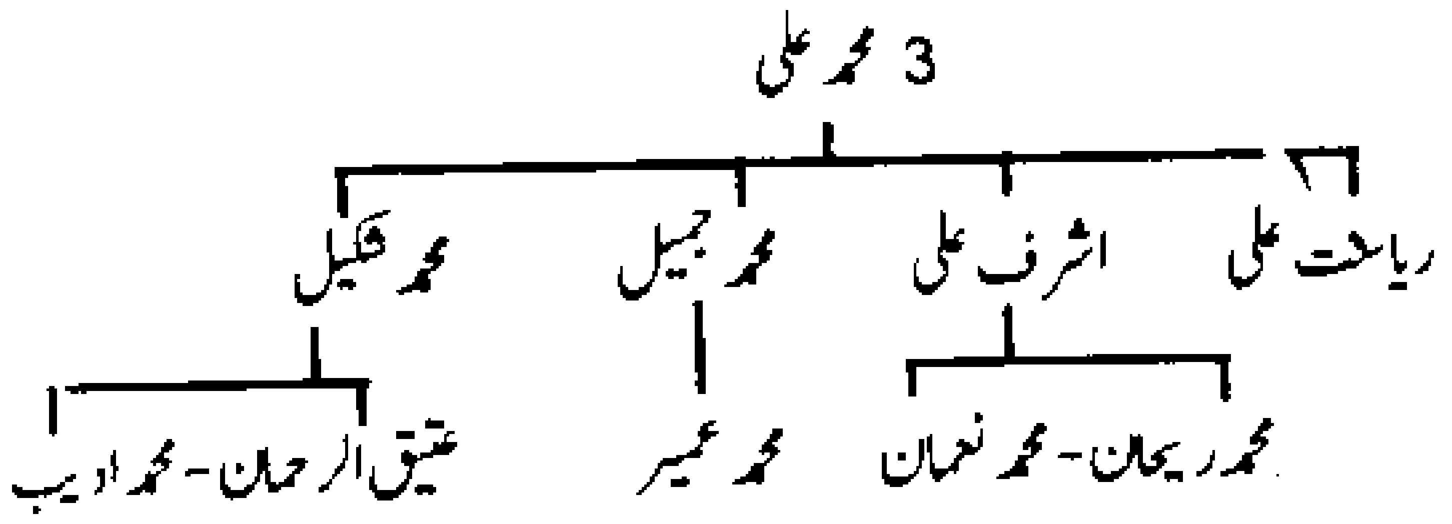
3 محمد علی
ریاست علی
اشرف علی
محمد جمیل
محمد شکیل
محمد ریحان - محمد نعمان
محمد عمیر
عتیق الرحمان - محمد ادیب

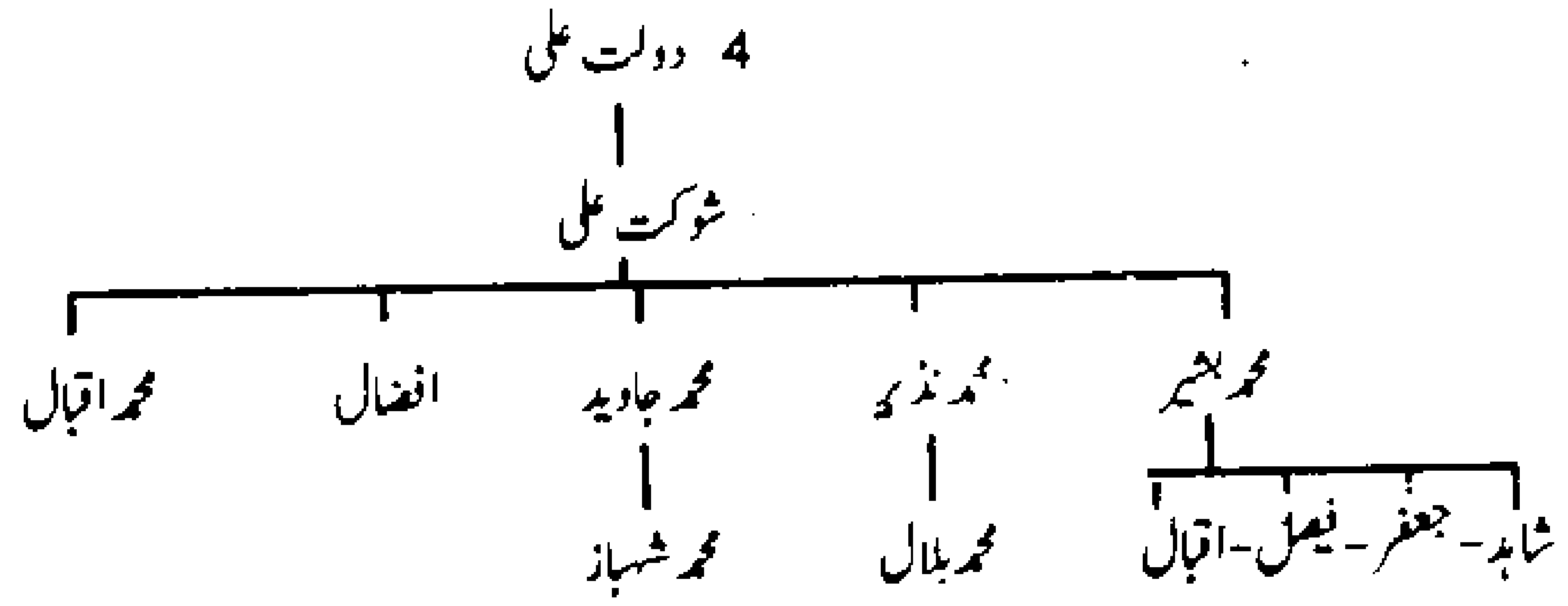
4 دولت علی
شوکت علی
محمد بشیر
محمد نذیر
محمد جاوید
افضال
محمد اقبال
شاہد - جعفر - فیصل - اقبال
محمد بلال
محمد شہباز

Marfat.com

انگریز حکومت کے ابتدائی سالوں کے واقعات بندوبست اراضی کے مراحل نہایت دلچسپ انداز میں سناتے تھے۔ ان کا ایک ہی پسر علم الدین تھا۔ انتہائی دبنگ اور مشہور شخص تھے۔ ہجرت کے بعد کوٹ ارایان میں آباد ہوئے۔ 1982ء میں ایک صدی کی عمر پاکر فوت ہوئے۔ ان کا واحد پسر محمد ادریس ہے جس کے دو بیٹے حیدر علی اور خالد اشیر ہیں۔ دونوں وکیل ہیں۔

جناب برکت علی کے تین پسران محمد اسماعیل' فیض محمد اور عبداللطیف تھے۔ تینوں فوت ہوچکے ہیں۔ محمد اسماعیل اور فیض محمد ہجرت کے بعد کوٹ ادو میں اور عبداللطیف میانی ضلع سرگودھا میں آباد ہوئے۔ جناب محمد اسماعیل کے تین لڑکے شوکت علی' مقصود علی اور محمد الیاس ہیں۔ شوکت علی حال ہی میں فوت ہوئے ہیں ان کا واحد پسر ڈاکٹر ناصر علی مشہور سرجن ہیں اس کے پانچ لڑکے مسمیان عمران ناصر' فہد ناصر' مبشر ناصر' سعد ناصر اور اسد ناصر ہیں۔ مقصود علی کے محمد اکرم' محمد اسلم' ساجد علی اور عابد علی ہیں۔ محمد اکرم کپڑے کے مشہور تاجر ہیں۔ اس کے دو بیٹے محمد رضوان اور محمد وقاص ہیں۔ محمد اسلم سوئی گیس فیلڈ میں ملازم ہے۔ ساجد علی ایم اے او جی ڈی سی اسلام آباد ہیڈ آفس میں ملازم ہے اس کے بیٹے کا نام محمد حمزہ ہے۔ عابد علی کاروبار کرتا ہے۔ محمد الیاس کے محمد سلیم اور محمد نعیم ہیں۔ محمد سلیم سوئی فیلڈ گیس میں ملازم ہے۔ اس کا ایک ہی لڑکا محمد شعیب ہے۔ محمد نعیم بی اے' ایم کام ملٹری اکاؤنٹس ملتان میں ملازم ہے۔ فیض محمد کے دو پسران محمد علی اور ارشد علی ہیں۔ محمد علی کے ریاست علی' اشرف علی' محمد جمیل' محمد شکیل ہیں۔ اشرف علی اور محمد شکیل ملتان میں کاروبار کرتے ہیں۔ ریاست علی ملازم ہے۔ ارشد علی کے آٹھ لڑکے ظفر علی' محمود علی' ارشاد علی اور شمشاد علی وغیرہ ہیں۔ عبداللطیف کے تین پسران مبارک علی' معصوم علی اور انور علی ہیں۔ انور علی فوج سے ریٹائر ہو کر کراچی کی منظور کالونی میں آباد ہے۔ حاجی معصوم علی بھی فوجی ملازمت سے ریٹائر ہوئے ہیں وہ اور مبارک علی میانی میں پکھووال گیٹ میں رہتے ہیں اور کاروبار کرتے ہیں۔

جناب محمد شریف ولد امر علی بھی ہجرت کے بعد کوٹ ادو میں آباد ہوئے۔ اس کے

Marfat.com

دو پسران سرور علی اور مہربان علی ہیں۔ سرور کا عبدالرحمن ہے اور مہربان کے دو لڑکے ہیں۔ جناب کندا کے دو بیٹے تھے۔ صرف مولا بخش کی اولاد موجود ہے اس کا پسر دولت علی ہندوستان میں فوت ہوا۔ اس کے دو لڑکے شوکت علی اور منظور علی ہیں۔ ہجرت کے بعد یہ خاندان واسو میں آباد ہوا۔ دونوں فوت ہو چکے ہیں۔ منظور علی کی کوئی اولاد نہ ہے۔ شوکت علی کے محمد بشیر' محمد نذیر' محمد رمضان اور محمد اقبال ہیں۔ محمد بشیر کے پسران محمد شاہد' محمد جعفر' محمد فیصل اور مسعود رضا ہیں۔ محمد نذیر کا لڑکا محمد بلال ہے اور محمد جعفر کا محمد شہباز ہے۔

جناب عزت علی کے دو پسران وزیر علی اور عظمت علی تھے۔ عظمت علی لاولد فوت ہوا۔ وزیر علی کی اولاد موجود ہے۔

جناب حسین علی عرف حسینا کے پسر محمد ابراہیم کے چار پسران محمد منیر اور محمد نذیر وغیرہ ہیں۔ فیض محمد کا پسر محمد اقبال ہے جس کے دو لڑکے محمد جاوید اور محمد ندیم ہیں۔

رامپوری خاندان کے جناب علم الدین کے واحد پسر محمد ادریس کو بطور وکیل اور بطور سیاست دان خوب شہرت ملی۔ آپ 1932ء میں پیدا ہوئے۔ ہجرت کے بعد والد کے ہمراہ جھنگ آ کر 1949ء میں میٹرک کا امتحان پاس کیا۔ اور ایک سکول میں بطور مدرس تین سال ملازمت کی۔ اسی دوران پنجاب یونیورسٹی سے پرائیویٹ طالب علم کی حیثیت سے امتحان دے کر 1953ء میں بی اے کی ڈگری حاصل کی اور یونیورسٹی لاء کالج میں داخلہ حاصل کیا۔ 1955ء میں ایل ایل بی کی ڈگری کے حصول کے بعد ستمبر 1955ء میں جھنگ میں وکالت شروع کی اور چند ہی سالوں میں اپنی محنت' دیانت اور ذہانت کی بدولت جھنگ کے مشہور و معروف ایڈووکیٹ شمار ہونے لگے۔

جھنگ زمیندار جاگیرداروں کا ضلع ہے۔ آپ وکیل بنتے ہی ان سے ٹکرا گئے اور نتیجتاً 1960ء میونسپل کمیٹی جھنگ کے ممبر ہوئے۔ 1965ء میں مغربی پاکستان اسمبلی کے ممبر بنے اس وقت اس اسمبلی میں مغربی پاکستان سے (اب پاکستان ہے) صرف 156 ممبر ہوتے تھے۔

آپ نے وکالت کے پیشہ میں بھی اپنی قابلیت اور ذہانت کا ڈنکہ خوب بجایا اور چھ دفعہ

Marfat.com

ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن کے صدر منتخب ہوئے۔ وکلاء کی تنظیم پنجاب بار کونسل کے بلامقابلہ ممبر منتخب ہوئے جھنگ سے سپریم کورٹ آف پاکستان کے واحد ایڈووکیٹ ہیں۔ اپنی دیانتداری اور نیک نامی کی وجہ سے چھ سال ڈسٹرکٹ زکوہ وعشر کمیٹی جھنگ کے چیئرمین رہے۔

پہلے سٹی مسلم لیگ اور بعدازاں ڈسٹرکٹ مسلم لیگ کے صدر بنے۔ پنجاب مسلم لیگ کونسل کے ممبر۔ پاکستان مسلم لیگ کی مجلس عاملہ کے ممبر پاکستان مسلم لیگ کونسل کے ممبر بنے اور اب ضلع مسلم لیگ کے جنرل سیکرٹری ہیں۔ متعدد سرکاری و غیر سرکاری تنظیموں سے واسطہ رہا۔ سماجی اور معاشرتی تنظیموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔

آپ کے دونوں بیٹے حیدر علی اور خالد اشیر وکیل ہیں۔ حیدر علی جھنگ میں اور خالد اشیر سبزہ زار لاہور میں رہتے ہیں۔ حیدر علی ترقی یافتہ زمیندار اور خالد اشیر لاہور کا مشہور وکیل ہے۔ ان ادفتر ٹرنر روڈ پر ہے۔ خالد اشیر جناب محمد یامین ایڈووکیٹ لاہور کے داماد ہیں جبکہ حیدر علی جناب محمد ذکریا بحرین بورے والا کے داماد ہیں۔ حیدر علی کے تین پسران محمد ہاشم' محمد کاشف اور محمد قاسم ہیں۔ خالد اشیر کا ایک لڑکا اسامہ خالد ہے۔ حیدر علی سالہاسال یونین کونسل کے ممبراور پانچ سال چیئرمین یونین کونسل رہے ہیں۔ گاؤں کی زکوہ وعشر کمیٹی کے چیئرمین اور زرعی مشاورتی کونسل کے ممبر رہے ہیں۔ آج کل جھنگ میں وکالت کر رہے ہیں۔

اس گاؤں میں خدابخش مشہور شخصیت تھے وہ اسگاؤں کے نمبردار اور علاقہ بھر میں مشہور تھے۔ ان کے فوت ہونے پر ان کا بیٹا مولا بخش نابالغ ہونے کی بناء پر نمبردار نہ بن سکا بلکہ ان کا قریبی عزیز دوندی نمبردار بنا دیا گیا۔ مولا بخش کا پسر کرم بخش تھا جس کے بیٹے ماسٹر واجد علی ہجرت کے بعد جاکے چیمہ میں آباد ہوئے۔ محکمہ تعلیم میں ملازم رہے انجمن کے فعال رکن اور برادری میں مشہور ہیں۔ ان کا بیٹا جناب وارث علی بی اے ہے اور سرکاری لازم ہے۔

دوندی کے خاندان کے جناب غلام نبی گاؤں کے مشہور نمبردار تھے۔ ان کے فوت

Marfat.com

ہونے پر ان کے پسر جناب عنایت اللہ نمبردار بنے۔ غلام نبی کے پسران عنایت اللہ نمبردار' کفایت اللہ' شمس الدین' نصراللہ اور بدرالدین موضع رتہ گورایہ تحصیل گوجرانوالہ میں آباد ہوئے۔ دوندی نمبردار کا والد بھی شاہ آباد سے اس گاؤں میں آئے تھے۔

جناب برکت علی کے تین پسران فتح محمد' واجد علی اور سراج الدین موضع گناعور تحصیل گوجرانوالہ میں آباد ہیں۔ جناب فتح محمد لاولا فوت ہو چکے ہیں۔ یہ خاندان بھی شاہ آباد سے اس گاؤں میں منتقل ہوا تھا۔

جناب اکبر علی کا خاندان بھی معروف گھرانا تھا اس کے پسر محمود علی بطور مدرس جہلم میں تعینات رہے فوت ہو چکے ہیں۔ ان کا خاندان مشین محلہ نمبر2 جہلم میں آباد ہے اکبر علی کا دوسرا پسر علی نواز ہے یہ خاندلن بھی شاہ آباد سے آکر اس گاؤں میں آباد ہوا تھا۔

جناب علی حسن ولد علی نواز اور نذیر احمد ولد عبدالکریم کا خاندان ہجرت کے بعد ریتالہ خورد میں آباد ہوا۔ علی حسن کے بھائی میر حسن ہیں جناب نذیر حسین کے پسران شبیر احمد' صغیر احمد' ظہیر احمد اور منیر احمد ہیں۔ منیر احمد اور ظہیر احمد کویت میں ملازمت کرتے ہیں اور صغیر احمد سعودی عرب میں ہے۔ شبیر احمد کے فرزند قدیر احمد' صغیر احمد اور تنویر احمد ہیں۔ قدیر احمد ٹاؤن شپ میں الکریم جنرل سٹور کے مالک ہیں۔ یہ خاندان نہایت خوشحال ہے اور مکان نمبر550 B-2 سیکٹرA-2 ٹاؤن شپ لاہور میں رہائش پذیر ہے۔

جناب محمد حبیب ولد نجیب الدین باسی والا تحصیل و ضلع گوجرانوالہ میں آباد ہوا۔ آپ نے بوسٹل جیل میں ملازمت کی اور اب ان کا خاندان لاہور میں مقیم ہے۔

جناب محمد بشیر ولد غلام نبی کوئٹہ میں سکرٹریٹ اور ڈپٹی کمشنر کے دفتر میں ملازمت کے بعد ریٹائر ہو کر کوئٹہ میں آباد ہیں۔ آپ سعدالدین کے خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس گاؤں کا یہ بڑا خاندان تھا اور شاہ آباد سے آکر اس گاؤں میں آباد ہوا تھا۔

ارجمند حسن پورہ سے آکر اس گاؤں میں آباد ہوا تھا اس کا پسر عبدالحمید ہے جناب بھورا کے دو پسران محمد شریف عرف بگو اور عبدالحمید ہیں۔ محمد شریف کا پسر محمد سعید ہے اور عبدالحمید کے پسران محمد اکرم اور محمد اسلم ہیں یہ خاندان کوٹ ادو میں آباد ہے۔

Marfat.com

جناب عبدالرشید ریلوے میں ملازم تھا اس کا پسر محمد صدیق لاہور میں آباد ہے۔ محمد موسیٰ کا پسر محمد حسن ہے۔

جناب حافظ دین محمد مشہور خطیب تھے گاؤں کی مسجد کے امام تھے۔ گاؤں کے تمام لڑکے اور لڑکیوں نے اس سے قرآن شریف پڑھا ہے۔ شاہ آباد کی سب سے بڑی مسجد میں جمعہ کی خطابت اور امامت کے فرائض انجام دیتے تھے۔ ان کا پسر رشید احمد لاہور میں آباد ہے محکمہ صنعت سے ریٹائر ہوئے ہیں ان کے لڑکوں کے نام ظاہر رشید' عابد رشید' زاہد رشید اور عارف رشید ہیں۔ یہ تعلیم یافتہ خوشحال خاندان چاہ میراں' شاہین پارک گلی نمبر26' مکان نمبر36 میں رہتا ہے۔ ظاہر رشید کے دو لڑکے انیق احمد اور جواد ہیں۔

جناب کریم بخش کا خاندان چک نمبر102 ای بی تحصیل بورے والا میں آباد ہے۔ ان کے پسر کا نام ابراہیم ہے جس کے لڑکے کا نام عبدالغفور ہے اس کے دو بیٹے عبدالشکور اور عبدالحمید ہیں۔ عبدالشکور کاروبار کرتے ہیں اور عبدالحمید سکول ٹیچر ہے۔

(9) دھرم گڑھ (نیا گاؤں)

یہ گاؤں رتن گڑھ کا جڑواں گاؤں تھا۔ دونوں کے درمیان صرف ایک کچی سڑک تھی یہ بعد میں آباد ہوا اس لئے نواں گاؤں کے نام سے مشہور ہوا۔ اس کو رتن سنگھ کے چھوٹے بھائی دھرم سنگھ نے اپنے حصہ جاگیر میں آباد کیا تھا اور اس کا نام دھرم گڑھ رکھا تاہم یہ رتن گڑھ کے نام سے ہی جانا جاتا تھا۔ ابتداً اس گاؤں میں چار گھر آباد ہوئے جو خوب پھل پھول کر یہ ایک بڑا گاؤں بن گیا اس کے تمام افراد تعلیم یافتہ اور خوش حال تھے۔ 1947ء میں اس گاؤں کے چار اشخاص شہید ہوئے۔

جناب محمد گلاب کا بڑا خاندان تھا ان کے دو بیٹے امیر اللہ اور عبداللہ تھے۔ امیر اللہ کے دو پسران قادر نواز اور نصیرالدین ہوئے۔ قادر نواز کے جناب محمد انوار انگلینڈ میں ہیں۔ جبکہ نصیرالدین کے تین لڑکے حفیظ اللہ' سمیع اللہ اور احسان اللہ ہیں جناب حفیظ اللہ ملٹری اکاؤنٹس سے ریٹائر ہو کر سٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا میں رہتے ہیں ان کے دو لڑکے ہیں۔

Marfat.com

محمد نعیم مرچنٹ نیوی میں اور محمد سلیم ریڈیو پاکستان میں ہیں۔ جناب سمیع اللہ ایئرفورس سے ریٹائر ہو کر ریناله خورد میں سکونت رکھتے ہیں ان کے دو پسران ساجد سمیع اللہ اور خالد سمیع اللہ ہیں۔ جناب احسان اللہ ریناله خورد میں رہتے ہیں اور کاروبار کرتے ہیں۔ ان کے چار پسران عثمان محمد اسلم احسان' محمد اکرم احسان' محمد ریاض احسان اور محمد اعجاز احسان ہیں۔ نمبر4,2,1 بحرین میں اور نمبر3 لاہور ڈیفنس میں ہے۔ عبداللہ کے تین پسران محمد امیر' برکت علی اور محمد صدیق تھے۔ محمد امیر کے جناب عتیق اللہ' عنایت اللہ' ثناء اللہ اور شکیل اللہ ہیں۔ برکت علی کے جناب کفایت اللہ اور عبدالشکور ہیں۔ جبکہ محمد صدیق کے جناب محمد حنیف اور محمد خلیق ہیں۔

عبدالکریم کا خاندان گاؤں اور برادری میں مشہور تھا۔ محمد بشیر' صوفی نصیرالدین ان کے دو پسران تھے محمد بشیر نمبردار کے دو بیٹے ولی محمد اور علی نواز تھے۔ ولی محمد کے عبدالحمید اور محمد جمیل ہوئے۔ محمد جمیل پولیس میں ملازم تھا اور پشاور میں قتل ہو گیا تھا۔ علی نواز کے تین لڑکے ذاکر علی' بابر علی اور محمد حنیف ہیں۔ جناب ذاکر علی سی ایس ایس ہیں اور اسلام میں جوائینٹ سیکرٹری ہیں۔ جناب بابر علی ایئرفورس سے ریٹائر ہوئے ہیں جبکہ محمد حنیف کاروبار کاشت کرتے ہیں اور کوٹ ہری چند میلسی میں رہتے ہیں۔

صوفی نصیرالدین متدین شخصیت تھے ان کے تین پسران مسمیان عبداللہ' سلطان احمد اور محمد اکرام الحق ہیں۔ جناب عبداللہ کے پسران محمد ظفراللہ' محمد عرفان اور خان اللہ کاروبار کرتے ہیں اور ماڈل ٹاؤن لاہور میں رہائش پذیر ہیں۔ جناب سلطان محمود کے چار پسران ہیں پروفیسر حبیب الرحمان A-327 مہران بلاک علامہ اقبال ٹاؤن خلیل الرحمان بنک افسر جوہر ٹاؤن میں ڈاکٹر فضل السنان جوہر ٹاؤن لاہور اور نعیم الدین کراچی میں ہیں۔ ڈاکٹر فضل السنان لاہور کے مشہور ڈاکٹر ہیں۔ جناب محمد اکرام الحق کا ایک ہی لڑکا محمد ضیاء الحق ہے کاروبار کرتے ہیں اور جوہر ٹاؤن میں رہتے ہیں۔

اس گاؤں کا تیسرا بڑا خاندان جناب برکت علی وغیرہ کا ہے۔ برکت علی' رحمت اللہ' قطب الدین' فیض محمد اور نواب کی تفصیل اس طرح ہے کہ برکت علی کا ایک پسر محمد

Marfat.com

جمیل تھا۔ جبکہ رحمت اللہ کے دو پسر تھے۔ شمس الدین لاولا فوت ہوا۔ قمرالدین کے پانچ پسران ہیں جناب محمد سلیمان کے تین بیٹے فضل الرحمان' فیض الرحمان اور فیاض الرحمان ہیں جو سٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا میں رہے ہیں اور کاروبار کرتے ہیں۔ دوسرے بیٹے جناب محمد عرفان اخور ایڈووکیٹ ہیں۔ اقبال کالونی سرگودھا میں رہتے ہیں۔ مشہور وکیل ہیں ان کا پسر عبدالروف انور بھی ایڈووکیٹ تھا جو ایک المناک حادثہ میں فوت ہو چکے ہیں ان کا ایک ہی پسر احمد ہے۔ ان کا تیرا بیٹا جناب محمد نعان ہے جو کہ محکمہ تعلیم میں بطور ایس ایس ٹی اٹھارویں گریڈ کا ملازم ہے ان کے بیٹے عمران اختر اور کامران اختر ہیں۔ اقبال کالونی میں رہتے ہیں محمد سلطان چوتھا بیٹا سی ایم اے میں ملازم تھا اور اپنے پسران مسمیان عامر سلطان اور زبیر سلطان کے ہمراہ کمبوہ کالونی میں رہتے ہیں۔ پانچواں پسر جناب محمد قربان ایم بی بی ایس مشہور ڈاکٹر ہیں اور اقبال کالونی میں رہائش رکھتے ہیں ان کے پسران محمد فیضان اور محمد عزیر ہیں۔ یہ بااثر اور مشہور خاندان ہے محمد سلطان ملٹری اکاؤنٹس سے ریٹائر ہو کر سرگودھا میں وکیل ہیں۔

قطب الدین کا پسر بدر دین فوت ہو چکا ہے اس کا بیٹا محمد امین چک نمبر90 شمالی میں قیام پذیر ہے۔ فیض محمد کے تین پسران ہیں جناب ظہور اسلام' منظور اسلام اور شوکت علی ہیں۔ ظہور اسلام کا ایک بیٹا نور الاسلام مسلم ٹاؤن راولپنڈی' دوسرا بیٹا ضیاء اسلام چک نمبر90 سرگودھا اور تیسرا بیٹا محمد اسلام کراچی میں ہے اور پی ٹی وی میں ملازم ہے جناب منظور اسلام کا ایک لڑکا ڈاکٹر منظور قلعہ گوجر سنگھ لاہور اور جعفر منظور و ناصر منصور ایف آئی اے لاہور میں ملازم ہیں جناب نواب علی پسر نذر محمد سٹیٹ بنک میں ملازم ہے۔

جناب گلاب کا بڑا خاندان تھا۔ان فرزند عبدالعزیز پولیس لیسے ریٹائر ہوئے تھے نہایت سمجھدار اور معاملہ فہم انسان تھے ان کے دو پسران محمد جمیل اور محمد خلیل ہیں۔ یہ خاندان کوٹ ادو میں آباد ہوا۔ محمد جمیل کے دو لڑکے مشتاق احمد اور محمد فاروق ہیں محمد خلیل کے چار لڑکے محمد سلیم وغیرہ ہیں محمد سلیم سندھ پولیس میں ملازم ہے۔

گلاب کے دوسرے بیٹے ماسٹر محمد یاسین تھے ان کے چار پسران ہیں۔ محمد سعید حبیب

Marfat.com

بنک ملتان میں مینجر ہے عبدالوحید سٹیٹ بنک کراچی میں ٹیکنیکل افسر ہے۔ محمد اکرم گھارو ٹھٹہ میں ملازم ہے اور محمد اسلم ایم اے گلشن مدید کراچی میں کاروبار کرتے ہیں ان کا تیسرا لڑکا محمد یوسف اور چوتھا عبداللطیف تھا۔ عبداللطیف سٹیٹ بنک آف پاکستان کے ابتدا ڈپٹی گورنر اور بعدازاں مختلف ذمہ دار عہدوں پر فائز رہنے کے بعد بطور ڈائریکٹر ریٹائر ہو کر فوت ہوئے۔ ان کا خاندان کراچی میں آباد ہے۔ ڈاکٹر مسعود جاوید ان کا بڑا بیٹا ہے وہ مشہور نیورو سرجن ہے اور ضیاء ہسپتال ناظم آباد کراچی میں خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ عبداللطیف کا دوسرا بیٹا حیدر لطیف امریکہ میں رہائش پذیر ہے۔

جناب نور محمد' جلال دین اور محکم دین ہجرت کے بعد کوٹ ارائیاں میں آباد ہوئے' فوت ہو چکے ہیں نور محمد کا پسر محمد شفیع تھا فوت ہو چکا ہے۔ کراچی میں کاروبار کرتا تھا۔ اس کا لڑکا شرافت علی کراچی میں کاروبار کرتا ہے۔ خوشحال اور متمول خاندان ہے۔

جناب محکم الدین کے دو پسران رکن الدین اور شہاب الدین ہیں۔ دونوں کراچی میں کاروبار کرتے ہیں۔ محکم الدین جناب نور محمد کے چچا کا پسر تھا۔ جناب محمد یوسف کے دو پسران عبدالحمید اور عبدالرزاق ہے۔ عبدالحمید 1947ء میں شہید کر دیئے گئے تھے یہ خاندان مظفر گڑھ میں آباد ہے۔ عبدالحمید کے پسان عبداللطیف اور عبدالغفار ہیں جبکہ عبدالرزاق کے پسران لیاقت علی اور جعفر علی ہیں۔ جناب عبدالغفور ریتالہ خورد میں آباد ہیں۔ ان کا پسر رحمت علی نمک والے ہیں ان فرزند قدرت اللہ پاک فوج میں کرنل ہے۔

(10) سکندرہ

یہ پرانا اور مشہور قصبہ تھا بعد میں تقسیم ہو کر تین بستیوں میں تقسیم ہو گیا تھا۔ ایک کا نام سکندرہ ہی رہا۔ دوسرے گاؤں کا نام ماجری اور تیسرے کا نام ہرطان ہو گیا۔ یہاں پرانے قلعوں کے آثار ظاہر کرتے تھے کہ کسی زمانہ میں یہ بڑا شہر ہو گا یہ پٹھانوں کا آباد کردہ تھا۔

سکندرہ میں اکثریت ارائیوں کی تھی۔ اس میں دو بستیاں تھیں ایک ارائیوں کی

Marfat.com

اور دوسری پٹھانوں کی۔ دوسری بستی میں سے بھی ارائیوں نے کافی اراضی خرید کرلی تھی اس میں ارائیں ڈمولی ماجرا سے آکر سکھوں کے آخیر زمانہ میں آباد ہوئے تھے۔

اس گاؤں میں دو خاندان ابتداء میں آباد ہوئے۔ ایک خاندان پاکھا کی اولاد ہے اور دوسرا خاندان بہادرے کا خاندان ہے جن کو بلے کے کہتے تھے پاکھا کے خاندان میں میران بخش' خدا بخش' رحیم بخش اور ارجو مشہور ہیں اس گاؤں کے جناب ارجمند عرف ارجو برادری اور علاقہ بھر میں معروف اور خوشحال تھے ان کے تین پسران فتح محمد' نور محمد اور نذیر محمد ہیں۔ نذیر محمد ہندوستان میں فوت ہوگئے۔ فتح محمد اور نور محمد ہجرت کرکے وزیر کے تحصیل وزیر آباد میں رہائش پذیر ہوئے۔ نور محمد کا پسر محمد سلیمان' نذیر محمد کا پسر جناب بشیر احمد محکمہ انہار میں ایکسین ہے اور ملک کالونی جعفر آباد سانده خورد میں آباد ہے اس کے پسران تنویر احمد اور منیر احمد ہیں یہ تعلیم یافتہ خوشحال خاندان ہے جناب بشیر احمد نیک سیرت اور ملنسار ہے۔

جناب عطاء محمد کے تین پسران عبدالمید' صدر دین اور عبدالغنی ہیں عبدالمجید کے بیٹے محمد رفیق اور عبدالرشید ہیں۔ محمد رفیق کے لڑکے عبدالحمید' کوثر علی' طارق تاثیر اور طاہر ہیں۔ عبدالرشید کا لڑکا جاوید قیصر ہے۔ صدر دین کا بیٹا نذر محمد اور اس کے لڑکے محمد عمران اور محمد کامران ہیں۔ عبدالغنی کے چار لڑکے محمد اقبال' محمد سعید' عبدالوحید اور پپو ہیں۔ محمد اقبال کا محمد ساجد ہے۔

جناب کریم بخش کے تین پسران حاجی عبداللطیف' محمد شریف اور بشیر احمد ہیں۔ عبداللطیف کے دو بیٹے محمد صدیق اور محمد الیاس ہیں۔ محمد صدیق کے چار لڑکے' عبدالحمید' محمد سعید' محمد سلیم اور محمد نعیم ہیں۔ محمد الیاس کے تین لڑکے محمد اسحاق' محمد اشفاق اور محمد افتخار ہیں۔ شرافت علی کا فاروق سجاد ہے بشیر احمد کے پانچ لڑکے محمد اشرف' محمد اکرم' نذیر اختر' منیر اختر اور خالد محمود ہیں۔ محمد اشرف کے محمد عدنان' محمد جہاں اور محمد نعمان ہیں۔ محمد اکرم کے محمد سنان اور محمد سفیان ہیں جبکہ نذیر اختر کا سامعہ سرمد ہے۔

نجیب الدین کا شجرہ حسب ذیل ہے۔

- نجیب الدین
  - صفدر علی
    - بشیر احمد
      - محمد علی - محمد صغیر - نام معلوم نہیں
    - خلیل احمد
  - دین محمد
    - محمد شفیق

☆☆☆☆☆

- امام بخش
  - علی بخش
  - رحیم بخش
    - عبدالعزیز
      - محمد شریف
      - محمد صدیق
    - قطب دین
      - عبدالغفور
        - جمیل
          - شکیل احمد - محمد یاسین - تاثیر احمد - عابد جمیل
        - احمد کنول
        - محمد سلیم
          - محمد ندیم - محمد حلیم - عبدالخالق
        - عبدالغفار
          - عبدالجبار - محمد وقار
    - رحمت اللہ
      - حاجی محمد یوسف
  - اللہ بخش

☆☆☆☆☆

Marfat.com

(11) ماجری

یہ گاؤں سکندرہ کے نزدیک تھا اس میں دو خاندان ابتداً آباد ہوئے۔ ایک خاندان سلطان پور سے اور سلطان پوریہ کہلایا۔ دوسرا خاندان شاہ آباد سے آیا اور شاہ آبادیہ کہلایا۔ اس گاؤں کے خاندانوں کے شجرے اس طرح ہیں۔
جناب محمد صدیق سبحان پور ڈاکخانہ خاص ضلع ملتان میں آباد' باقی جملہ خاندان موضع جیسک ڈاکخانہ خاص ضلع سرگودھا میں آباد ہے۔ جناب شکیل احمد فوج میں لیفٹیننٹ ہیں۔

(12) کھیڑی تابع حسن

یہ گاؤں قصبہ رادور کے نزدیک تھا۔ جناب تابع حسن نمبردار اس گاؤں کے نہایت مشہور شخصیت تھے وہ اپنی مہمان نوازی' فیاضی اور نیک چلنی کی وجہ سے اس گاؤں کی پہچان تھے وہ گاؤں کے سرپنچ اور علاقہ کی اہم شخصیت تھے اس لئے یہ گاؤں ان کے نام سے منسوب ہوا۔

جناب علیم الدین نمبردار اسی تابع حسن کے فرزند ارجمند تھے انہوں نے 1919ء میں جگادھری سے میٹرک کا امتحان پاس کیا تھا۔ اس زمانے میں اس علاقہ میں چند افراد پڑھے لکھے تھے۔ باپ کی طرح بیٹا بھی نیک سیرت' حلیم الطبع' مہمان نواز اور فیاض ہونے کی وجہ سے برادری اور علاقہ میں ہردلعزیز تھا۔ ان کو 1947ء میں ان کے دو پسران مسمیان کوثر علی اور محمد یونس کے ساتھ شہید کردیا گیا تھا۔

برادری کے قابل فخر سپوت اور واجب الاحترام شخصیت اور معروف و مشہور قانون دان چوہدری جہانگیر علی اسی شہید علیم الدین کے پسر تھے۔ آپ 1928-04-07 میں پیدا ہوئے۔ 1945ء میں گورنمنٹ ہائی سکول شاہ آباد سے میٹرک کا امتحان پاس کرکے فوج میں ملازم ہوگئے۔ ہجرت کے بعد راولپنڈی میں رہائش پذیر ہوئے اور محکمہ پوسٹ آفس میں ملازم ہوگئے۔ 1953ء میں بی اے کی ڈگری حاصل کرکے سنٹرل ٹریننگ کالج

Marfat.com

لاہور میں بی ایڈ کے لئے جس کو اس زمانہ میں بی ٹی کہا جاتا داخلہ لیا۔ 1954ء میں امتحان پاس کرکے فیض عام ہائی سکول میں ٹیچر ہوگئے۔ سرکاری ملازمت کی پیشکش مسترد کردی۔ 1956ء میں یونیورسٹی لاء کالج لاہور میں داخل ہو کر 1958ء میں وکیل بنے اور سرگودھا میں سکونت اختیار کرکے چند ہی سالوں میں اپنی قابلیت و ذہانت کا لوہا منوایا اور معروف و مشہور و مقبول وکیل مشہور ہوئے۔ 1970ء میں پاکستان پیپلزپارٹی کے ٹکٹ میں سرگودھا کے جاگیرداروں اور زمینداروں کو ہرا کر قومی اسمبلی کے ممبر منتخب ہوئے۔ قومی اسمبلی میں ان کے جوہر کھلے وہ 1973ء کے دستور کی چند اراکین پر مشتمل رہبر کمیٹی کے رکن تھے انہوں نے اس دستور میں انتہائی مفید ترامیم تجویز کیں۔ جو منظور ہو کر دستور کا حصہ قرار قرار پائیں۔ اعلی عدالتوں کے جج صاحبان کی تقرری سے متعلق ترمیم ان کی پیش کردہ ہے اس کا حوالہ پی ایل ڈی 1996ء سپریم کورٹ 324 اور پی ایل جے 1996ء سپریم کورٹ 1509 میں موجود ہے۔ دستور منظور ہونے پر ان کو وزیر مملکت بنادیا گیا ان کا یہ منفرد اعزاز ہے کہ وہ اس برادری کے پہلے ممبر قومی اسمبلی اور وزیر ہیں۔ بطور وزیر انہوں نے گراں قدر خدمات سرانجام دیں۔ آپ چند سال قبل 1987ء میں اللہ کو پیارے ہو کر چک نمبر 8 شمالی میں دفن ہوئے۔

مجھے فخر ہے کہ میں نے دو دفعہ ان کی صحیح سمت میں رہنمائی کی اور انہوں نے میری ترغیب قبول کرکے میرے مشورہ پر عمل کیا۔ جب وہ سنٹرل ٹریننگ کالج میں داخل تھے میں یونیورسٹی لاء کالج میں تھا۔ اسی دوران میں نے ان کو قائل کیا کہ ان کے لئے پیشہ وکالت زیادہ بہتر ہے میں 1955ء میں وکیل بن گیا۔ اور ان کو یقین دلانے میں کامیاب ہوگیا کہ وہ پیشہ ہے جس میں ان کی ذہانت و قابلیت کے جوہر آشکار ہونگے۔ وہ مشہور و معروف وکیل بن گئے۔ تاہم سیاسی سرگرمیوں سے انہوں نے اجتناب کیا۔ میں اس میدان میں نہایت سرگرم تھا۔ مغربی پاکستان اسمبلی کے اندر و باہر میری کارکردگی قابل فخر تھی۔ جس سے متاثر تھے۔ 1970ء کے انتخاب میں' میں نے ان کو قائل کرلیا کہ وہ انتخاب میں حصہ لیں انہوں نے نہ صرف انتخاب جیتا بلکہ قومی افق ستارہ بن کر چمکے۔

Marfat.com

ان کے پسران جناب محمد شمیم جہانگیر اسسٹنٹ کمشنر' ڈاکٹر محمد نعیم اختر ڈینٹل سرجن اسلام آباد' کرنل محمد نعیم اختر پاکستان فوج میں ملازم ہیں۔ محمد سلیم اختر زمیندارہ اور کاروبار کرتے ہیں جبکہ محمد مسعود اختر ایڈووکیٹ ہیں اور سرگودھا کے مصروف و معروف وکیل ہیں۔ جناب محمد شمیم کے دو پسران مسمیان محمد شعیب جہانگیر اور محمد سفذ جہانگیر ہیں۔ محمد نعیم کے دو بیٹے مسمیان عادل جہانگیر اور عابد جہانگیر ہیں۔ کرنل نسیم کا فرزند محمد بلال ہے۔ محمد سلیم کے علی جہانگیر اور عمر جہانگیر ہیں۔ محمد مسعود کا پسر محمد اسعد ہے جناب محمد مسعود اختر سٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا میں رہائش پذیر ہیں۔

اس گاؤں میں رحمت اللہ نمبردار کا گھرانہ مشہور معروف تھا ان کے والد کا نام قاسم علی اور دادا کا نام غلام علی تھا۔ رحمت اللہ نہ صرف اپنے گاؤں میں بلکہ تمام برادری میں معزز و محترم تھے۔ انتہائی نڈر اور سخت انسان تھے ان کے تین بیٹے ہیں نعمت علی چک نمبر159 شمالی کے نمبردار اور خوشحال زمیندار ہیں۔ ان کا پسر دولت علی بنک میں ملازم ہے۔ ذاکر علی تجارت اور کاروبار کرتے ہیں۔ اسی چک میں آباد ہیں۔ بشارت علی بی کام (آنرز) زرعی ترقیاتی بنک میں ڈپٹی ڈائریکٹر کے عہدہ پر فائز ہے۔ اس کے تین بیٹے ہیں۔ ڈاکٹر طارق محمود شیخ زید ہسپتال میں ملازم ہیں۔ ناصر محمود نے ایم بی اے کیا ہے ان کا تیسرا لڑکا محمود ہے۔

جناب عبداللطیف کا خاندان چک نمبر159 شمالی سرگودھا میں آباد ہے۔ وہ رحمت اللہ کا بھائی ہے ان کا پسر حافظ عبداللہ ہے جس کے تین پسران عبدالرحمان' عتیق الرحمان اور مطیع الرحمان ہیں۔ ان کا دوسرا پسر قاری محمد اکبر ہے۔ یہ مقدین اور خوشحال خاندان ہے۔

جناب نواب دین کا خاندان چک نمبر243 میں آباد ہے ان کا ایک ہی بیٹا نظام دین ہے جس کے تین پسران ہیں۔ نذر محمد' نصرت علی اور کوثر علی ہیں۔ نذر محمد کے محمد افضل' جاوید احمد' عبدالعلیم اور محمد انجم ہیں۔ نصرت علی کے دو لڑکے مسمیان محمد ندیم اور محمد عظیم ہیں۔ یہ باأثر اور خوشحال خاندان ہے۔

Marfat.com

جناب کریم بخش کے تین پسران مسمیان محمد قاسم' کرامت علی اور اللہ دیا واسو میں آباد ہیں۔ کرامت علی فوت ہو چکا ہے اس کا بیٹا ڈاکٹر محمد ایوب زاہد ایم بی بی ایس اور محمد یعقوب ہے اللہ دیا کا فرزند ریاست علی ہے۔

جناب رشید احمد' فیض احمد اور بشیر احمد پسران عظیم الدین چک نمبر 48 شمالی میں آباد ہیں۔ محمد بشیر' محمد منیر اور محمد یاسین پسران نجیب الدین چاہ بھولا نوالہ موضع جلال آباد شمالی ضلع میں رہتے ہیں۔

(13) گھنیش پور

تحصیل نرائن گڑھ کا گاؤں تھا۔ اس تحصیل میں ملاحظہ فرمائیں۔ اس تحصیل میں اس گاؤں کے خاندانوں کے حالات معلوم نہ ہو سکے ہیں۔

(14) شاہ آباد

اس تحصیل کا یہ مشہور شہر تھا۔ اس شہر میں اس برادری کے صرف چند خاندان آباد تھے۔ ہجرت کے بعد جناب عبدالعزیز کا خاندان ملتان میں آباد ہوا۔

شاہ پورہ

اس گاؤں کا نام شہاب پورہ تھا۔ جو بگڑ کر شاہ پورہ اور بعد ازاں شاہپرا ہو گیا۔

اس گاؤں کے جناب یاسین ولد محمد اسماعیل کا پسر محمد سلیمان اپنے لڑکوں عبدالرحمان' محمد ادریس' محمد رفیق' محمد شفیق اور تصور نعیم کے ہمراہ فروکہ میں آباد ہے۔

Marfat.com

مفصل پتہ جات

تکرار سے بچنے کے لئے اور کتاب کی ضخامت کم کرنے کی غرض سے متن میں صرف گاؤں و چک یا محلہ کا نام تحریر کردیا گیا ہے۔ اس گوشوارہ میں مکمل پتہ جات ہیں۔ یہ گوشوارہ بھی حروف تہجی کی ترتیب سے تیار کیا گیا ہے۔

نام گاؤں ڈاکخانہ تحصیل ضلع

بدوکی چیمہ' خاص' ڈسکہ' سیالکوٹ

برن' جنڈیالہ شیر خان' شیخوپورہ' شیخوپورہ

بھیکی کے نوادے' خاص' نارووال' نارووال

پٹھاں والی' گوپال پور' سیالکوٹ' سیالکوٹ

پنڈوری کلاں' خاص' وزیر آباد' گوجرانوالہ

پھلوکی' خاص' حافظ آباد' حافظ آباد

ٹھٹھہ خیرو مٹمل' خاص' پنڈی بھٹیاں' حافظ آباد

جاکے چیمہ' خاص' ڈسکہ' سیالکوٹ

جیتا' خاص' شیخوپورہ' شیخوپورہ

چک ا۔ا۔ آر۔اے' رینالہ خورد' رینالہ خورد' اوکاڑہ

چک نمبر33 شمالی' خاص' سرگودھا' سرگودھا

چک نمبر48 شمالی' خاص' سرگودھا' سرگودھا

چک نمبر59' خاص' ملتان' ملتان

چک نمبر78 شمالی' خاص' سرگودھا' سرگودھا'

چک نمبر90 شمالی' خاص' سرگودھا' سرگودھا'

چک نمبر102 ای بی' خاص' بورے والا' وہاڑی

چک نمبر104 جنوبی' خاص' سرگودھا' سرگودھا

Marfat.com

چک نمبر117 جنوبی' ہنڈیوالی' سرگودھا' سرگودھا

چک نمبر126 شمالی' سلانوالی' سلانوالی' سرگودھا

چک نمبر127 جنوبی' خاص' سلانوالی' سرگودھا

چک نمبر15/128 ایل' خاص' میاں چنوں' خانیوال

چک نمبر130 جنوبی' سلانوال' سلانوالی' سرگودھا

چک نمبر223 رمانہ' خاص' چنیوٹ' جھنگ

چک نمبر243 صابووانہ' خاص' چینوٹ' جھنگ

چک نمبر327 ای بی' خاص' بورے والا' وہاڑی

چک نمبر537 ای بی' خاص' وہاڑی' وہاڑی

چک نمبر462 ج ب' خاص' جھنگ' جھنگ

چک نمبر559 ای بی' خاص' وہاڑی' وہاڑی

چک نمبر563 ای بی' خاص' وہاڑی' وہاڑی

چورانوالی' علی پور' گوجرانوالہ' گوجرانوالہ

چونڈہ' خاص' پسرور' سیالکوٹ

چھرپالی' خاص' پسرور' سیالکوٹ

درویش کی' خاص' گوجرانوالہ' گوجرانوالہ

دودھا' خاص' بھلوال' سرگودھا

دھرویہ (فرید محمود کاٹھیہ' خاص' شورکوٹ' جھنگ

ڈیراڈوگل' خاص' منڈی بہاؤالدین' منڈی بہاؤالدین

ڈوگران والی' خاص' گوجرانوالہ' گوجرانوالہ

راہوالی' خاص' گوجرانوالہ' گوجرانوالہ

رندھاوا' خاص' پسرور' سیالکوٹ

سجان پور' ملتان' ملتان' ملتان

Marfat.com

سرانوالی ' خاص ' ڈسکہ ' سیالکوٹ

سکندری ' خاص ' ساہیوال ' سرگودھا

سنجاری ' خاص ' لورالائی ' لورالائی

عربی بستی ' خاص ' ملتان ' ملتان

غازی والی ' نارووال ' نارووال ' نارووال

فاروق آباد ' خاص ' شیخوپورہ ' شیخوپورہ

فروکہ ' خاص ' ساہیوال ' سرگودھا

قادر آباد ' خاص ' منڈی بہاؤ الدین ' بہاؤ الدین

قلعہ سوبھا سنگھ خاص ' نارووال ' نارووال

قلعہ میاں سنگھ ' خاص ' گوجرانوالہ ' گوجرانوالہ

کالے والی ' گھوئیں کی ' ڈسکہ ' سیالکوٹ

کالوکی ' خاص ' شیخوپورہ ' شیخوپورہ

کیلانوالہ ' خاص ' گوجرانوالہ ' گوجرانوالہ

کوٹ ارائیاں ' شاہ صادق نینگ ' شورکوٹ ' جھنگ

کھمب خورد ' خاص ' منڈی بہاؤ الدین ' منڈی بہاؤ الدین

گلشن راوی ' لاہور ' لاہور ' لاہور

گھوڑیوالہ ' خاص ' ڈسکہ ' سیالکوٹ

لوبیاں والا ' گوجرانوالہ ' گوجرانوالہ ' گوجرانوالہ

مانگٹ ' خاص ' پھالیہ ' منڈی بہاؤ الدین

مدینہ کالونی ' لاہور ' لاہور ' لاہور

مرادیاں ' خاص ' حافظ آباد ' حافظ آباد

مرالی والا ' خاص ' گوجرانوالہ ' گوجرانوالہ

منڈی شاہ نکڈر ' خاص ' سلانوالی / ساہیوال ' سرگودھا

Marfat.com

نند پور، ایمن آباد، گوجرانوالہ، گوجرانوالہ
داسو/واصو، خاص، منڈی بہاؤالدین، منڈی بہاؤالدین
وزیر پور کلاں، خاص/کنڈھالہ، نارووال، نارووال
وساوا، خاص، سیالکوٹ، سیالکوٹ

تنظیم

انجمن فلاح اراعیاں (سابقہ انبالہ ڈویژن)

ہندوستان میں اس برادری کی تنظیم انجمن اراعیاں دیہاتی ضلع انبالہ و کرنال ریاست ہائے کلیسہ و ناہن خامی فعال تھی۔ جس کے باقاعدگی سے اجلاس ہوتے تھے۔ اس کاالحاق انجمن اراعیاں ہند سے تھا۔ پاکستان بننے کے وقت اس کا سرمایہ مبلغ دو ہزار آٹھ سو تیرہ روپے چھیاسی پیسے بنک میں موجود تھا۔

31 مارچ 1968ء کو گوجرانوالہ میں اس برادری کے اکابرین کے اجلاس میں سابقہ تنظیم کو بحال کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ چنانچہ انجمن فلاح اراعیاں سابقہ انبالہ ڈویژن کے نام سے تنظیم قائم کی گئی۔ دستور تیار کرکے اس کو رجسٹر کرایا گیا۔ تمام اضلاع میں ممبر سازی کی گئی۔ مختلف شہروں میں اجلاس کیئے گئے۔ سابقہ انجمن کا سرمایہ حاصل کیا گیا۔

گذشتہ چند سالوں سے اس تنظیم پر جمود طاری ہے۔ تاہم اس کا سرمایہ محفوظ ہے۔ اب اس تنظیم کا سرمایہ خاصا بڑا ہے۔

تنظیم کی سرگرمیوں کی اب بھی ضرورت ہے۔ نوجوان آگے آئیں اور اس کو فعال بنانے کے لئے اپنا کردار ادا کریں۔ اس کی سابقہ کارکردگی یقیناً قابل تعریف رہی ہے۔ اجتماعی اور انفرادی مسائل کے حل کے لئے اور اجتماعی حقوق کی حفاظت کے لئے منظم جدوجہد کی ہمیشہ ضرورت رہی ہے اور آئندہ بھی اس کی افادیت کو محسوس کیا جاتا رہے گا۔

اس انجمن کے پہلے عہدیداران اور ممبران مجلس عاملہ کے اسمائے گرامی حسب ذیل ہیں۔

(1) چوہدری محمد ادریس' صدر

(2) میاں محمد علی دوست' نائب صدر

(3) چوہدری جہانگیر علی (مرحوم)' نائب صدر

(4) میاں اقبال حسین (مرحوم)' نائب صدر

(5) میاں مقبول احمد' جنرل سیکرٹری

(6) میاں علیم اللہ (مرحوم)' خزانچی

(7) چوہدری نواب الدین' جائنٹ سیکرٹری

(8) چوہدری مظاہر علی' سیکرٹری نشرواشاعت

(9) چوہدری محمد یامین' سیکرٹری نشرواشاعت

ممبران مجلس عاملہ

(1) چوہدری محمد بشیر' لاہور

(2) مولوی عبدالوحید' ملتان

(3) مولوی محمد یعقوب' لاہور

(4) حکیم عبداللطیف' گوجرانوالہ

(5) چوہدری محمد یونس' لاہور

(6) چوہدری غلام محی الدین' سیالکوٹ

(7) ماسٹر واجد علی' سیالکوٹ

(8) حاجی مبارک علی' سرگودھا

(9) چوہدری نذیر حسین' سرگودھا

(10) میاں منیر احمد' منڈی بہاؤالدین

(11) ماسٹر ولی محمد' میانوالی

(12) جناب محمد ابراہیم سراج (مرحوم)' کراچی

(13) عبدالشکور' سیالکوٹ

(14) چوہدری سردار علی' ملتان

(15) چوہدری سلطان محمود' لاہور

(16) مولوی شوکت علی (مرحوم)' مظفر گڑھ

(17) چوہدری محمد شریف' لاہور

(18) مولوی نصیرالدین' گوجرانوالہ

(19) چوہدری وحید الدین' ساہیوال

(20) میاں محمود علی' سرگودھا

Marfat.com

انجمن اراعیان پاکستان

جب اپنے حقوق کے تحفظ کے لئے ارائین برادری کے اکابرین کو اس برادری کو منظم کرنے کی ضرورت محسوس ہوئی۔ تو پنجاب میں اس کی ابتدا کی گئی۔ باہمی روابط کو مضبوط کرنے اور اصلاح احوال کی غرض سے ارائیں دانشوروں کا پہلا باقاعدہ اجلاس چار اپریل 1896ء کو جالندھر شہر میں منشی محمد بخش ناظر کے دولت کدہ پر ہوا۔ جس میں اس زمانہ کی مشہور شخصیتوں نے شرکت کی اور شرکاء نے برادری کو منظم کرنے کے لئے کوشش جاری رکھنے کا فیصلہ کیا۔ دوسرا اجلاس گنڈا سنگھ والا میں سردار نور محمد رئیس گنجہ کلاں کی صدارت میں 1898ء میں ہوا۔ صوفی اکبر علی اور ان کے قابل احترام رفقاء نے کوشش جاری رکھیں۔ جس کے نتیجے میں بالآخر 5 اپریل 1915ء کو سر محمد شفیع کی زیر صدارت اجلاس میں انجمن اراعیان ہند معرض وجود میں آ گئی۔ سر محمد شفیع صدر اور ملک تاج الدین بی اے جنرل سیکرٹری منتخب ہوئے۔ میاں عبدالرشید جائنٹ سیکرٹری' چوہدری غلام حیدر عمر اسسٹنٹ سیکرٹری' میاں جلال الدین فاروقی' فنانس سیکرٹری اور قاضی فتح محمد انبالوی سفیر انجمن بنائے گئے۔

تنظیم کی جدوجہد کے اس طویل سفر میں منشی محمد بخش ناظر مولوی محمد اکبر علی صوفی' خان بہادر نظام الدین' صوبیدار میجر غلام حسین' مولوی محمد ابراہیم کرنالوی' سردار نور محمد' ملک تاج الدین بی اے اسسٹنٹ اکاؤنٹینٹ جنرل ڈاکخانہ جات پنجاب' چوہدری غلام حیدر عمر' میاں احسان الحق بیرسٹر جالندھری خلیفہ غلام حیدر ایڈووکیٹ راجپوری قاضی فتح محمد انبالوی' میاں عبدالعزیز مالواڈہ بارایٹ لا اور میاں' پیر بخش پیش پیش رہے۔ بعد میں میاں شاہ دین' خان بہادر نور برہان' مہر نظام الدین' ملک دین محمد' میاں غلام حیدر بھی اکابرین کے اس قافلہ میں شامل ہو گئے اور جلد ہی پنجاب کے مختلف اضلاع اور شہروں میں تنظیم کی شاخیں قائم ہو گئیں۔

پاکستان بننے کے بعد اس کا نام انجمن ارعیاں پاکستان رکھ دیا گیا۔ انجمن کی کافی

Marfat.com

منقولہ و غیر منقولہ جائیداد موجود ہے۔ اسکا ماضی شاندار رہا ہے اور بحیثیت مجموعی انجمن کی کارکردگی قابل تعریف رہی ہے۔ کبھی کبھی اس پر جمود طاری ہو جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے برادری کی دیگر تنظیمیں میدان میں آجاتی ہیں اور اس کے عہدیداران خواب غفلت سے بیدار ہو کر پھر زواں دواں ہو جاتے ہیں یہ کھیل اس وقت تک جاری رہے گا جب تک انجمن کو فعال عہدیدار میسر نہیں آجاتے بہرحال اس کا قیام برادری کے لئے غنیمت ہے۔

گو نام کی نسبت سے یہ تنظیم انجمن اراعیاں ہند تھی مگر دیگر صوبوں کو اس میں کوئی نمائندگی نہ تھی۔ نتیجتاً دہلی' یوپی' سی پی اور بنگال کے دور دراز علاقوں میں یہ تنظیم بالکل بے اثر تھی جس کی وجہ سے ان صوبوں نے آل انڈیا جمیعت الراعین تشکیل دی جس کی شاخیں تمام اضلاع میں قائم ہوئیں۔ ان صوبوں میں سامہ خاندان کے وہ افراد جو شیخ' فاروقی' عثمانی اور صدیقی کہلاتے تھے۔ اس تنظیم میں شامل ہوگئے اور یہ ایک موثر تنظیم بن گئی۔ ہندوستان میں دیگر ناموں سے بھی کئی تنظیمیں معرض وجود میں آئیں اور آزادی کے بعد اب بعض تنظیمیں موثر کردار ادا کر رہی ہیں۔

پاکستان میں بھی انجمن اراعیاں پاکستان کے علاوہ ارائیوں کی مختلف ناموں سے بعض تنظیمیں فعال ہیں۔ جن میں برادری کے دانشوروں کی تنظیم اوج پاکستان خاص طور پر قابل ذکر ہے۔ جس کو سیالکوٹ کے جناب انجینئر مجیب الرحمان نے تشکیل دے کر منظم کیا تھا۔ اس کا دفتر ایبٹ روڈ لاہور پر قائم ہے۔ بورڈ آف ڈائریکٹرز کے باقاعدگی سے اجلاس ہوتے ہیں۔ دستور کے مطابق اس کے سالانہ اجلاس منعقد ہوتے ہیں اور عہدیداران کا انتخاب باقاعدگی سے ہوتا ہے۔ اس تنظیم کا معقول سرمایہ ہے۔

Marfat.com